﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد25 | جمعۃ المبارک 28 ستمبر 2018ء | 17 محرّم 1440 ہجری قمری ❁ 28 تبوک 1397 ہجری شمسی | شمارہ39

آنحضرت ﷺ کا حضرت حسین سے محبت کا ایک اظہار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی تو آپؐ نے ان کی والدہ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔

(سیر اعلام الانبیاء۔ جلد3 صفحہ284۔ محمد بن احمد ذہبی موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت ۔1413ھ۔ طبع نہم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حضرت عیسیٰ کی عمر آپ کے دین کے بقا کے لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کا نصف بنتی ہے اور سیدنا خیر الرسل کی عمر آپ کی پہلی تین صدیوں کو دیکھتے ہوئے بالکل واضح طور پر عیسیٰ ابن مریم کی عمر کا نصف بنتی ہے۔ پھر اس کے بعد ایک ہزار سال تک اسلام کی موت کا زمانہ ہے۔ پھر ان معنی کے رُو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس مسیح موعود کا زمانہ ہے جو شیطانِ مردود کے قتل کرنے کے سلسلہ میں حضرت ابو بکرؓ کے مشابہ ہے

’’اور فرقہائے اسلام میں سے مخالفین پر یہ ہمارا احسان ہے اور کسی عقل مند کے لئے اس بیان کے بعد شک کی گنجائش نہیں رہتی بلکہ یہ دل کے اطمینان اور تسلی کا موجب ہے اور اس کے ساتھ وہ اعتراض بھی باطل ہو جاتا ہے جو انبیاء کی عمر والی حدیث پر وارد ہوتا ہے کیونکہ بالبداہت حضرت عیسیٰ کی عمر آپ کے دین کے بقاء کے لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کا نصف بنتی ہے اور سیدنا خیر الرسل کی عمر آپ کی پہلی تین صدیوں کو دیکھتے ہوئے بالکل واضح طور پر عیسیٰ ابن مریم کی عمر کا نصف بنتی ہے۔ پھر اس کے بعد ایک ہزار سال تک اسلام کی موت کا زمانہ ہے۔ پھر ان معنی کے رُو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس مسیح موعود کا زمانہ ہے جو شیطان مردود کے قتل کرنے کے سلسلہ میں حضرت ابو بکرؓ کے مشابہ ہے کیونکہ مسیح موعود کو دین کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بِلا فصل بلکہ تدفین سے بھی پہلے خلیفہ بنایا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی خبر میں شریک کر دیا ہے۔ یعنی وہ خبر جو قرآن مجید میں مذکور ہے اور اس کو بھی حضرت ابو بکرؓ کی طرح توفیق دی گئی اور مہلک گمراہی کے سیلاب کو روکنے کے لئے ان جیسا عزم دیا گیا۔ اسی کی طرف اللہ سُبۡحَانَہٗ تَعَالٰی نے اپنے قول لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ (قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔(القدر:4)) میں اشارہ فرمایا ہے۔ اَلۡفِ شَہۡرٍ سے مراد یہاں اَلۡفِ سَنَۃٍ (یعنی ایک ہزار سال) ہے۔ اور اس جیسے استعارات کتبِ سابقہ میں بکثرت ہیں۔ اس ہزار سال کے بعد بعث بعد الموت اور مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

پس آج ضلالت اور موت کا ہزار سال پورا ہو گیا اور زندہ در گور اسلام کے بعد (اس کی نشأۃ ثانیہ) کا وقت آ گیا۔ اور اے منکرو! تم پر اللہ کی حجت پوری ہو گئی۔ پس تم اللہ پر بدگمانی کرنے والوں میں سے نہ بنو۔ اور اے گننے والو! اللہ تعالیٰ کے دنوں کو گنو۔ اور اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ پس تمہیں نہ یہ دنیوی زندگی دھوکا دے اور نہ شیطانِ لعین دھوکا دے۔ اے خطا کار مجاہدو! یہ زمانہ بڑی جنگ کا زمانہ ہے اور نزول مسیح اور شیطان کے ایسے سخت غضب کے ساتھ نکلنے کا زمانہ ہے جسے پہلوں نے نہیں دیکھا۔ شیطان نے دیکھ لیا ہے کہ اس کا زمانہ ختم ہو گیا اور اس کو دی گئی مہلت کی میعاد پوری ہو گئی اور یوم بعث آ گیا اور اس کو دی گئی مہلت صرف اس بعث کے دن تک تھی۔ یہی تو ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا۔ اور مُرسَلین سچ ہی کہتے تھے۔ اور وہ لوگ جو قرآن مجید کی شہادت آ جانے کے بعد بھی اس کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے سینوں میں کبر ہے اور ان کے لئے اس دلیل سے انکار کرنے کا کوئی حق باقی نہیں جو خدائے رحمٰن کی طرف سے آئی ہے۔ ان پر فیصلہ کرنے والے خدا کی حجت پوری ہو گئی۔ وہ حق اور ہدایت نہیں چاہتے اور وہ اپنی عمریں اس دنیا کی نعمتوں پر خوش ہو کر ختم کر رہے ہیں۔ کیا ان کے پاس وہ امر نہیں آیا جو پہلی اُمّتوں کے پاس آیا تھا۔ کیا انہوں نے عظیم الشان نشانات نہیں دیکھے۔ کیا صدی کا سر اور فسادِ اُمّت اور اعدائے مِلّت کی طرف سے بڑے بڑے فتنے اور رمضان کے مہینہ میں کسوف وخسوف اور دوسری علامتیں ظاہر نہیں ہو گئیں۔ اگر تم صالح ہو تو تقویٰ کہاں گیا؟

اے لوگو! تم معلوم کر چکے ہو جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ حسابِ جُمل کے لحاظ سے سورۃ عصر کے اعداد اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس سورۃ کے نزول تک کا وقت چار ہزار سات سو سال کے قریب بنتا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس کا میرے رب نے مجھ پر انکشاف کیا۔ سو میں نے اس انکشاف کے بعد حقیقت کو جان لیا اور اس تاریخ نے بھی اس کے درست ہونے کی شہادت دے دی جس پر بغیر اختلاف کے جمہور اہلِ کتاب بھی متفق ہیں اور اس مدت پر ہمارے اس دن تک تیرہ سو سال مزید گزر چکے ہیں۔ اور جب ہم ان دونوں مدتوں کو جمع کریں تو یہ چھ ہزار سال بن جاتے ہیں جیسا کہ سابق محققین کا مذہب ہے۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ میری چھٹے ہزار کے آخر پر پیدائش آدم کی چھٹے دن میں پیدائش سے مشابہ ہے اور کوئی شک نہیں کہ موت کے ہزار (سال) کے آخر پر مبعوث کئے جانے والے کا نام رحمٰن خدا کے حضور آدم رکھا گیا ہے۔‘‘

.............(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 248 تا 252۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اسلام آباد (پاکستان) کی ہائی کورٹ کا فیصلہ (ایک تجزیہ)

(ڈاکٹر مرزا سلطان احمد)

قسط نمبر 8

احمدیوں کے خلاف قتلِ مرتد کے فتوے سے ملک میں بغاوت تک کا خون ریز سفر

اسلام آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلہ میں ایک مطالبہ کا بار بار ذکر ملتا ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ پاکستان میں احمدی کہاں کہاں ہیں؟ کون کون احمدی ہے؟ Identify کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی جب بھی احمدی اپنی معمول کی زندگی گزارنے کے لئے یا ملازمت کی تلاش کے لئے نکلیں تو ہر مرحلہ پر واضح ہو جائے کہ یہ شخص احمدی ہے۔ کوئی تو امتیازی نشان ایسا ہو کہ راہ چلتے بھی معلوم ہو سکے کہ یہ احمدی جا رہا ہے۔ اور اس فیصلہ میں بار بار لکھا گیا ہے کہ احمدیوں کی کسی طرح ایک مکمل اور صحیح لسٹ بن جائے۔ حکومت عقائد کی چھان بین کا کوئی ایسا سائنسی طریقہ دریافت کرے کہ مکمل طور پر علم ہو جائے کہ ہر شہری کے عقائد کیا ہیں اور اس طرح احمدیوں کی صحیح تعداد بھی معلوم ہو جائے۔ اور اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ نادرا (Nadra) کا ریکارڈ نامکمل ہے اور اس میں سارے احمدی شامل نہیں ہیں۔

احمدیوں کو شناخت کرنے اور لسٹ بنانے کا مطالبہ

ایک Amicus Curiae [وہ ماہرین جنہیں عدالت اپنی اعانت کے لئے طلب کرتی ہے] نے اس مطالبہ کا جواز قرآنِ کریم سے پیش کرنے کی کوشش میں کہا:

"While taking guidance from the verse 10 of Surah Mumtahinah, the learned amicus curiae has contended that the Islamic State can examine any of its individuals to identify the veracity of claim about his religion." (page 27)

ترجمہ: سورۃ ممتحنہ کی آیت 10 سے راہنمائی لیتے ہوئے فاضل ماہر نے کہا کہ اسلامی ریاست کسی بھی فرد کے عقائد کے بارے میں دعاوی کی سچائی جاننے کے لئے تحقیقات کر سکتی ہے۔

اس آیت میں یہ مضمون نہیں بیان ہوا کہ ریاست ہر کسی کے عقائد کی چھان بین شروع کر سکتی ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کا امتحان کر لیا کرو اور اگر وہ واقعی مومن ہوں تو انہیں کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اُس وقت مکہ کے مشرکین اور مدینہ کی اسلامی ریاست کے درمیان کئی جنگیں ہو چکی تھیں اور ان حالات میں اگر دشمن کی ریاست سے کوئی عورت مدینہ آ جاتی تو احتیاط کا تقاضا یہی تھا کہ اس سے سوالات کر لئے جائیں کہ یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ اس کی مصلحت ظاہر ہے۔ اس آیتِ کریمہ کا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں کہ اسلامی ریاست کو یہ اختیار ہے کہ اپنے شہریوں کے عقائد کے بارے میں کرید کرید کر چھان بین کرتی پھرے۔ یہ اسی طرح تھا جس طرح موجودہ دور میں جب ایک ملک سے کوئی دوسرے ملک جائے خواہ مکمل امن کی حالت میں ایسا کیا جائے تو ویزا دینے سے قبل بنیادی سوالات کئے جاتے ہیں۔ البتہ یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اس آیتِ کریمہ پر کس طرح عمل کیا جاتا تھا۔ تفسیر ابنِ کثیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے۔

"حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ حضور ان عورتوں کا امتحان کس طرح لیتے تھے؟ فرمایا کہ اس طرح کہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ اپنے خاوند سے ناچاقی کی وجہ سے نہیں چلی آئی۔ صرف آب و ہوا اور زمین تبدیل کرنے کے لئے بطور سیر و سیاحت نہیں آئی۔ کسی دنیا طلبی کی وجہ سے نہیں آئی۔ بلکہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں اسلام کی خاطر ترکِ وطن کیا ہے اور کوئی غرض نہیں ہے۔"

[تفسیر ابنِ کثیر اردو ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی جلد 6، ناشر فقہ الحدیث پبلیکیشنز مارچ 2009ء صفحہ 301]

اس روایت سے ظاہر ہے کہ اس آیت میں عقائد کی تفصیلات کا جائزہ لینے کا ذکر نہیں ہے۔ کیونکہ ان سوالات میں تو یہ ذکر ہی نہیں کہ یہ دریافت کیا جاتا ہو کہ آنے والی عورت کے عقائد کیا ہیں؟

درخواست گزاروں کے وکیل نے احمدیوں کے بارے میں استدعا کی:

"Therefore, a direction to maintain separate database(as prayed in Clause "b" of Prayer clause of Writ Petition is extremely essential." (page 10)

ترجمہ: چنانچہ یہ ضروری ہے کہ جیسا کہ درخواست گذار b نے استدعا کی ہے ان کی علیحدہ فہرست بننے کی ہدایت دینا نہایت ضروری ہو گیا ہے۔

ایک Amicus Curae [عدالت کے مددگار ماہر] نے تجویز دی

Before induction of persons in sensitive institutions a thorough investigation about their faith may be conducted with the help of the religious experts and psychiatrists (page 20)

ترجمہ: حساس اداروں میں ملازم رکھنے سے پہلے درخواست دہندہ کے ایمان کی تفصیلی تحقیق مذہب کے ماہرین اور ماہرینِ نفسیات سے کروالینی چاہیے۔

عدالت نے اس بات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہ کوئی احمدی اس لسٹ سے باہر نہ رہ جائے فیصلہ میں لکھا

"State of Pakistan, needs to reconcile these figures by adopting certain procedures and evolving scientific measures to know exact number of this minority." (page 167)

ترجمہ: ان اعداد و شمار میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے پاکستان کی ریاست کو چاہیے کہ ایسے طریقے وضع کرے اور ایسے سائنسی طریقے تیار کرے کہ اس اقلیت کی معین تعداد معلوم ہو جائے۔

اور صفحہ 169 پر یہ تشویش ظاہر کی گئی کہ حلیے سے اندازہ نہیں ہوتا کہ کون احمدی ہے؟ گویا کوئی تو امتیازی نشان ہونا چاہیے۔

شناخت کرنے اور مکمل فہرستیں بنانے پر اصرار کیوں؟

آخر ماہرینِ نفسیات سے مدد لے کر اور سائنسی طریقوں سے پرکھ کر یہ سب کچھ معلوم کرنے کی اتنی شدید خواہش کیوں ہے کہ احمدی کون ہے؟ چنانچہ یہ تسلی بھی دی گئی کہ ہم احمدیوں کی صحیح فہرست اس لئے تیار کر رہے ہیں تا کہ اُن کے حقوق کی حفاظت بخوبی کر سکیں۔ جیسا کہ صفحہ 30 پر ایک Amicus Curiae کی یہ رائے درج ہے

"In order for the State to provide protection to minorities – not only their person or property but also to their religion conscience and religious practices – and to ensure that they have adequate freedom to lead their lives according to the dictates of their creed, inevitably requires their identification to the State."

ترجمہ: اقلیتوں سے وابستہ افراد کی، ان کی جائیدادوں کی، ان کے مذہبی ضمیر کی اور ان کی مذہبی رسومات کی حفاظت کے لئے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ انہیں اپنے عقیدے کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کافی آزادی حاصل ہو، یہ ضروری ہے کہ ریاست کو ان کی شناخت ہو۔

اب یہ سوال لازماً اُٹھے گا کہ ریاست ان کے حقوق کی حفاظت کس طرح کرے گی؟ چنانچہ 1984ء کے حالات کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس منصوبہ کی بھی کچھ جھلک نظر آ جاتی ہے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے صفحہ 76 پر لکھا ہے کہ 27 اپریل 1984ء کو تحریکِ ختم نبوت کا راولپنڈی میں اجلاس ہوا جس میں اس تحریک نے اپنے آٹھ مطالبات پیش کئے۔

باقی مطالبات کا جائزہ بعد میں لیا جائے گا، فی الحال ان مطالبات میں سے چوتھا مطالبہ ملاحظہ ہو

"Implementation of recommendation of the Council of Islamic Ideology regarding Qadianis.(The Council proposed death penalty for an apostate.)"

ترجمہ: قادیانیوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کیا جائے۔ [اس کونسل نے مرتد کی سزا کے لئے سزائے موت کی تجویز دی تھی۔]

جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کا یہ بھی ایک دیرینہ مطالبہ ہے۔ کچھ دیر کے لئے یہ بحث چھوڑتے ہوئے کہ پیدائشی احمدیوں کو بھی کس طرح مرتدین میں شمار کرتے ہیں؟ پہلے یہ ملاحظہ کریں کہ یہ سفارش کسی مولویوں کے مدرسہ کی نہیں تھی، کسی جلسہ میں جذبات سے بے قابو مقرر کی نہیں تھی بلکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی تھی۔ یہ اسلامی نظریاتی کونسل کیا ہے؟ یہ کونسل آئینِ پاکستان کی شق نمبر 228 تا 231 کے تحت قائم کی جاتی ہے اور اس کا کام حکومت اور پارلیمنٹ کو یہ مشورہ دینا ہے کہ مختلف قوانین کو کس طرح اسلامی قوانین سے ہم آہنگ کیا جا سکتا ہے یا اسلامی احکامات کی روشنی میں کس طرح قانون سازی کی جا سکتی ہے۔ اُس وقت ملک میں جنرل ضیاء صاحب کا مارشل لاء لگا ہوا تھا۔ اور یکلخت اسلامی نظریاتی کونسل کو خود یہ خیال نہیں آیا تھا کہ یہ مسئلہ چھیڑ دیتی، حقیقت یہ ہے کہ اُس وقت خود حکومت کی وزارتِ دفاع نے یہ سوال اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوایا تھا کہ اگر دفاعی سروس کے دوران کوئی شخص احمدی ہو جائے تو پھر اس پر کیا ردِ عمل ہونا چاہیے۔

(Persecution of Ahmadis in Pakistan. An objective study, by Mujeeb-ur-Rahman p 21)

یہاں اگر یہ موہوم امید پیدا ہو کہ یہ تو اُن لوگوں کے لئے ہے جو خود احمدی ہوئے تھے اور ان کا اثر اُن پر نہیں پڑے گا جو کہ پیدائشی احمدی ہیں۔ تو اس کا حل بھی ایک Amicus Curiae یعنی حسن مدنی صاحب نے تجویز فرمایا ہے۔ اس فیصلہ کے صفحہ 20 پر اُن کی یہ رائے درج ہے۔

"The learned Amicus Curiae has also contended that non-Muslims in an Islamic State are not entitled to pose themselves as Muslims and if they do so, it falls within the ambit of high treason, and disloyalty to the State of highest order. The learned Amicus Curiae in this regard has cited examples of treatment meted to Zanadiqa by the forth righteous Caliph Hazrat Ali (R.A)."

ترجمہ: فاضل ماہر نے یہ رائے بھی دی کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلم کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ مسلمانوں جیسے انداز اپنائے۔ اگر وہ ایسا کریں تو یہ انتہائی غداری اور ریاست سے بغاوت کے زمرہ میں آتا ہے۔ اور فاضل ماہر نے اس سلسلہ میں چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندیقوں سے جو سلوک کیا تھا، اس کی مثال دی۔

[جماعت کے مخالف علماء کے نزدیک زندیق کی سزا موت ہے۔]

یہ ظاہر ہے کہ اگر یہ سوچ لے کر قانون سازی کی جائے اور فیصلے کئے جائیں ایسی اندھیر نگری میں ہر احمدی کی روزمرہ کی زندگی بھی سنگین غداری شمار ہو گی۔

اس طرح کی فہرستیں کب بنائی جاتی ہیں؟

اس طرح کی فہرستیں اور لسٹیں کہاں بنائی جاتی ہیں؟ ہمیں دنیا کی تاریخ سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ بدقسمتی سے گزشتہ سو برس میں دنیا میں کئی ملکوں میں تعصب اس حد تک بڑھا کہ Genocide [قتلِ عام یا نسل کشی] کے منصوبے بنائے گئے۔ اور کئی ممالک میں اس کو عملی جامہ بھی پہنایا گیا۔ خواہ وہ جرمنی کی نازی پارٹی کا holocaust ہو، خواہ بوسنیا میں مسلمانوں کا قتلِ عام ہو، یا روانڈا اور برونڈی میں قبائلی تفریق کی بنا پر ہونے والا قتلِ عام ہو۔ گزشتہ سوڈیڑھ سو سال میں کروڑوں لوگوں کو اس طرح بربریت سے قتل و غارت کا نشانہ بنایا گیا۔ اس دور میں ماہرین نے سائنسی طور پر اس عمل کا تجزیہ کیا ہے۔ اور ادارے Genocide Watch نے اس تحقیق کو مشتہر بھی کیا ہے۔ اور یہ طے کیا کہ دس مراحل میں یہ عمل اپنی منحوس تکمیل کو پہنچتا ہے۔ یہ تفاصیل Genocide Watch کی سائٹ پر موجود ہیں۔ ہر پڑھے لکھے کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس عمل کا پہلا مرحلہ Classification ہے۔ یعنی مذہب کو یا نسل کو یا کسی اور چیز کو بنیاد بنا کر معاشرے کو خود تقسیم کیا جاتا ہے۔ دوسرا مرحلہ Symbolization ہے۔ یعنی جس گروہ کے خلاف نفرت انگیزی کی جانی ہو اسے کوئی نام دیا جاتا ہے جس سے نفرت وابستہ کر دی جاتی ہے۔ چھٹا مرحلہ Preperation یعنی تیاری کا ہوتا ہے۔ اور آٹھواں

مرحلہ Persecution کا ہے۔ اس کے متعلق Genocide Watch کا کہنا ہے۔

"Victims are identified and separated out because of their ethnic or religious identity. Death lists are drawn up. In state sponsored genocide, members of victim groups may be forced to wear identifying symbols."

ترجمہ: نشانہ بننے والوں کوشناخت کیا جاتا ہے اور دوسروں سے نسل یا مذہب کی بنیاد پر علیحدہ کر کے شناخت کیا جاتا ہے۔ اور موت کی فہرستیں بنائی جاتی ہیں۔ جس قتل عام کی سرپرستی ریاست کر رہی ہو اس میں نشانہ بننے والے گروہوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ دوسروں سے علیحدہ کرنے والے امتیازی نشان پہنیں۔

اس ادارے کا انتباہ ہے کہ جب یہ مرحلہ آئے تو یہ ایک ایمرجنسی ہے۔ فوراً اس کی روک تھام کو حرکت میں آنا چاہیے۔

[http://genocidewatch.org/genocide/tenstagesofgenocide.html-accessed on 5.9.2018]

پاکستان میں قتلِ مرتد کے مسئلہ کی ابتدا

جماعت احمدیہ کے ایک مخالف مولوی شبیر عثمانی صاحب تھے جو کہ پاکستان کی مرکزی اسمبلی کے ممبر بھی تھے۔ آزادی سے قبل 1924ء میں جب افغانستان کے بادشاہ امیر امان اللہ نے عقیدہ کی بناء پر ایک احمدی مولوی نعمت اللہ صاحب کو سرِ عام سنگسار کیا تو ہندوستان میں اس موضوع پر بحث چھڑ گئی۔ اس مرحلہ پر شبیر عثمانی صاحب نے اس سزائے موت کے دفاع کے لئے اس موضوع پر ایک کتابچہ تحریر کیا کہ نعوذُ باللہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ پاکستان بننے کے صرف اڑھائی سال کے بعد جماعتِ احمدیہ کے مخالفین نے اس کتابچہ کے مصنف کی اجازت سے اس کو شائع کیا۔ اور مخالفینِ جماعت نے جلسوں میں یہ اپیلیں شروع کیں کہ لوگ اسے پڑھیں اور تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے مطابق اس کی اشاعت کے بعد پاکستان میں احمدیوں کو قتل کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور جلسوں میں باقاعدہ لوگوں نے کھڑے ہو کر اعلان شروع کئے کہ وہ فلاں فلاں احمدی کو خود قتل کریں گے۔

[رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات ِ پنجاب 1953ء صفحہ 18، 21، 24]

اور جون 1951ء میں جماعتِ اسلامی کے بانی مودودی صاحب نے بھی ایک کتاب ''ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں'' لکھ کر مرتد کے لئے قتل کی سزا تجویز کی۔ ملاحظہ کریں کہ یہ سب کچھ اُس وقت کیا جا رہا تھا جب پاکستان کو بنے صرف اڑھائی تین سال ہوئے تھے۔ ابھی پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ مالی مسائل ہوں یا ملک کے دفاع کا مسئلہ ہو ملک ہر طرف سے مسائل میں گھرا ہوا تھا اور ابھی ملک کا آئین بھی نہیں بنا تھا اور ان احباب کو فکر کیا پڑی ہے؟ کہ مرتد کو قتل کردو۔ بھارت اور پاکستان ایک ساتھ آزاد ہوئے تھے۔ جنوری 1950 میں بھارت میں آئین بن کر پارلیمنٹ سے منظور ہو کر نافذ ہو چکا تھا اور پاکستان میں بجائے اس کے کہ ملک کو آئین دے کر آگے بڑھتے یہ بحث شروع کر دی گئی کہ مرتد کو قتل کرنا ہے کہ نہیں۔ اس کے جو نتائج برآمد ہوئے وہ سب جانتے ہیں۔

قرآنِ کریم سے دلائل

اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ مولوی شبیر عثمانی صاحب اور مودودی صاحب نے قرآنِ کریم سے اس نظریہ کے حق میں کیا دلائل دیئے تھے؟ شبیر عثمانی صاحب نے اپنے کتابچہ کے پہلے 26 صفحے تو احمدیوں کو مرتد ثابت کرنے میں صَرف کئے۔ پھر ذکر شروع ہوا کہ قرآنِ کریم میں کہیں ذکر آیا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے؟ تو پہلے یہ دعویٰ پیش کیا گیا کہ یوں تو بہت سی آیات سے قتلِ مرتد ثابت ہوتا ہے اور پھر صفحہ 30 پر لکھتے ہیں کہ ایک آیت ایسی ہے جس سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یقینی طور پر [نعوذُ باللہ] قرآنِ کریم میں مرتد کی سزا قتل بیان ہوئی ہے اور یہی اسلام میں حکم بیان ہوا ہے کہ مرتد کو قتل کرنا لازمی ہے۔ ملاحظہ کریں کہ کون سی آیت پیش کی گئی۔

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوْا إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ... (البقرۃ:55)

''اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم یقیناً تم نے بچھڑے کو [معبود] بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس توبہ کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو اور اپنے نفوس کو قتل کرو۔ یہ تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہت بہتر ہے۔''

شبیر عثمانی صاحب کے نزدیک بنی اسرائیل کے ان لوگوں کو حکم دیا گیا تھا جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی تھی کہ وہ اپنے اُن رشتہ داروں کو قتل کریں جنہوں نے بچھڑے کی پرستش کی تھی۔ جماعتِ احمدیہ کے نزدیک اپنے نفوس کو قتل کرنے سے مراد یہ ہے کہ اپنے نفوس کو مارو یعنی اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ البتہ دیگر علماء میں سے بہت سے اس کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دو۔ اس بحث کو اگر ایک طرف رہنے دیں تو بھی یہاں مسلمانوں کو کوئی حکم دیا ہی نہیں گیا۔ یہاں تو ایک مخصوص موقع پر بنی اسرائیل کو ایک حکم دینے کا ذکر ہے۔ اور اُن کو بھی کوئی عمومی حکم نہیں کہ جب بھی کوئی مرتد ہو تو اُسے قتل کر دو۔ شبیر احمد عثمانی صاحب اس کا یہ حل تجویز کرتے ہیں۔

" کہا جا سکتا ہے کہ یہ واقعہ موسوی شریعت کا ہے۔ امتِ محمدیہ کے حق میں اس سے تمسّک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پہلی امتوں کو جن شرائع اور احکام کی ہدایت کی گئی ہے اور قرآن نے اُن کو نقل کیا ہے وہ ہمارے حق میں بھی معتبر ہیں اور ان کی اقتدا کرنے کا امر ہم کو بھی ہے جب تک کہ خاص طور پر ہمارے پیغمبر اور ہماری کتاب اس حکم سے ہم کو علیحدہ نہ کر دیں۔" [الشہاب مصنفہ شبیر احمد عثمانی، ناشر ادبی کتب خانہ ملتان صفحہ 33 و 34]

اگر شبیر احمد عثمانی صاحب کا استدلال قبول کیا جائے تو پھر قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسٰى وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَّ اجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً۔ [یونس 88]

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر تیار کر واور اپنے گھروں کو قبلہ رُخ رکھو۔۔۔

اس طرح تو پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ مسلمانوں پر بھی فرض ہے کہ اپنے گھروں کو قبلہ رُخ بنائیں۔

اسی طرح قرآنِ کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ... [المائدہ 22]

ترجمہ: اے میری قوم ارضِ مقدس میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے۔۔۔

اگر شبیر احمد عثمانی صاحب کا نظریہ تسلیم کیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ فلسطین جا کر آباد ہو جائیں۔

1953ء کے فساداتِ پنجاب پر بننے والی تحقیقاتی عدالت میں بھی ''الشہاب'' کو پیش کیا گیا تھا۔ اس کتابچہ کے پیش کردہ نظریات پر تحقیقاتی عدالت کا تبصرہ یہ تھا:

"ارتداد کے لئے سزائے موت بہت دور رس متعلقات کی حامل ہے۔ اور اس سے اسلام مذہبی جنونیوں کا دین ظاہر ہوتا ہے جس میں حریتِ فکر مستوجبِ سزا ہے۔ قرآن تو بار بار عقل وفکر پر زور دیتا ہے۔ رواداری کی تلقین کرتا ہے اور مذہبی امور میں جبر و اکراہ کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ارتداد کے متعلق جو عقیدہ اس کتابچے میں پیش کیا گیا ہے وہ آزادیٔ فکر کی جڑ پر ضرب لگا رہا ہے کیونکہ اس میں یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ جو شخص پیدائشی مسلمان ہو۔ یا خود اسلام قبول کر چکا ہو۔ وہ اگر اس خیال سے مذہب کے موضوع پر فکر کرے کہ جو مذہب اسے پسند آئے وہ اسے اختیار کر لے وہ سزا کا مستوجب ہو گا۔ اس اعتبار سے اسلام کامل ذہنی فالج کا پیکر بن جاتا ہے۔ اور اگر اس کتابچہ کا یہ بیان صحیح ہے۔ کہ عرب کے وسیع رقبے بارہا انسانی خون سے رنگین ہوئے تھے تو اس سے یہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ عین اس زمانے میں بھی جب اسلام عظمت وشوکت کے نقطہ عروج پر تھا اور پورا عرب اس کے زیرِ نگین تھا۔ اس ملک میں بے شمار ایسے لوگ موجود تھے جو اس سے منحرف ہو گئے تھے اور انہوں نے اس کے نظام کے ماتحت رہنے پر موت کو ترجیح دی تھی۔۔۔ اس کتابچے کے مصنف نے جو یہ نتیجہ نکالا ہے وہ اس نظیر پر مبنی ہے جو عہد نامہ عتیق کے فقرات 62، 72، 82 میں مذکور ہے۔ اور جس کے متعلق قرآن کی دوسری صورت کی چوّنویں آیت میں جزوی سا اشارہ کیا گیا ہے۔ اس نتیجے کا اطلاق اسلام سے ارتداد پر نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ قرآنِ مجید پر ارتداد پر سزائے موت کی کوئی واضح آیت موجود نہیں۔ اس لئے کتابچہ کے مصنف کی رائے بالکل غلط ہے۔" [رپورٹ تحقیقاتی عدالت فساداتِ پنجاب 1953ء صفحہ 237 و 238]

اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ مودودی صاحب نے اپنی کتاب میں قرآنِ مجید سے قتلِ مرتد کی کیا دلیل بیان کی ہے۔ مودودی صاحب اپنی کتاب میں قتلِ مرتد کی دلیل کے طور پر یہ آیات پیش کرتے ہیں۔

إِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ (التوبہ 12) وَإِنْ نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ (التوبۃ 13)

ترجمہ: پس وہ اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم ایسے لوگوں کی خاطر نشانات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرغنوں سے لڑائی کرو۔ یقیناً وہ ایسے ہیں کہ ان کی قسموں کی کوئی حیثیت نہیں [پس ان سے لڑائی کرو۔ اس طرح] ہو سکتا ہے وہ باز آجائیں۔

مودودی صاحب نے اس آیت میں عہدوں اور قسموں کو توڑنے سے مراد مرتد ہونا لیا ہے۔ جبکہ اس سے قبل کی آیات میں ان مشرکین کا ذکر چل رہا ہے جنہوں نے جزیرہ عرب میں مسلمانوں سے معاہدے کئے ہوئے تھے۔ ان کے معاہدات کی مدت پوری کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور یہ بھی ذکر چل رہا ہے کہ یہ مشرک تم سے عہد کرتے ہیں اور پھر بار بار اپنے عہد توڑتے ہیں۔ اور یہ بیان ہے کہ اگر پھر بھی وہ ایمان لے آئیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ لیکن اگر وہ بدعہدی کریں تو ان کے سرغنوں سے لڑائی کرو۔ اس کے علاوہ بھی اگر مودودی صاحب کا نظریہ قبول کیا جائے تو بھی یہاں سرغنوں سے لڑائی کرنے کا حکم ہے، ہر مرتد کو قتل کرنے کا جواز نہیں نکل سکتا۔ [ارتداد کی سزا اسلامی قانون میں، مصنفہ ابوالاعلیٰ مودودی ناشر مرکزی مکتبہ جماعتِ اسلامی پاکستان جون 1951ء صفحہ 9 و 10]

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ تفسیرِ ابنِ کثیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت درج ہے کہ اس آیت میں خاص مخاطب مشرکینِ قریش ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس سے مراد مشرکین لیے تھے مرتدین نہیں لیے تھے۔ [تفسیرِ ابنِ کثیر جلد اردو ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی، ناشر فقہ الحدیث پبلیکیشنز مارچ 2009ء جلد 3 صفحہ 234] صرف ایک آیت لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ [دین میں جبر نہیں] ہی ایسے تمام وساوس کی تردید کے لئے کافی ہے۔

اور ایک اور آیتِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (النساء:138)

ترجمہ: یقیناً جو لوگ ایمان لائے پھر انکار کر دیا۔ پھر ایمان لائے۔ پھر انکار کر دیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کردے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔

اگر مرتد کی سزا موت تھی تو ایمان کے بعد انکار کرنے کے نتیجہ میں تو سزائے موت کا ذکر ہونا چاہیے تھا نہ کہ پھر ایمان لانے اور پھر انکار کرنے اور پھر کفر میں بڑھنے کا۔

اس سلسلہ میں دیگر آیات اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بحث کی تفصیل جاننے کے لئے سلسلہ احمدیہ کی مندرجہ ذیل تین کتب کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

1۔ اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت
خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بر موقع جلسہ سالانہ یُوکے 27 جولائی 1986ء

2۔ قتلِ مرتد۔
مصنفہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

3۔ اسلام میں ارتداد کی سزا
مصنفہ مکرم روشن دین تنویر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا انتباہ

لیکن اس مرحلہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا یہ انتباہ پیش کرنا ضروری ہے جو حضور نے اس خطاب سے قبل فرمایا تھا

" حال ہی میں اس ضمن میں مغربی استعمار کے زیرِ اثر مسلمان قوموں میں بعض ایسے نظریات کو عمداً ایک منصوبے کے تحت فروغ دیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں یہ جنگ ملکوں ملکوں کی جنگ نہیں رہے گی بلکہ **ہر مسلمان**

ملک کے اندر ایک خانہ جنگی کی صورت اختیار کر جائے گی۔ ان حربوں میں سب سے بڑا حربہ قتلِ مرتد کا عقیدہ ہے اور وہ تمام اسلامی ممالک جو بالخصوص امریکہ کے زیرِ نگیں ہیں اور امریکہ کی حمایت علی الاعلان کرتے ہیں اور ان کی سرپرستی میں اپنے نظامِ حیات کو تشکیل دے رہے ہیں، **ان ممالک میں یہ نظریہ بڑی شدت سے اُٹھایا جا رہا ہے اور اس پر وسیع پیمانے پر عملدرآمد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔** اس لئے میں نے آج ضروری سمجھا کہ قتلِ مرتد کے موضوع پر اسلام کی سچی، حقیقی اور دائمی اور انتہائی حسین تعلیم آپ کے سامنے رکھوں تاکہ جہاں تک آپ کا بس چلے اس انتہائی کریہہ اور خوفناک سازش کا اپنے اپنے دائرہ کار میں اور اپنی اپنی حدود میں مقابلہ کریں۔" [اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت، خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 27 جولائی 1986ء ناشر نظارت اشاعت ربوہ پاکستان صفحہ 3]

شاید اُس وقت جلد بازی میں یہ اعتراضات کئے گئے ہوں کہ چونکہ اس قانون سے احمدی خطرہ محسوس کر رہے ہیں اس لئے اس مسئلہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم ایسی کتب کے حوالوں کے ساتھ جن کے مصنفین کا جماعتِ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور وہ اس میدان میں بین الاقوامی طور پر سند مانے جاتے ہیں، وہ حقائق پیش کریں گے جن سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ انتباہ حرف بحرف پورا ہوا۔ اور وقت پر اس سے نصیحت حاصل نہ کرنے کی وجہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالمِ اسلام نے شدید نقصان اُٹھایا اور اللہ رحم کرے یہ نقصان اب تک جاری ہے۔

دوسرے فرقوں کے خلاف فتاویٰ اور قتل و غارت

سب سے پہلے تو یہ غلط فہمی دور ہونی ضروری ہے کہ شدت پسندوں نے اس فتنے کو صرف جماعتِ احمدیہ کے خلاف استعمال کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 1984 میں جنرل ضیاء نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف آرڈیننس نافذ کیا اور اس کے ایک دو سال کے بعد ہی پاکستان میں بہت سے مدرسوں نے اہلِ تشیع کے کفر کے فتاویٰ دینے شروع کئے اور ان میں وہ مدارس شامل تھے جو جماعتِ احمدیہ کے خلاف بھی سرگرم رہے تھے۔ ان میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جامع اشرفیہ لاہور سرِفہرست تھے۔ اور یہ فتویٰ دیا کہ ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا تک ناجائز ہے۔

(Sectarian War, by Khalid Ahmed, published by Oxford Publishers 2013p 90–91)

یہ عمل صرف نمایاں مدارس کے فتاویٰ تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے انتباہ فرمایا تھا جلد ہی ان کو مرتد قرار دے کر ان کا خون خرابہ شروع ہو گیا۔ اور 1986ء میں دہشتگردوں نے باقاعدہ فوج کشی کر کے پارا چنار اور گلگت میں شیعہ حضرات کا قتلِ عام کیا۔ اسی طرح یہ خونی تاریخ پاکستان میں بار بار دہرائی گئی مثلاً بلوچستان میں ہزارہ شیعہ احباب کو بار بار قتل و غارت اور مظالم کا نشانہ بننا پڑا۔

(Sectarian War, by Khalid Ahmed, published by Oxford Publishers 2013p9899, 202–207)

حقیقت یہ ہے کہ جس ضلع سے 1974ء میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف فسادات کا آغاز کیا گیا تھا اسی ضلع سے تکفیر کے عمل کو نئے سرے سے وسیع کرنے کے منحوس عمل کا آغاز بھی کیا گیا اور شیعہ احباب کو مرتد اور واجب القتل قرار دے کر ان پر قاتلانہ حملے شروع کرائے گئے۔ مجاہد حسین صاحب لکھتے ہیں:

"اور پنجاب کے وسطی شہر جھنگ میں بااثر شیعہ جاگیرداروں کے خلاف ایک مقامی خطیب مولانا حق نواز جھنگوی نے بعض عقائد کی وجہ سے شیعہ فرقہ کی تکفیر کا نعرہ بلند کر دیا۔ اگرچہ برصغیر میں دیوبندی اور اہلِ حدیث مکاتبِ فکر کی طرف سے اہلِ تشیع پر کفر کے فتاویٰ ملتے ہیں جبکہ دیگر مکاتبِ فکر بھی ایک دوسرے کے بارے میں تکفیر کے فتاویٰ جاری کرتے رہے ہیں لیکن ان فتاویٰ کی روشنی میں قتل و غارت گری کا بازار کہیں گرم نہیں ہوا تھا۔ جھنگ میں فرقہ وارانہ فسادات نے زور پکڑا اور اطراف کے لوگ قتل ہونے لگے۔"

(پنجابی طالبان، مصنفہ مجاہد حسین، ناشر سانجھ لاہور مارچ 2011ء صفحہ 29)

پہلے کفر کے فتوے، پھر ارتداد اور واجب القتل ہونے کے فتوے۔ یہ سلسلہ شروع ہو جائے تو پھر رکنے میں نہیں آتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔ اسی کتاب میں پھر مجاہد حسین صاحب لکھتے ہیں۔

"فرقہ وارانہ جنگ پاکستان میں اپنا رنگ دکھانے لگی اور ایک دوسرے کو قتل کرنے کا سلسلہ طویل ہوتا گیا۔ جنگ میں سپاہِ صحابہ کے سربراہ مولانا حق نواز جھنگوی کے قتل کے بعد فرقہ وارانہ فسادات شدت اختیار کر گئے۔ جھنگ کے اہلِ تشیع جاگیرداروں اور آبادکار سنّیوں کے درمیان قتل و غارت کا سلسلہ آہستہ آہستہ پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لینے لگا۔"

(پنجابی طالبان، مصنفہ مجاہد حسین، ناشر سانجھ لاہور مارچ 2011ء صفحہ 31)

یہ شدت پسندی صرف زبانی کفر کے فتاویٰ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ پھوٹ ڈالنے کی اس مہم نے ایسا خوفناک رنگ اختیار کیا کہ جسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مجاہد حسین صاحب نے اپنی کتاب میں ایک اشتہار کی نقل شائع کی ہے جو پاکستان میں کھلم کھلا لگایا گیا۔ اس میں ایک شدت پسند تنظیم نے اہلِ تشیع احباب کو یہ دھمکی دی ہے کہ وہ اسلام کی آڑ میں دینِ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اب انہیں ان میں سے ایک راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ یا تو وہ اسلام قبول کرلیں، یا جزیہ دیں، یا یہاں سے ہجرت کر جائیں۔ ورنہ ان کی جائیدادوں اور عبادت گاہوں پر قبضہ کرلیا جائے گا اور ان کی عورتوں کو کنیزیں بنا لیا جائے گا۔ اور ان کے بچوں کو غلام بنا کر یا تو مسلمان کر لیا جائے گا یا پھر ان سے بیگار لیا جائے گا۔

(پنجابی طالبان، مصنفہ مجاہد حسین، ناشر سانجھ لاہور مارچ 2011ء صفحہ 101)

اس دیدہ دلیری سے خوف و ہراس کی فضا قائم کی جا رہی ہے کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں اہلِ تشیع افراد کے گھروں میں ایسے خطوط بھی بھیجے گئے جن میں یہ لکھا گیا تھا کہ وہ کافر ہیں۔ یا تو وہ اسلام کی طرف لَوٹ آئیں۔ ورنہ ان کے مردوں کو قتل کر کے ان کی لاشوں کو جلایا جائے گا۔ ان کی عورتوں کو کنیزیں اور ان کے بچوں کو غلام بنایا جائے گا اور ان کی جائیدادوں کو مجاہدین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

(پنجابی طالبان، مصنفہ مجاہد حسین، ناشر سانجھ لاہور مارچ 2011ء صفحہ 103)

جماعت احمدیہ کے اشد مخالف اور سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے مشیر اور پاکستان علماء کونسل کے صدر طاہر اشرفی صاحب نے اعتراف کیا کہ انہیں بعض شائع ہونے والے فتاویٰ دکھائے گئے جن میں لکھا تھا کہ شیعہ اور قادیانی عورتیں تمہاری لونڈیاں ہیں، ان کے اموال مالِ غنیمت کے طور پر حلال ہیں اور ان کو قتل کرنا فرائضِ دینی میں شامل ہے۔

(A Debate on Takfeer and Khurooj, Editor Safdar Sial, Printed by Narratives Publication 2012,p 102)

اگر ابھی بھی کسی پڑھنے والے کے دل میں یہ خوش فہمی موجود ہے کہ یہ کفر و ارتداد اور قتل و غارت کے فتوے صرف احمدیوں اور شیعہ احباب تک محدود رہ جائیں گے تو محض خام خیالی ہوگی۔ مجاہد حسین صاحب لکھتے ہیں:

"پنجاب میں تحریکِ طالبان کے ورثاء جو تتر بتر شیعہ تنظیموں کو تقریباً شکستِ فاش دے چکے ہیں، اب ان کے اگلے اہداف بریلوی مسالک کی تنظیمیں ہیں جبکہ پنجاب میں دیوبندیوں کے درمیان بھی واضح تقسیم دیکھی جاسکتی ہے جو تیزی کے ساتھ حیاتی اور مماتی کی عقیدہ جاتی شناختوں کو واضح کر رہے ہیں۔۔۔" (پنجابی طالبان، مصنفہ مجاہد حسین، ناشر سانجھ لاہور مارچ 2011ء صفحہ 275)

"اگر ان سخت گیر اسلام کے نفاذ کے داعیوں کے خصوصی اجتماعات یا خطبات کو سنا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شدتِ جذبات کا کیا حال ہے۔ ان خطبات میں صوفیاء کے مزاروں اور خانقاہوں پر زائرین کے جانے کو شرک سے تعبیر کیا جاتا ہے اور مشرک کو بدترین شخص قرار دیا جاتا ہے، جس کی سزا موت سے کہیں زیادہ ہے۔"

(پنجابی طالبان، مصنفہ مجاہد حسین، ناشر سانجھ لاہور مارچ 2011ء ص 296)

پاکستان میں جگہ جگہ خانہ جنگی کی بنیاد قتلِ مرتد کے فتاویٰ تھے

یہ سلسلہ صرف اس مرحلہ پر نہیں رک جاتا کہ مختلف فرقوں کو کافر قرار دیا گیا اور اس بناء پر انہیں مرتد اور پھر واجب القتل قرار دیا گیا اور ملک میں خون خرابہ شروع ہو گیا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے خبردار فرمایا تھا یہ سلسلہ اس سے بہت آگے چلتا ہے۔ پھر یہ سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ ملک کی حکومت کیا مسلمان ہے یا کافر ہے؟ ملک کی عدلیہ کیا اسلام پر کاربند ہے یا کفر پر کاربند ہے؟ ملک کی فوج کیا اسلامی احکامات پر عمل کر رہی ہے؟ یا کافروں کی آلہ کار بنی ہوئی ہے؟ یہ آئین کیا اسلامی ہے یا اس کی بنیاد کفر کے نظریات پر ہے؟ جب پاکستان میں تنگ نظر طبقہ نے یہ سوالات اُٹھا دیئے تو پھر ان کو حل کرنے کے لئے ملک سے باہر سے کچھ علماء بلائے گئے جنہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ یہ سب تو کافر ہو چکے ہیں۔ بلکہ اقتدار حاصل کرنے کے لئے اس طبقہ نے "قواعد التکفیر" شائع بھی کئے تاکہ مسلمانوں کو کافر اور مرتد قرار دینے کا کام منظم طریق پر آگے بڑھایا جا سکے۔ جب یہ مسلمان کافر ہو گئے تو یقینی طور پر مرتد ہیں۔ اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ ان دہشت گردوں نے یہ اعلان کیا کہ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ان مرتدوں کو قتل کی شرعی سزا دیں۔ اور اس کو بنیاد بنا کر ملک کے مختلف حصوں میں جن میں خاص طور پر سوات اور وزیرستان شامل ہیں بغاوت اور خانہ جنگی شروع کر دی گئی۔ اس موضوع پر بہت سی تحقیقات سامنے آچکی ہیں لیکن اس ضمن میں خاص طور پر سید سلیم شہزاد صاحب کی کتاب "Inside Alqaeda and Taliban beyond Bin Laden and 9/11" کا ایک باب Takfeerand Khrooj جو اس کتاب کے صفحہ 124 تا 155 پر ہے خاص طور پر مطالعہ کے قابل ہے۔

اسی طرح سوات میں بغاوت اُٹھاتے وقت صوفی محمد صاحب نے فتویٰ دیا کہ جمہوریت بھی کفر ہے۔ اور سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سب وہ مقامات ہیں جہاں بتوں کی پرستش کی جاتی ہے۔

(Inside Alqaeda and the Taliban beyond Bin Laden and 9/11 by Syed Saleem Shehzad published by Pluto Press 2011, p174)

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف بے بنیاد الزام تراشی شروع کی گئی کہ احمدی تو عیسائیوں اور یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ لیکن آخر تان اس پر ٹوٹی کہ پاکستان میں یہ فتویٰ بھی داغا گیا کہ چونکہ حکومتِ پاکستان کے یہودی اور عیسائی ممالک سے تعلقات ہیں، اس لئے یہ حکومت بھی کافر اور مرتد ہے۔ اور چونکہ فوج نے دہشتگردی کے اڈوں پر حملہ کیا ہے، اس لئے پاکستان کی فوج بھی کافر اور مرتد ہے۔ اس سے بھی دل نہیں بھرا تو یہ فتویٰ جاری ہوا کہ سارے حکومتی ادارے طاغوتی ہیں۔ شاید یہ وہم اُٹھے کہ پاکستان کا آئین تو بچ گیا۔ [جی وہی آئین جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا۔] تو یہ خبر بھی سن لیں کہ یہ فتویٰ بھی جاری ہو چکا ہے کہ پاکستان کے آئین کی بنیاد ہی کفر پر ہے۔

(A Debate on Takfeer and Khurooj, Editor Safdar Sial, Printed by Narratives Publication 2012,p 111112, 89)

اور اس طرح کفر و ارتداد کے فتوے لگا کر اپنے کارندوں کو قائل کیا گیا کہ ان کے خلاف جنگ ضروری ہوگئی ہے کیونکہ مرتد تو واجب القتل ہے اور یہ کافر اور مرتد ہیں۔ اور اس طرح ملک میں جگہ جگہ بغاوت کھڑی کی گئی اور خانہ جنگی شروع ہوگئی اور وسیع علاقے ایک لمبا عرصہ حکومت کی عملداری سے باہر نکل گئے۔ ہزاروں پاکستانیوں کا خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ اس کے علاوہ شام اور عراق میں ISIS کی اور نائیجیریا میں بوکو حرام کی فتنہ پردازی دیکھ لیں۔ ان سب کی بنیاد کفر و ارتداد کے فتوے اور ان کی بنیاد پر شروع کیا جانے والا نام نہاد 'جہاد' تھا۔ جو انتباہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1986ء میں فرمایا تھا، ساری دنیا اس کی صداقت ملاحظہ کر رہی ہے۔ اب جبکہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کی سرزمین ان فتاویٰ کی وجہ سے خون سے رنگ دی گئی ہے، ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس مرحلہ پر ایک عدالتی فیصلہ میں اس مسئلہ کی آگ کو کیوں بھڑکانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔؟

..........(جاری ہے۔ باقی آئندہ)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بیلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد مَیں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں جہاں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت بڑھی ہے۔

اس کے علاوہ اَور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا۔ مساجد اور نماز سینٹرز میں بھی اضافہ ہوا۔ برسلز کی مسجد جو زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے۔ وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے۔ پرسوں آلکن (Alken) میں ایک مسجد کا مَیں نے افتتاح کیا۔ بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں۔

ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی بیعت میں آکر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقا ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا تذکرہ اور اس پہلو سے احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح

پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔ وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم ٹی اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں، دیکھا کریں، جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بھی تو ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ حد تک اس محرومی کا مداوا کرنے کے لئے پھر کھول دیا۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم ٹی اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دُور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ بیلجیم فرمودہ مورخہ 14 ستمبر 2018ء بمطابق 14 تبوک 1397 ہجری شمسی
بمقام Dilbeek برسلز، بیلجیم

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بیلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد مَیں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں جہاں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی جماعت بڑھی ہے۔ پاکستان سے یہاں ہجرت کر کے آنے والے بھی بہت سے نئے شامل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اَور بہت سی باتوں میں یہاں ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً مشن ہاؤسز میں اضافہ ہوا۔ مساجد اور نماز سینٹرز میں بھی اضافہ ہوا۔ برسلز کی مسجد جو زیر تعمیر ہے تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہے۔ وہ بھی اچھی مسجد بن رہی ہے۔ پرسوں آلکن (Alken) میں ایک مسجد کا مَیں نے افتتاح کیا۔ بڑی وسیع جگہ اور عمارت جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ تو ظاہری طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت پر یہاں بڑے فضل ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں۔ اور یہی نہیں کہ بہتر ہوں اور ایک جگہ کھڑے ہو جائیں بلکہ ہمارا ہر دن اور ہر قدم گزشتہ دن سے اور پچھلے قدم سے نیکی اور تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا نظر آئے۔ اپنی برائیوں کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہوں اور نیکیوں میں نئی منزلوں کو طے کر رہے ہوں۔ اگر یہ بات افراد جماعت میں نظر آتی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس اس بات کو سمجھتے ہوئے ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ اور آزادی کے نام پر دینی پابندیوں اور اللہ تعالیٰ کے احکام سے بھی آزاد ملکوں میں جہاں کوئی پرواہ نہیں ہے کہ دینی احکامات کی پابندی کرنی ہے یا اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پابندی کرنی ہے۔ یہ ملک ان سب سے آزاد ہیں۔ ان ملکوں میں تو خاص طور پر توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ورنہ دین کے نام پر ان ملکوں میں آکر پھر اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دینا اور دنیا میں پڑ جانا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتا ہے۔ یہاں آنے والوں کی اکثریت دین کے نام پر آئی ہے۔ اس وجہ سے آئی کہ آپ کو اپنے ملک میں اپنے دین پر عمل کرنے کی آزادی نہیں تھی۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ ورنہ یہ بات یاد رکھیں کہ یہاں آئے اور دین کے نام پر آئے، اللہ تعالیٰ کے نام پر آئے اور پھر اللہ کے حکموں پر عمل نہ کیا تو یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا سکتی ہیں۔ لیکن انسان کمزور ہے اس لئے اس کمزوری کی وجہ سے دنیا کی طرف جھکاؤ بھی ہو جاتا ہے۔ ایک حد تک دنیا کی طرف توجہ دینا اور دنیا کمانا گناہ نہیں لیکن دنیا پر دنیاداروں کی طرح گرنا اس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور اس بارے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑا کھول کر واضح فرمایا۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے۔ جو دنیا کے کام ہیں، شغل ہیں، مصروفیات ہیں جائز ہیں۔ ان میں کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ اگر یہ نہیں ہوں گے تو اس راہ سے بھی ابتلا آ جاتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ فرمایا مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیاوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ فرمایا پس ہم دنیاوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے۔ جو دنیا کی مصروفیات ہیں یہ منع نہیں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اصل مقصد دین ہونا چاہئے۔ پس ایک دیندار کے لئے، ایک اس شخص کے لئے جو

اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین پر چلنے والا کہتا ہے یہ بنیادی اصول ہے کہ دنیا کماؤ۔ ضروریات زندگی پورا کرنے کے سامان کرو۔ اپنے بیوی بچوں کے اخراجات اپنی گھریلو ذمہ داریاں ادا کرو یہ تمہارے ذمہ ہے۔ ان کے لئے دنیاوی کاروبار کرنا، کام کرنا، نوکری کرنا بھی ضروری ہے۔ لیکن یہ کام، یہ کاروبار، یہ نوکری تمہیں پیسہ کمانے میں اس حد تک منہمک نہ کر دے، اس میں اس حد تک نہ ڈوب جاؤ کہ پھر دین کی فکر ہی نہ رہے اور تمام فکریں صرف دنیا کے گرد گھومتی رہیں۔ دنیا بھی کمانی ہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیوی بچوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنی ہے۔ یہ مقصد ہوگا تو دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا۔ آپ نے پھر یہ بھی فرمایا کہ یہ نہ ہو کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا سے ہی بھر دو۔ یہ نہ ہو کہ جو اللہ کو حق دینا ہے وہ بھی دنیا کی مصروفیات میں گزار دو۔ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس اگر دنیا میں ڈوب گئے تو دین سے محروم ہو گئے۔ اور جب دین سے محروم ہو گئے تو پھر دین کا دعویٰ اور بیعت کا دعویٰ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ کہنے کو تو ہم احمدی ہیں لیکن اگر ہم دنیا کی طرف بڑھ گئے، زیادہ اس میں ڈوب گئے تو عمل ہمارے وہی ہیں جو دوسروں کے ہیں۔

پھر اس بات کی ایک اور جگہ مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ دنیا کو حاصل کرنے کا مقصد دین ہونا چاہئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ دنیا سے کٹ جانا یہ تو بزدلوں کا کام ہے۔ فرمایا کہ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کے موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اور اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ یعنی دنیا بھی اور دنیا میں جو عزت و مرتبہ اور دولت ملی ہے وہ سب ایک مومن کو دنیا داری کے اظہار کا ذریعہ نہیں بناتی بلکہ یہ سب چیزیں دین کے خادم کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اس کا مقام و مرتبہ دین کے فائدے کے لئے ہوتا ہے اور اس کی دولت بھی دین کے فائدے کے لئے ہوتی ہے۔ گویا کہ آپ نے جو بیان فرمایا اس کا مفہوم یہی ہے کہ دنیا کی دولت ایک ایسی سواری ہے جس پر بیٹھ کر انسان کو دین کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچنا ہے۔ جب وہ زادراہ جو ہے انسان اپنے سفر کی آسانی کے لئے ساتھ لیتا ہے۔ اچھی سواری اور سفر کی سہولت کا سامان انسان اس لئے کرتا ہے تاکہ آسانی سے منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ پس اس طرح دنیا کو حاصل کر کے استعمال کرو اور اسے دین کا خادم بناؤ۔ نہ یہ کہ خود دنیا کے خادم بن کر دین کو بھی چھوڑ دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ فرمایا اس میں دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو؟ فرمایا حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو مقدم کیا ہے جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے۔ فرمایا کہ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْاٰخِرَة کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَةُ الْاٰخِرَة کا موجب ہوگی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 92-91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہم میں سے ہر ایک کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ایسی دنیا کمائیں جو آخرت کی حسنات کی بھی موجب ہو، نہ یہ کہ یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو کر اپنے مقصد کو بھول جائیں اور آخرت میں حسنات لینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے۔ اور پھر دنیا کی رنگینیاں اور لذات ایسی ہیں کہ جو انسان میں مزید بے چینیاں پیدا کر دیتی ہیں۔ اپنی طرف سے انسان سمجھتا ہے کہ دنیا میں مجھے سکون مل سکتا ہے لیکن حقیقت میں سکون نہیں ہے بلکہ بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ مت خیال کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت اور مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشتی ہوتا ہے۔ یعنی وہ گویا جنت میں ہے یا اسے یہ جنت مل گئی جو تم سمجھتے ہو۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ حقیقت میں وہ اطمینان اور تسلی اور تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے جس سے بہشت مل سکتی ہے وہ ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام کی یہی نصیحت تھی کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ کہ پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔ مطلب یہ کہ تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی حالت میں رہنا چاہئے۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ یہ نہ ہو کہ موت آ جائے اور تم فرمانبرداری سے باہر ہو۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ وہ مریض جس کو بیماری ہو پانی پینے کی اس کی پیاس بجھتی ہی نہیں پیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس یہ بے جا حسرتوں آرزوؤں کی آگ بھی منجملہ اس جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ فرمایا کہ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسا دیوانہ اور ازخود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 102-101۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اگر دنیا اور اس کی چیزوں میں ضرورت سے زیادہ محو ہو گئے اور ڈوب گئے تو پھر ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور خدا میں ایک حجاب پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک روک کھڑی ہو جاتی ہے۔ پردے بیچ میں آ جاتے ہیں۔ نہ بندہ خدا کی طرف بڑھتا ہے اور نہ خدا بندے کی طرف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ بندہ پہلے میری طرف آنے کی کوشش کرے گا تو میں اس کی طرف آؤں گا جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے کہ بندہ ایک قدم آئے گا تو میں دو قدم آؤں گا۔ وہ چل کر آئے گا تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسہ حدیث 7405) پس اگر اس حجاب اور روک کو دُور کرنا ہے تو دنیا کو دین کا غلام بنا کر ہی دُور کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے کہ وہ بندے اور خدا میں ایک روک پیدا کر دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ان سے یعنی مال اور اولاد سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو بھی رگڑو تو اس سے بھی حرارت پیدا ہوتی ہے۔ پتھروں کو رگڑو تو اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی محبت کی رگڑ سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے الٰہی محبت جل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پھر ختم ہو جاتی ہے۔ انسان کی محبت اور دنیا کی محبت جب آپس میں رگڑیں تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا؟ کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ختم ہو جائے گی اور جل جائے گی۔ فرمایا کہ اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ لیکن جب کہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو۔ دنیا کی چیزوں کا جو تعلق ہے وہ خدا میں ہو کر ہو۔ اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو۔ دنیا کی چیزوں کی محبت بھی اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حد تک ان سے محبت کرنا جائز قرار دیا ہے۔ اور وہ خدا کی محبت سے ہو کر ہو گی اور اس وقت خدا نہ بھُولے تو پھر کیا ہو گا؟ فرمایا کہ اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے۔ جب وہ رگڑ پیدا ہو گی تو جو اللہ کے غیر ہیں ان کی محبت ختم ہو جائے گی اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ پھر بندہ اس بات پر راضی ہو جاتا ہے اور وہی چاہتا ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ برخلاف اس کے جو کچھ حالت انسان کی ہے وہ جہنم ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی جہنم ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 103-102۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تم سے یہ چاہتا ہے کہ تم پورے مسلمان بنو۔ مسلمان کا لفظ ہی دلالت کرتا ہے کہ انقطاعِ کُلّی ہو یعنی مکمل طور پر خدا کی طرف جھکو۔ یہ نہیں کہ ابھی خدا تعالیٰ کی طرف جھک گئے اور جب دنیا کے فائدے دیکھے تو دنیا کی طرف جھک گئے، خدا بھول گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو مسلمان پیدا کر کے لاانتہا فضل کئے ہیں بشرطیکہ وہ غور کرے اور سمجھے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 304۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ انسان کمزور ہے۔ بعض دفعہ دنیا کی دلچسپیاں اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ انسان دنیا کی طرف زیادہ جھک جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے یا بعض عملوں میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو انسان پوری طرح سامنے نہیں رکھتا۔ حق ادا نہیں کرتا۔ بیوی بچوں کے حق ادا نہیں کئے۔ عائلی مسائل پیدا کر دیئے۔ گھروں میں لڑائیاں ہیں یا اپنے کاروبار میں ایمانداری سے کام نہیں کیا یا کاروبار کی وجہ سے نمازیں چھوڑ دیں یا اور بہت ساری باتیں ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کمزوری سے نکالنے کے لئے بھی انتظام فرمایا ہوا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق دی جو ہمیں بار بار مختلف موقعوں پر راستے سے بھٹکنے سے بچانے کے لئے رہنمائی فرماتے رہتے ہیں۔

پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ایک یہ بھی انتظام فرمایا کہ ان جلسوں کا انعقاد فرمایا جہاں ہم سال میں ایک مرتبہ جمع ہو کر اپنی روحانی بہتری کا سامان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں۔ اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ نسلاً بعد نسلٍ اس بات کو اپنی اولادوں کے دلوں میں بٹھاتے چلے جائیں کہ دنیا کو دین کا خادم بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر چلنے کی کوشش کرو اور اس آخری زمانے میں ہماری اصلاح کے لئے اور ہم پر فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے اس کی

بیعت میں آ کر ہمیشہ اس کی باتوں پر عمل کرنے والے بنے رہیں کہ اسی میں ہماری بقاء ہے۔ اسی میں ہماری نسلوں کی بقاء ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقصد کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔“ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

پس جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو، نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آ سکتی ہے، نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے اور نہ ہی مرتے وقت کی بے چینی دور ہو سکتی ہے۔ یہ ہے وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے یہ سلسلہ قائم فرمایا اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق دی اور جس کے لئے آپ نے بیعت لی اور بیعت کرنے والوں پر اس مقصد کو واضح فرمایا۔ اگر اس مقصد کے حصول کے لئے ہم کوشش نہیں کر رہے تو ہمارے بیعت کے دعوے صرف دعوے ہیں اور حقیقت میں نہ ہی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچانا ہے، نہ ہی آپ کو مانا ہے، نہ ہی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

شروع میں جب جلسوں کا آغاز ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ پتہ چلا کہ جلسے کے مقصد کو لوگ پورا نہیں کر رہے تو آپ نے بڑی سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس سال مَیں جلسہ کا انعقاد نہیں کروں گا اور اُس سال جلسہ منعقد نہیں ہوا۔ اور اس کے ملتوی کرنے کا جو اعلان آپ نے فرمایا وہ ایسا ہے کہ ہر مخلص کو آج بھی بے چین کرنے والا ہے اور بے چین کرنے والا ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ”اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پھر فرمایا ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیّت اور حُسنِ ثمرات پر موقوف ہے، ورنہ بغیر اس کے ہیچ۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) اگر نیت صحیح نہیں اور اچھے پھل نہیں حاصل ہو رہے۔ وہ مقصد حاصل نہیں ہو رہا جس کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا ہے تو پھر بالکل ہیچ ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

یہ جو آپ نے فرمایا کہ بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ یہ کس کی ملاقاتیں ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقاتیں ہیں۔ پس اگر ایسے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں اپنی کچھ کمزوریوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی کا مورد بنے تو آجکل تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے ہم کتنے ہیں اور ہماری کیا حالت ہے جو اس زُمرہ میں آتے ہیں۔ ان لوگوں میں آتے ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر وہ معیار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں تو پھر ہم جلسہ میں شامل ہونے کے حق دار بھی نہیں ہیں۔ یا یہ دیکھیں کہ ہم حق دار ہیں بھی کہ نہیں؟ یا صرف اس لئے کہ پیدائشی احمدی ہیں یا پرانے احمدی ہو گئے، کئی سالوں سے بیعت کر کے یا بزرگ آباؤ اجداد کی اولاد ہیں اس لئے شامل ہو رہے ہیں تو پھر وہ مقصد پورا نہیں کر رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ یا اس نیت سے نہیں آئے کہ ہم نے یہ مقصد حاصل کرنے کی اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کوشش کرنی ہے یا کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں تو پھر اگر یہ نہیں تو پھر جلسوں پر آنا ایک میلے پر آنا ہی ہے۔ پس اس بات سے ہر مخلص احمدی کے دل میں ایک فکر پیدا ہونی چاہئے۔ اب تو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے جلسے ہوتے ہیں بعض میں مَیں شامل ہوتا ہوں۔ بعض پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے شرکت ہو جاتی ہے۔ یورپ کے بعض جلسوں میں آپ میں سے بہت سے شامل ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں جو کئی جلسوں میں شامل ہوئے۔ یُوکے کے جلسہ کے بعد جرمنی کے جلسہ میں بہت سے شامل ہو کر آئے ہیں اور ہر جلسہ پر جلسہ کے مقاصد اور دینی علمی اور روحانی ترقی کی باتیں ہوتی ہیں اور تقاریر ہوتی ہیں اور بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ایک خاص ماحول تھا اس میں روحانیت کے نظارے ہم نے دیکھے۔ آپس میں بہت پیار اور بھائی چارے کے نظارے ہم نے دیکھے۔ لوگ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بعض مہمان گئے ہوئے تھے وہ بھی یہ ماحول دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے۔ پس ان باتوں کی وجہ سے اور ایک سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہونے کی وجہ سے ایک انقلاب ہماری حالتوں میں آ جانا چاہئے۔ کہاں تو وہ زمانہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ سال میں ایک دفعہ جلسہ میں شامل ہوں تا کہ تمہارے اندر ایسی پاک تبدیلی ہو کر سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف ایک خاص توجہ پیدا ہو۔ اور کجا اب یہ حالت ہے کہ بعض لوگ سال میں ایک سے زائد جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ پس جائزہ لیں کہ پھر ایسے حالات میں کیسا انقلاب آ جانا چاہئے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک ملاقات ہی کئی جلسوں پر بھاری تھی اور آپ سے مل کے ایک انقلاب آ جاتا تھا۔ بہرحال نبی کا ایک مقام ہوتا ہے۔ لیکن اب مسلسل کئی جلسوں کو دیکھنا اور شامل ہونا کچھ تو پاک تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہونا چاہئے۔ باتیں تو اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی بیان کی جاتی ہیں۔ الفاظ تو آپ علیہ السلام کے ہی بیان کئے جا رہے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں اور باتیں ہیں جو مختلف تقریروں میں بیان کی جاتی ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے کلام کی تفسیریں بیان کی جاتی ہیں۔ تو اگر انسان کا ارادہ ہو اور نیک نیت ہو تو پاک تبدیلی کے سامان اب بھی موجود ہیں۔ خلیفہ وقت آپ سے کچھ کہتا ہے تو وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی میں ہی کہتا ہے۔ خلافت کے جاری رہنے اور اس کے ساتھ منسلک ہو کر آپ علیہ السلام کی برکات کا تسلسل قائم رہنے کی خوشخبری بھی تو اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی دی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ان برکات کے یعنی خلافت کی برکات کے جاری رہنے کا وعدہ تمہاری نسبت ہے۔ پس اس لحاظ سے آج مَیں اس موقع سے اس مضمون سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایم ٹی اے سننے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔

پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے۔ وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم ٹی اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں، دیکھا کریں، جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بھی تو ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ حد تک اس محرومی کا مداوا کرنے کے لئے پھر کھول دیا۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم ٹی اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دُور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ لوگ جو اَب یورپ میں آ گئے ہیں آپ کو میں کہتا ہوں کہ آپ تو جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں اور بعض سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہاں آنے والے احمدیوں کو تو جیسا کہ مَیں نے کہا ایک انقلاب اپنی حالتوں میں پیدا کر لینا چاہئے۔ یہ ٹریننگ کیمپ جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے اس میں آنے کا فائدہ تو تبھی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کے مطابق دنیا کو اپنا خادم بنا کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بنیں۔ یہاں آ کر جلسہ کی کارروائی کو غور سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے تا کہ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کر سکیں۔

جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔“ یہ فقرہ جو آپ نے فرمایا ”یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے“ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ معمولی فقرہ نہیں، غور کرنے والا فقرہ ہے کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ ”اس میں سستی اور غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتیجے پیدا کرتی ہے۔“ فرماتے ہیں کہ ”جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔“

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 143-142۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ نے یہ ان لوگوں کو تنبیہ فرمائی جو جلسہ میں رہتے ہوئے، جلسہ میں شامل ہونے کے باوجود جلسہ سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ نعرہ تکبیر تو بڑے زور سے لگاتے ہیں، بڑا بلند کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا یہ اعلان اور نعرہ چند لمحوں کے بعد ہی دل و دماغ سے غائب ہو جاتا ہے۔ پس ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کہیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ان لوگوں میں تو شامل نہیں جن کو جلسہ کوئی فائدہ نہیں دے رہا۔

پس جب یہاں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں تو ہر شامل ہونے والا جلسہ کی تمام کارروائی میں شامل ہو۔ صبر اور تحمل سے بیٹھے اور تمام تقاریر سنے اور جو باتیں بیان ہوئی ہوں ان سے علمی اور عملی فائدہ حاصل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقاریر سننے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اُس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا“۔ صرف مقرر کی جو تقریر ہے، لسّانی ہے اس پر میں راضی نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ”مَیں تو یہی پسند کرتا

ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے‘‘۔ یہی میری طبیعت چاہتی ہے’’ کہ جو کام ہو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو‘‘۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 398-399۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) ’’مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے‘‘۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 401۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اخلاص نہیں ہے صرف ظاہری باتیں ہیں مقرروں کی تقریروں کی لسّانیاں ہیں اور سننے والے صرف حظ اٹھا رہے ہیں ان میں اخلاص نہیں ہے۔

پس یہ ہے آپ کی طبعی پسند۔ یہ ہے آپ کی خواہش اپنے ماننے والوں کے لئے کہ وقتی طور پر تقریروں کے اور مقرر کے جوش سے کوئی متاثر نہ ہو بلکہ نفس مضمون کو سمجھ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اگر صرف تقریروں کو سننا اور جلسہ گاہ سے باہر آ کر اس کو بھلا دینا ہے تو یہ ترقی نہیں بلکہ تنزل کی طرف لے جانے والی باتیں ہیں اور مسلمانوں کی آجکل جو ذلت اور تنزل کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ بڑے بڑے مقررین کی تقریریں تو سن لیتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ عمل بالکل نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ ہے ہی نہیں۔ اور جس قوم میں عمل نہ ہو وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ دنیا میں آج مسلمانوں کی جو حالت ہے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ صرف باتیں ہیں اور عمل نہیں۔ اگر عمل ہوتا تو آج یہ حالت نہ ہوتی۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے مانا ہے تو اس لئے کہ وہ کمزوریاں جو مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں ان کو دُور کیا جائے ورنہ بے فائدہ ہے۔ ہم ایک طرف تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لے کر آنا ہے دوسری طرف دنیا ہم پر غالب ہو رہی ہو اور جلسہ اور جلسہ پر آنا بھی صرف اس لئے ہو کہ کچھ دوستوں کو مل لیں گے اور کچھ جلسہ سن لیں گے۔ دوستوں کو ملنا بھی اچھی بات ہے لیکن جلسہ کا یہ ایک ضمنی فائدہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے اور ضمنی فائدہ بھی بلا مقصد نہیں ہے بلکہ اس لئے آپ نے فرمایا کہ تعلق اخوّت اور مودّت پیدا ہو۔ احمدیوں کا آپس میں بھائی چارہ اور پیار پیدا ہو۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو اور جماعت کی مضبوطی اور ایک ہونے کا نظارہ ہر جگہ نظر آئے۔

پس یہاں آنے کے اصل مقصد کو اپنے سامنے رکھیں۔ جو جلسہ سننا اور ان باتوں پر عمل کرنا ہے ان کو یہاں سنیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ کی برکات سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور اپنے قول اور عمل سے دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانے والے ہوں۔ دنیا ہمیشہ ہر احمدی کے لئے ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہو اور اصل مقصد اور مدّعا دین ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حقیقت کو جو سمجھ جائے وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والا بن جاتا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بن جاتا ہے یا بن سکتا ہے۔ امن، پیار اور محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنے والا بن سکتا ہے اور اس چیز کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ دنیا میں جو افراتفری ہے اس کو اگر دور کرنا ہے تو صرف اسی صورت میں کہ ہم دنیا کو اپنے خدا کو پہچاننے کی طرف لے کر آئیں، مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف لے کر آئیں اور آج یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو توجہ کرنی چاہئے۔

جلسہ کے لحاظ سے بعض انتظامی باتیں بھی کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جگہ جو جلسہ کے لئے لی گئی ہے اس کے ماحول میں خیال رکھیں، نہ انتظامیہ کو کوئی تکلیف ہو، نہ باہر نکلتے ہوئے سڑکوں پر ہمسایوں کو تکلیف ہو۔ اس بات کو بہرحال یقینی بنانا چاہئے۔ غیر مسلموں کو تبھی اسلام کا صحیح پتہ چلے گا جب ان پر یہ اظہار ہو گا کہ احمدی کس طرح ہمسایوں کا بھی خیال رکھنے والے ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور باوجود اتنی تعداد ہونے کے کسی قسم کی پریشانی کا باعث نہیں بن رہے۔ بلکہ جلسہ کی انتظامیہ بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھے اور انتظامات کرنے چاہئیں۔ گو یہ تعداد بعض ملکوں کے جلسوں کے لحاظ سے تو معمولی ہے بلکہ بعض جگہ جہاں جماعتیں زیادہ ہیں وہاں تو خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی تعداد بھی اس سے زیادہ ہوتی ہے لیکن اس ملک کے لحاظ سے، یہاں کی تعداد کے لحاظ سے، یہاں کی انتظامیہ کے انتظامات کے لحاظ سے یہ اس وقت کافی بڑی تعداد ہے۔ پھر جلسہ کے دنوں میں جو اصل مقصد ہے دعاؤں کا اس کو بھی سامنے رکھیں۔ درود پڑھتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر کریں۔ نمازوں کے اوقات میں بھی یہاں اگر نمازیں ہو رہی ہیں یا مشن ہاؤس میں نمازیں ہو رہی ہیں تو وقت پر آئیں۔ اور دو دن سے خاص طور پر نوٹ کر رہا ہوں کہ لوگ مشن ہاؤس میں لیٹ آتے ہیں اور پھر جلدی جلدی چل کر جب آتے ہیں تو لکڑی کے فرش کی وجہ سے شور پیدا ہوتا ہے، آواز پیدا ہوتی ہے۔ تو پہلے آ کر بیٹھا کریں تا کہ دوسروں کی نمازیں ڈسٹرب نہ ہوں۔ جلسہ کی تقریروں کو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ غور سے سنیں اور اس کے لئے یہ باقاعدہ انتظام رکھیں کہ جلسہ کے وقت میں ہر پروگرام میں شامل ہونا ہے اور تقریریں سننی ہیں۔ اسی طرح پھر آپ اپنے بچوں کی اور اگلی نسلوں کی تربیت کر سکتے ہیں۔ ان میں یہ احساس پیدا کر سکتے ہیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے اور ہم نے جلسے کی تقریروں کو سننا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی خاص خیال رکھیں۔ جلسوں میں بھی آپس میں بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کچھ پرانی رنجشیں لوگوں کی چل رہی ہوتی ہیں اور جب اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ ابھر کے سامنے آ جاتی ہیں اس لئے اس ماحول کو اس لحاظ سے بالکل پاک صاف رکھیں۔ کسی بھی قسم کی کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی طرح بھی ایک دوسرے کے لئے دل آزاری کا باعث بنے اور اس کی وجہ سے پھر لوگوں میں بھی غلط تاثر قائم ہو۔ مجھے نہیں پتہ کہ انتظامیہ نے تعداد کو مدّنظر رکھتے ہوئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا ہے کہ نہیں۔ بہرحال کیا ہو گا۔ اگر اس میں کوئی کمی بیشی بھی ہو جائے تو صبر کا نمونہ دکھائیں انشاء اللہ تعالیٰ انتظامات ہو جائیں گے۔ انتظامیہ کو تھوڑا سا وقت بھی دیں۔ ان کے لئے تو یہ میرا خیال ہے کافی سالوں کے بعد پہلا موقع ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے لئے انتظامات کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہرحال ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا سب لوگ ان جلسے کے دنوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں۔ نمازوں کی طرف بھی توجہ رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا بھی اللہ تعالیٰ آپ کو وارث بنائے۔

☆...☆...☆

بقیہ رپورٹ: **حضور انور کا دورۂ جرمنی 2018ء**

.........................از صفحہ نمبر 20

خاتون نے ایشین لوگوں پر مشتمل اتنے بڑے قافلے کو دیکھ کر اپنی پریشانی اور تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ تو امیر صاحب جرمنی نے اس کو بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کا تعارف کروایا تھا اور اُس کے تحفظات کو دور کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں امیر صاحب جرمنی سے دریافت فرمایا کہ اس کے کیا تحفظات تھے۔ تو اس پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ وہ زیادہ تعداد میں ایشین لوگوں کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی کہ آجکل بعض ایشین گروپس کی طرف سے انتہا پسندی منسوب کی جاتی ہے۔ لیکن جب اس کو جماعت کا اور حضور انور کا تعارف کروایا تو اُس کی تسلی ہوئی اور وہ پوری طرح مطمئن ہو گئی۔

اسی پارکنگ ایریا میں ایک سکھ نوجوان اپنے بیٹے کے ساتھ کھڑے تھے۔ جب انہوں نے حضور انور کو دیکھا تو حضور انور کے بارہ میں دریافت کیا۔ جب اسے بتایا گیا کہ حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں اور قادیان ہمارا مرکز ہے تو اس پر اس کی دلچسپی بڑھی اور کہنے لگا کہ میں امرتسر کا رہنے والا ہوں اور قادیان تو ہمارے قریب ہے اور میں قادیان اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں جانتا ہوں۔ اُس نے حضور انور سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن انتظامیہ کی طرف سے کسی وجہ سے ملاقات نہ کروائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سکھ نوجوان کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ امرتسر کا رہنے والا تھا اور حضور انور کو دیکھ کر حضور سے ملنے کی خواہش رکھتا تھا۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا تو پھر اُسے ملنے دینا تھا وہ مصافحہ کر لیتا اور تصویر بنوا لیتا۔ اُدھر ہی مل لیتا تو کیا حرج تھا۔ اُسے ملا دینا تھا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3 ستمبر 2018ء بروز سوموار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 204 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ اور ان میں سے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ خصوصاً جو احباب Hannover سے آئے تھے وہ 350 کلومیٹر اور جو Vechta سے یہاں پہنچے تھے وہ 370 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ جبکہ Jesteburg سے آنے والے 450 کلومیٹر برلن (Berlin) سے آنے والے 530 اور Pinneburg سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں اور پھر اتنا ہی سفر طے کر کے واپس اپنے گھروں کو جائیں گے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل مکرم خواجہ وحید احمد صاحب آف جماعت لمبرگ کی نماز جنازہ حاضر اور درج ذیل چھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم خواجہ وحید احمد صاحب آف جماعت لمبرگ

(Limburg) نے 29؍اگست کو بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم خواجہ حمید احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 45 سال تھی۔ مرحوم جماعت کے ساتھ تعاون کرنے والے تھے۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور چندہ جات بھی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی والدہ، اہلیہ اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نعیم احمد صاحب ناصر (ہیڈ کلرک فضل عمر ہسپتال۔ربوہ)

17اگست 2018ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جوانی سے ہی نیک، تقویٰ شعار، مالی قربانی میں پیش پیش، غریب پرور، صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ واقف زندگی تو نہ تھے لیکن اس کے باوجود ساری زندگی دین کے کاموں کے لئے وقف رکھی۔ اپنا کام محنت، لگن، ایمانداری اور وقت پر کیا کرتے تھے۔ درثمین، کلام محمود کے اشعار اکثر گنگناتے رہتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (زوجہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید)

کچھ عرصہ علالت کے بعد مورخہ 24 اگست کو جرمنی میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت امّاں جان اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت کرنے کی سعادت عطا کی۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر 50 سال تھی۔ اپنی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام بیٹے جرمنی کی مختلف جماعتوں میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ کے بیٹے مکرم منیر الدین طارق صاحب صدر حلقہ Gross Gerau ہیں۔

(3) مکرم شیخ امتیاز احمد اقبال صاحب

11/اگست کو پکنک کے موقع پر دریا میں نہانے کے دوران دوسروں کو بچاتے ہوئے ڈوب کر فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 39 سال تھی۔ مرحوم اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نہایت ذہین وفطین تھے۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہر دلعزیز اور دوسروں کی بے لوث خدمت کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدہ، دو بھائی، ایک بہن، اہلیہ اور تین چھوٹے بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے چچازاد بھائی مکرم اطہر سہیل صاحب مربی سلسلہ جرمنی ہیں۔

(4) مکرم طاہر مجید رانا صاحب

مورخہ 4/اپریل 2018ء کو Düsseldorf, Germany میں 45 سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ بطور خاص مقامی طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ ضیافت میں خدمت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے والد کے علاوہ اہلیہ اور تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر فاخر عزیز رانا صاحب آف کاسل ہیں۔

5) مکرم محمد ریاض بھٹی صاحب

مورخہ 21 جولائی کو 62 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم تقریباً چالیس سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بیٹے مکرم آفاق بھٹی صاحب آف Weinstadt ہیں۔

6) عزیزم ولید احمد ابن مکرم افتخار علی صاحب (ملائیشیا)

7اگست 2018ء کو سکول سے واپسی پر گھر میں پڑے ایسڈ کو غلطی سے مشروب سمجھ کر پینے کی وجہ سے بقضائے الٰہی 9 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت خوبصورت، معصوم Active اور Intelligent بچہ تھا۔ پاکستان اور ملائشیا کی ٹیچرز پڑھائی اور دیگر سرگرمیوں کے حوالے سے اس کی بہت تعریف کرتی تھیں۔ مقابلہ جات اور جماعتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتا تھا اور اکثر پوزیشن حاصل کیا کرتا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 187 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کے پروگرام میں ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 42 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد اُن لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں خلیفۃ المسیح سے پہلی بار ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں خوشی ومسرت کے جذبات سے بھرا ہوا تھا۔

کراچی سے آنے والے ایک دوست کہنے لگے کہ میں کچھ کہنے کی طاقت نہیں پاتا۔ بس اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ آج ہمارا زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔

ضلع سیالکوٹ سے آنے والے ایک دوست نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جو دیکھا وہ بیان نہیں کر سکتا۔ مجھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ فرشتوں کی ایک فوج حضور انور کے پیچھے کھڑی ہے۔ ہماری زندگی کا ایک خواب تھا جو آج پورا ہو گیا۔

فیصل آباد سے آنے والے ایک دوست جو یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں اور پہلی بار حضور انور کو مل رہے تھے کہنے لگے کہ ملاقات کر کے دل کو جو تسکین ملی ہے وہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ ہماری زندگی کی ایک خواہش تھی جو آج پوری ہو گئی ہے۔

سیالکوٹ سے آنے ولی ایک فیملی جس نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا کہنے لگے کہ ہمیں تو ایک خواب سا لگ رہا تھا۔ یقین نہیں آ رہا تھا۔ جب ہم ملاقات کے لئے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے تو اس وقت بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ حضور اس دفتر میں ہمارے اتنے قریب موجود ہیں پھر ہم کچھ دیر کے بعد حضور کے سامنے تھے۔ پھر ہمیں اتنا پیار ملا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

ملاقات کر کے باہر آنے والی ہر فیملی کے اپنے جذبات تھے۔ بعضوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور بہتوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان میں تو ہم حضور انور کو TV پر ہی دیکھتے تھے آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ اور ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم نے حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور چند لمحات حضور انور کے قرب کے نصیب ہو گئے ہیں۔ ہر ایک کے یہی جذبات تھے اور یہی کیفیات تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 27 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

لڑکے

عزیزم مشہود احمد نوفل، سرمد احمد، صبیح احمد، عزیز بٹ، منیف نعمان، عاکف احمد، ثمر یلاش احمد، اطہر محمود، جاذب احمد خان، حماد احمد، عاشر احمد، آرون عزیز چھینہ، نفیس احمد، کظیم احمد چیمہ، ساحل اظہر، اطہر احمد طاہر، ذیشان احمد سلیمان، نور الدین ضیاء، عبد الریان ملک۔

لڑکیاں

عزیزہ فضّہ طارق، تاشفہ شاہد احمد، ابیحہ احمد، علیشہ ایمن احمد، کاشفہ ارسلان، سبیکہ سلطان، بریرہ ناصر، سوہا احسان۔

ایک بچے سے صحیح طرح پڑھا نہیں گیا۔ اس پر حضور انور نے انتظامیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بچوں سے پہلے سُن لیا کریں۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

. . . .

4 ستمبر 2018ء بروز منگل

. . . .

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ بذریعہ Fax اور ای میل خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جو خطوط جرمن زبان میں ہوتے ہیں ان کا ترجمہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ حضور انور ان تمام خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے ہجرت کر کے آنے والی خواتین کی اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے لجنہ ہال میں تشریف لائے جہاں پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے ہجرت کر کے آنے والی خواتین نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی بڑی تعداد کا تعلق پاکستان سے تھا۔ اس کے علاوہ کولمبیا، آسٹریا اور فرانس سے آنے والی خواتین بھی شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کتنی تعداد ہے؟ اس پر صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ 65 ممبرات موجود ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ پاکستان سے آنے والی خواتین نے اپنے حالات بیان کئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر ممبر سے فرداً فرداً استفسار فرمایا کہ خاوند اور بچّے پیچھے ہیں؟ بچوں کو، خاوند کو کیوں پیچھے چھوڑا ہے؟

ایک خاتون نے عرض کیا کہ ان کے خاوند اور بچّے ابھی پاکستان میں ہیں۔ ماں باپ یہاں جرمنی میں مقیم ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ماں باپ کی محبت بچوں کی محبت پر غالب آ گئی۔

بعض خواتین نے اپنے مسائل اور پریشانیوں کا ذکر کیا تو اس پر حضور انور نے فرمایا: ’’تو یہ سب کچھ سوچ کر آنا تھا۔‘‘

تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے ان بچیوں سے دریافت فرمایا کہ شادی ہوئی ہے کہ نہیں؟ حضور انور نے فرمایا: میں دعا کرتا ہوں کہ جن کی شادیاں نہیں ہوئیں ان کی شادی ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب ممبرات سے دریافت فرمایا کہ کیا اُن کے مقامی لجنہ سے روابط ہیں؟

حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ ایسی ممبرات کے پاس مقامی لجنہ کو ہر ہفتہ جانا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کیسے رہتی ہیں، احمدیت پر قائم بھی ہیں کہ نہیں۔

ایک عمر رسیدہ پاکستانی خاتون نے جو اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر ہیں۔ پنجابی میں بات کی اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخوات کی کہ ان کے بھائی پاکستان میں ہیں۔ تو حضور انور نے پنجابی زبان میں فرمایا : ’’ٹھیک ہے، ادھر بیٹے ہیں ناں، بیٹے کول ہی رہو‘‘۔

کولمبین نژاد نو مبایع خاتون نے بتایا کہ وہ چار سال سے جرمنی میں مقیم ہیں اور انہوں نے جنوری 2018ء میں بیعت کی ہے اور وہ یہاں اکیلی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ بیعت کے بعد ہمیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے اور آگے بھی بتانا چاہئے، تو میں اپنی فیملی کو کیسے بتا سکتی ہوں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جتنا بتا سکتی ہیں بتاتی رہیں۔

ایک خاتون جنہیں ڈاکٹرز نے رِحم کا کینسر تشخیص کیا ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ کیموتھراپی کے بعد سُچّی بوٹی استعمال کریں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس پر بعض خواتین نے حضور انور کی خدمت میں تبرک کے لئے درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحبہ لجنہ کو چاکلیٹس دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان سب میں تقسیم کر دیں۔ ملاقات کا یہ پروگرام بارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 147/افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 34 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والی ایک فیملی نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ بعض احباب اور فیملیز چار صد سے پانچ صد کلومیٹر کے بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر

بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے بعض بچیاں تو چاکلیٹ استعمال کرنے کے بعد اس کا cover بھی سنبھال کر رکھتی ہیں اور بڑے بچے اور طلباء اپنا قلم سنبھال کر رکھتے ہیں کہ یہ اُن کی زندگی بھر کے لئے ایک یادگار تحفہ ہے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں پچاس فیملیز کے 173 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 39 مختلف جماعتوں سے بیت السبوح پہنچی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کی سعادت کے حصول کے لئے پہنچے تھے۔ Bocholt، Bielefeld اور Ahaus کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز 300 کلومیٹر اور Chemnitz کی جماعت سے آنے والے چارصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

جرمنی کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ بورکینا فاسو، غانا، بینن، کینیڈا اور آسٹریا سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔

ایک دوست رضوان احمد صاحب اور ان کی فیملی نے بیان کیا کہ ہماری زندگی میں حضور انور سے یہ ہماری پہلی ملاقات تھی۔ ہم پہلے حضور انور کو صرف TV پر دیکھا کرتے تھے۔ آج اپنے انتہائی قریب دیکھا ہے اور حضور انور سے باتیں کی ہیں۔ حضور انور کے چہرہ پر ایک نور تھا۔ ایک روشنی تھی جس سے کمرہ بھرا ہوا تھا۔ ہم آج بہت خوش قسمت ہیں کہ اپنے آقا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔

احمد لقمان صاحب اور ان کی فیملی نے بیان کیا کہ ہم نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے بہت دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت نصیب کرے۔ آج ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور ہمیں ملاقات کا شرف عطا ہوا۔ ہمیں اس قدر خوشی ہے کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ سارے احمدیوں کو حضور انور سے ملاقات کی سعادت نصیب کرے۔

ایک دوست بھٹی صاحب نے بیان کیا کہ میری حضور انور سے یہ دوسری ملاقات تھی جب کہ ان کی اہلیہ اور بچوں کی پہلی ملاقات تھی۔ ان کی اہلیہ بتانے لگیں کہ ہماری یہ پہلی ملاقات تھی۔ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ حضور انور کے پُرنور چہرے پر ہماری نظر ٹھہر نہیں رہی تھی۔ میں حضور کو دیکھتی جا رہی تھی۔ میرا نظر ہٹانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ بس آج خلیفۂ وقت کا چہرہ دیکھ کر میرے بچے اور ہم بہت زیادہ خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

آج اپنی زندگی میں پہلی بار ملاقات کرنے والے یہ سبھی لوگ بہت زیادہ خوش تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا تھا کہ انہیں اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار نصیب ہوا۔ انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت و سکون میں بدل گئیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

بعد ازاں آٹھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

لڑکے

عزیزم اوصاف احمد، حمزہ اسد، خرم احمد، انس احمد گھمن، عبدالاحد کاہلوں، کامران احمد عابد، عالیان احمد، عمال رانا، آیان رانا، حمزہ ورک، زایان کاشف ندیم، خالد محمود، ولید احمد، سلمان احمد فاتح، محمد طلحہ احسان، فوزان احمد اعجاز، آیان زمان۔

لڑکیاں

عزیزہ انوشہ رحمان آرائیں، ایشال بشریٰ احمد، علینہ محمود، ملیحہ شہزاد، سدرہ حلیم، کاشفہ چوہدری، عنایہ نوین ورک، لفتہ مرزا، یُمنیٰ سلیم، باسمہ طارق، علینہ محمود۔

تقریب آمین میں شرکت کرنے والے یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی مختلف 23 جماعتوں سے آئے تھے۔ بعضوں نے تو بہت لمبا سفر طے کیا Kiel جماعت سے آنے والے بچے 670 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

... ...

5 ستمبر 2018ء بروز بدھ

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پاکستان سے جرمنی ہجرت کرنے والے احباب کی اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں دورانِ سال مختلف ذرائع سے پاکستان سے جرمنی پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان نوجوانوں کی مجموعی تعداد 370 تھی اور یہ جرمنی کی مختلف 123 جماعتوں اور علاقوں سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ آج یہ سب اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی ملک میں ظالمانہ قوانین اور اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے تھے اور اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں دبائے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، ہجرت کر کے اس ملک میں آبسے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بعض سے پوچھا کہ کہاں سے، کس جماعت سے آئے ہیں۔ یہ نوجوان بھی اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور سے بات کرنے کی سعادت پاتے۔

یہ سب لوگ آج کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ ان کے غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ملاقات کی سعادت پانے کے بعد جب یہ نوجوان مسجد کے ہال سے باہر آتے تو ان کے دلوں کی عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ اکثر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

ضلع بہاولنگر مجلس 116 مُراد سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ میں نے حضور انور کا دیدار کیا۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ مجھے اندر سے سکون ملا ہے۔ آج تک ایسا سکون نہیں ملا تھا۔ جو سعادت مجھے آج ملی ہے میں اس پر جتنا بھی خدا کا شکر کروں کم ہے۔

ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان رو رہے تھے۔ کہنے لگے کہ یہ لمحات میرے لئے ناقابل بیان ہیں۔ مجھے آج ذہنی سکون ملا ہے۔ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ میں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھ لیا ہے اور اپنا ہاتھ حضور انور کے ہاتھ سے ملایا ہے۔

لاہور سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔ جس گھڑی کا میں اپنی زندگی میں بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا وہ آج آ گئی۔ پھر روتے ہوئے کہنے لگے کہ اب نمعلوم دوبارہ کب آئے گی۔

ربوہ سے آنے والے ایک دوست کہنے لگے کہ میں ربوہ سے اسی لئے نکلا تھا۔ میرا اصل مقصد یہی تھا کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات کرنی تھی۔ آج وہ مقصد پورا ہو گیا اب مجھے زندگی کی پرواہ نہیں۔ میں نے اپنی مراد پالی ہے۔

ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں بڑے عرصہ سے دعائیں کر رہا تھا کہ میری زندگی میں وہ دن کب آئے گا جب میں بھی حضور انور سے ملوں گا۔ آج میں کتنا خوش قسمت انسان ہوں کہ اللہ کے فضل سے وہ دن آ گیا اور میں نے حضور انور سے مصافحہ کیا۔ حضور کا دیدار کیا اور حضور سے بات بھی کی۔

سیالکوٹ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ مجھے ملاقات کے لئے ایک خواب آئی تھی آج وہ پوری ہوگئی۔ اس وقت میری ایسی کیفیت ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ملاقات سے قبل میں نے اپنے بچوں کو فون کر کے بتایا تھا کہ میں آج حضور سے مل رہا ہوں تو انہوں نے یہی کہا کہ حضور کی خدمت میں ہمارے لئے یہ دعا کی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک بنائے اور دین کی خدمت کی توفیق دے۔

فیصل آباد سے آنے والے ایک نوجوان نے کہا کہ ہم تو حضور انور کے دیدار کے لئے ترسے ہوئے تھے۔ آج پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ میری برسوں کی پیاس بجھی ہے۔

ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان جو پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں کہنے لگے کہ حضور سے ملاقات کر کے ایسا لگا کہ میں اس دنیا سے کٹ کر دوسری دنیا میں چلا گیا ہوں۔ ایک خواب تھا جو میں نے دیکھا۔ میں نے تو آج جنّت کا نظّارہ دیکھا ہے۔

گوجرانوالہ سے آنے والے ایک نوجوان نے کہا کہ میں نے کبھی اپنی زندگی میں سوچا بھی نہ تھا کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوگی۔ آج میں خوش نصیب ہوں کہ نہ صرف حضور انور کو دیکھا بلکہ مصافحہ کا موقع ملا۔ میں اپنی زندگی میں اس کو بہت غنیمت سمجھتا ہوں۔

نارووال سے آنے والے نوجوان کہنے لگے کہ ابھی مجھے ہوش نہیں آ رہا۔ میرے دل کی دھڑکن تیز ہے میں بیان نہیں کر سکتا۔

کراچی اورنگی ٹاؤن سے آنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ آج میں بہت خوش نصیب انسان ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے حضور سے ملاقات اور مصافحہ کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ میں یہ سوچا کرتا تھا کہ شاید زندگی میں خلیفۃ المسیح سے ملاقات میرے نصیب میں نہیں ہے۔ لیکن آج میری خوشی کی انتہا نہیں ہے۔

ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا۔ زندگی کی ایک ہی خواہش تھی جو آج پوری ہوگئی۔ خدا نے جو نور دکھایا ہے وہ کمال کا تھا۔ میں نے ایک روشنی دیکھی ہے۔ میں مزید بیان نہیں کر سکتا۔

منڈی بہاؤالدین سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میرے دل کی خواہش تھی اور میں ہمیشہ یہ دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ یہ مبارک دن لائے اور میں حضور انور سے ملاقات کروں۔ خدا نے آج میری خواہش پوری کر دی ہے اور میری دعا قبول ہوگئی۔ میں نے بہت برکتیں پا لیں۔

ربوہ سے آنے والے ایک خادم نے بیان کیا کہ ربوہ میں ہم ڈیوٹیاں کرتے رہے ہیں۔ آج خدا نے مجھ پر ایک ایسا فضل اور احسان کیا ہے جسے میں کبھی بھلا نہیں سکوں گا۔ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ زندگی میں حضور انور سے ملاقات ہو وہ آج اس مبارک دن پوری ہوگئی ہے۔ خدا کا شکر کرتا ہوں۔

سانگلہ ہل سے آنے والے ایک خادم کہنے لگے کہ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ آج حضور انور سے ملاقات کی میری خواہش پوری ہوگئی ہے۔

ربوہ سے آنے والا ایک نوجوان مسلسل رو رہا تھا۔ کہنے لگا اس وقت میرے لئے بات کرنا مشکل ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو اتنے قریب سے دیکھا ہے اور حضور سے مصافحہ کیا ہے۔ میں پھر دوبارہ ملنا چاہتا ہوں یہ کہہ کر اُس نے پھر رونا شروع کر دیا۔

کُنری (سندھ) سے آنے والے ایک خادم نے کہا۔ میرے پاس کچھ بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ حضور سے ملا ہوں۔ میں مزید کچھ بیان نہیں کر سکتا۔

ربوہ سے آنے والے ایک خادم نے کہا اس وقت میرا دل خوشی سے رو رہا ہے۔ میں نے حضور کا دیدار کیا۔

حضور سے مصافحہ کیا۔ پھر مَیں نے حضور سے بات بھی کی۔ مَیں آج یہاں سے بہت خوشی لے کر جا رہا ہوں۔

اکثر نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس قدر خوشی ہے کہ ہمارے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ ہمارے دل سکون سے بھر گئے ہیں۔ ہم نے وہ کچھ پالیا جس کے بارہ میں کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

آج ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور نوجوانوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ملاقات کا یہ پروگرام سوا بارہ بجے تک جاری رہا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 127 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف جماعتوں سے لمبے سفر طے کر کے ''بیت السبوح فرینکفرٹ'' پہنچی تھیں۔

آج جرمنی کے علاوہ درج ذیل مختلف ممالک سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

Latvia، Chad، آسٹریا، یونان (Greece)، پاکستان، یوگنڈا، سینیگال، تنزانیہ، کینیا، پرتگال، پولینڈ، لتھوانیا (Lithuania) اور بورکینا فاسو۔

ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سکولز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس پروگرام میں 49 فیملیز کے 164 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

جرمنی سے ملاقات کرنے والی یہ فیملیز 35 مختلف شہروں اور جماعتوں سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ خصوصاً ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والی پانچصد کلومیٹر اور برلن (Berlin) سے آنے والی پانچصد پچاس کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

جرمنی کے علاوہ پاکستان، نائیجیریا، فجی (Fiji) اور UAE سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے جہاں اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ وہاں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے بے انتہا برکتیں سمیٹے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے، طلباء اور طالبات نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ راحت و سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سُنی اور آخر پر دعا کروائی۔

لڑکے

عزیزم دانش انعام، لئیق احمد باجوہ، عاقل احمد ارقم، انصر احمد جاوید، مرزا شایان احمد آصف، فراز احمد بٹ، عزیزم فاران طاہر، ادیان احمد، سرمد احمد بھٹّی، ارمان سالک، ہاشم جمیل، رانا سلمان احمد، عزیزم محمد فرید۔

لڑکیاں

عزیزہ تہمینہ مرزا احمد، منیفہ ظفر، انیقہ احمد، انجلی کمار، ہبہ اطہر، میرب بٹ، سلمانہ منہاس، آنیہ احمد، علیزہ صوفیہ احمد، علیشہ احمد، ہانیہ احمد، ناصرہ عرفان، مناہل تصور بٹ، آیون اظہر، امۃ الشافی بھٹی، عنایہ بٹ، سبیکہ احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

... ...

6 ستمبر 2018ء بروز جمعرات

... ...

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور یہاں سے Karlsruhe کے لئے روانگی ہوئی۔

بیت السبوح فرنکفرٹ سے Karlsruhe شہر کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K-Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کُل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصّہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں 18 ہزار سے زائد لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

ان چاروں ہالز سے ملحق مجموعی طور پر 128 بیوت الخلاء ہیں اور بہت سے چھوٹے ہال بھی ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

دو گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سات بجکر پندرہ منٹ پر جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ گاہ پہنچنے سے چند کلومیٹر پہلے پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب جرمنی، افسر جلسہ سالانہ محمد الیاس مجوکہ صاحب، افسر جلسہ گاہ حافظ مظفر عمران صاحب، افسر خدمت خلق حسنات احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

سات بجکر 35 منٹ پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔

نائب افسران جلسہ سالانہ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔

سب سے پہلے حضور انور نے سکیننگ سسٹم کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں MTA انٹرنیشنل شعبہ پروگرامنگ اور Editing میں تشریف لے گئے اور منتظمین سے بعض امور سے متعلق دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مین ہال سے باہر لگی ہوئی مارکی میں قائم ''شعبہ ٹرانسلیشن'' میں تشریف لے گئے جہاں مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور تقاریر کے Live ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہاں ٹرانسلیشن کے اٹھارہ (18) کیبن لگائے گئے ہیں۔ بارہ سے تیرہ زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں کا ترجمہ ہوگا۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ مستورات کے خصوصی سیشن کے لئے مزید پانچ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے اس طرح مجموعی طور پر 18 مختلف زبانوں کے ترجمہ کا انتظام یہاں موجود ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس سٹور کے پاس تشریف لے گئے جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیّا کی جاتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گوشت کی کٹائی کا جائزہ لیا۔ گوشت کی کٹائی مشینوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ حضور انور کی ہدایت پر کارکنان نے گوشت کاٹ کر دکھایا۔ اس گوشت کو ایک معین ٹمپریچر پر محفوظ کرنے کے لئے ایک کنٹینر نما فریزر حاصل کیا گیا ہے جس میں ٹنوں کے حساب سے گوشت رکھا جا سکتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور کھانا پکانے کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ چاول کے علاوہ آلو گوشت اور دال کا سالن پکا ہوا تھا اور ساتھ وہ نان بھی رکھے گئے تھے جو مہمانوں کو دیئے جانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال سے چند لقمے لے کر تناول فرمائے اور اس بات کا جائزہ لیا کہ دونوں سالن صحیح پکے ہوئے ہیں یا نہیں۔ حضور انور نے کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے لئے ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق علیحدہ کھانا تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا بھی جائزہ لیا۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کے لئے کیک کے مختلف حصّے کئے اور ایک ٹکڑا تناول فرمایا۔ بعد ازاں لنگر خانہ کے کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ دس گیارہ سال سے لگائی جا رہی ہے اور وقتاً فوقتاً اس میں بہتری لائی جاتی رہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر خود تیار کی ہے۔ آغاز میں یہ صورت تھی کہ مشین پر دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا۔ لیکن گزشتہ سال سے اس میں یہ بہتری لائی گئی ہے کہ اب یہ بٹن نہیں دبانا پڑتا بلکہ جونہی دیگ صفائی کے لئے رکھی جاتی ہے خود بخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہو جاتا ہے اور دیگ دھلنے کا پراسس مکمل ہونے کے بعد خود بخود باہر آجاتی ہے۔

حضور انور نے معائنہ کے دوران متعلقہ انچارج سے دریافت فرمایا کہ اس مشین میں مزید کوئی اضافہ کیا گیا ہے۔ جس پر انچارج صاحب نے عرض کیا کہ کوئی اضافہ نہیں ہے۔ ویسے کی ویسے ہی ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں تشریف لے آئے اور خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ راستہ کے دونوں اطراف جرمنی کی مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آنے والی فیملیاں اپنے اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور انور ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعض سے حضور انور نے ان کے خیموں کے حوالہ سے گفتگو بھی فرمائی۔ مختلف اطراف سے احباب مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصّہ پرائیویٹ Caravan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ان خیمہ جات اور Caravan کے ارد گرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن، کارڈ چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ امسال پہلی مرتبہ لجنہ کے لئے کھانا کھانے کا انتظام اور ان کے بازار کا انتظام بیرونی کھلے ایریا میں مارکیز لگا کر کیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں موجودہ ہالز میں ان کے جلسہ گاہ کے لئے وسیع جگہ مہیّا ہو گئی ہے۔

حضور انور نے لجنہ کے انتظامات جلسہ کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA سٹوڈیوز اور دیگر متعلقہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اسی احاطہ میں جہاں MTA سٹوڈیوز، کتب کے سٹور اور بک سٹال نیز جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر عارضی طور پر مارکیز لگا کر قائم کئے گئے ہیں وہاں ایک بڑی مارکی لگا کر جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے اس کو جلسہ گاہ کا حصّہ بنایا گیا تھا اور جن کو ہال میں جگہ نہ مل سکے وہ اس مارکی میں بیٹھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر افسر جلسہ سالانہ نے اس مارکی کے حوالہ سے تفصیل بتائی اور بتایا کہ یہاں باقاعدہ ٹیلیویژن رکھ دیئے گئے ہیں تا کہ وہ احباب جو یہاں مارکی میں ہوں جلسہ کی کارروائی دیکھ سکیں۔ اس مارکی کے اردگرد بھی خالی جگہیں ہیں بوقت ضرورت وہ بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور اور سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مختلف میزوں اور سٹینڈز پر بڑی ترتیب کے ساتھ کتب رکھی گئی تھیں تا کہ کتب حاصل کرنے والے احباب بآسانی اپنی مطلوبہ کتب حاصل کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری اشاعت سے دریافت فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل'' کا جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ابھی اس کتاب کا ترجمہ نہیں ہوا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کتاب کا ترجمہ کروا کر شائع کریں۔

بعد ازاں حضور انور اُس حصّہ میں تشریف لے آئے جہاں شعبہ جائیداد، شعبہ تعمیر سو (100) مساجد، شعبہ اجراء کارڈ گرین ایریا، شعبہ تعلیم، شعبہ وصیت، شعبہ رشتہ ناطہ، شعبہ وقف نَو، احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، ہیومینٹی فرسٹ، شعبہ آڈیو، شعبہ وصایا وغیرہ کے دفاتر قائم کئے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ہیومینٹی فرسٹ کا معائنہ فرمایا۔ افریقہ میں استعمال کرنے کے لئے یہاں Gravity Light کا ایک نمونہ رکھا گیا تھا۔ حضور انور نے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے چیئرمین ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے اسے On کر کے دکھایا۔ یہ Light کسی چیز کے ساتھ لٹکائی جاتی ہے۔ ایک طرف سے ایک زنجیر کھینچتے ہیں اور زنجیر کے دوسری طرف کا حصّہ جو اوپر چلا جاتا ہے اور 20 منٹ کے بعد واپس نیچے آتا ہے تو اس دوران 20 منٹ تک یہ Light جلتی رہتی ہے۔ 20 منٹ گزرنے کے بعد پھر زنجیر کھینچ دیں تو اس طرح جتنا عرصہ چاہیں اس Light کو On رکھا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ پرانے زمانہ میں ہوا دینے کے لئے اس طرح پنکھا بنایا ہوتا تھا کہ دونوں پاؤں سے ڈور ہلا کر اس کو چلاتے تھے۔ اب آپ نے جس طرح یہ Light تیار کی ہے اس طرح کوئی ایسا پنکھا بھی بنائیں جو اس طرح مہیّا کردہ انرجی سے چلے۔

ہیومینٹی فرسٹ والوں نے ایک ''ایمرجینسی کِٹ'' تیار کی ہے جس میں تمام ایسا بنیادی سامان مہیّا ہے جس سے ایک انسان دو ہفتہ کے لئے Survive کر سکتا ہے۔ اس کِٹ میں کھانے پینے کا سامان، رات سونے کے لئے بستر، ٹارچ، چھوٹا ریڈیو، اسی طرح بنیادی ضرورت کا سامان موجود ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت باقاعدہ رقم ادا کر کے یہ کِٹ بھی خریدی اور اس کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ نے جو مختلف اشیاء تیار کی ہوئی ہیں ان کا ایک ایک سیمپل خریدا۔

یہاں معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

تمام ناظمین اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعداد 13 ہے۔ ناظمین کی تعداد 71 ہے، نائب ناظمین کی تعداد 186 ہے۔ جب کہ منتظمین کی تعداد 339 ہے اور معاونین کی تعداد 5856 ہے۔ دو صد اطفال اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر 6769 مرد حضرات اور بچے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم انیق احمد صاحب نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو اور جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور بر موقع معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کی تیاری کے لئے گزشتہ کئی دنوں سے یہاں کام ہو رہا ہے۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کی اور باقی شعبوں کی بھی جو رپورٹس مجھے ملی ہیں اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پاکستان سے جو نئے لوگ آنے والے ہیں، انہوں نے بھی جلسہ کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور بے لوث ہو کر انہوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جو پہلے کام کرنے والے ہیں وہ تو ساتھ کام کر ہی رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اہلیت کو بھی بڑھائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک جلسہ کے انتظامات کا تعلق ہے ہر سال کچھ نہ کچھ بہتری اس میں ہوتی ہے۔ گزشتہ سال کی کمیوں کی طرف نظر رکھی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سال بھی جو انتظامات کئے گئے ہیں ان میں بہتری کی طرف توجہ دی گئی ہوگی۔ اور اب تک جو میں نے دیکھا ہے تو میرا خیال ہے کہ بہتری کی کوشش کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سال ایک بات کی شکایت لوگوں کی طرف سے آرہی ہے اور اس شعبہ کے کارکنان کو خاص طور پر اس کو دیکھنا ہوگا کہ پہلے مَیں خطبہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کے لئے اوپر کی منزل پر آخری کونے میں جایا کرتا تھا، اب وہاں نہیں جاؤں گا بلکہ یہاں اسی ہال میں نماز پڑھاؤں گا۔ اس کے لئے انتظامیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ باہر ایک مارکی لگائی گئی ہے جس میں overflow نماز پڑھے گا۔ ان کا خیال ہے کہ سارا overflow اس میں آجائے گا لیکن جو مجھے لکھنے والے ہیں ان کا خیال ہے کہ یہ جگہ تنگ پڑ جائے گی۔ بہرحال، جگہ کا تنگ پڑنا ایک لحاظ سے تو اچھا ہے لیکن انتظامیہ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس وجہ سے کسی قسم کی بدانتظامی نہ ہو۔ اگر وہ جگہ تھوڑی ہے تو اس کے متبادل انتظام پہلے سے ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ وقت پر فوری طور پر انتظام کیا جائے۔ اس لئے اس شعبہ میں کام کرنے والے کارکن، جیسا کہ میں نے کہا اور ان کے نگران اور ان کے افسر اور ناظم پہلے اس بات پر غور کرلیں اور یہ انتظام رکھیں تا کہ وقت پر کسی قسم کا panic نہ ہو اور rush نہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انتظامات میں اور خاص طور پر عورتوں میں toilets وغیرہ کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی اس سال اس میں بہتری ہونی چاہئے۔ اور زیادہ تعداد ہونی چاہئے۔ عورتوں کی ضروریات ہیں اور ان کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں تو اس طرح ان کی ضروریات بہرحال مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں، اس طرف بھی انتظامیہ کو توجہ دینی چاہئے۔ جو افسران ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جو سکیم بنانے والے ہیں ان کو بھی توجہ دینی چاہئے۔ اگر نہیں ہے تو یہ سوچیں کہ بارہ گھنٹے میں یا چوبیس گھنٹے میں کیا انتظام ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو اصل چیز کام کرنے والے کارکنان کی ہے جیسا کے میں نے کہا کہ اب کام کے لحاظ سے تو ہر شعبہ میں کارکنان تربیت یافتہ ہوگئے ہیں، چاہے وہ کھانا پکوانے کا شعبہ ہے یا کھانا کھلانے کا شعبہ ہے، پارکنگ کا شعبہ ہے، سکیورٹی کا شعبہ ہے، یہاں جلسہ گاہ کے اندر جو انتظامات ہیں ان کے شعبے ہیں، باقی دوسرے مختلف شعبہ جات ہیں، مردوں میں بھی عورتوں میں بھی، پلاننگ کے لحاظ سے تو بہت اچھا ہے۔ لیکن پلاننگ اُس وقت کام کرتی ہے یا لوگوں کی تسلی اُس وقت ہوتی ہے جب کام کرنے والے بھی عمدہ رنگ میں اپنے کام کو سرانجام دے رہے ہوں۔ اور ہمارے لئے سب سے بہتر جو ایک خاص خصوصیت ہر ایک کارکن اور رضا کار میں ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ اس نے جب بھی اور جو بھی کام کرنا ہے ہنستے اور مسکراتے چہرہ کے ساتھ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے عموماً یہاں سے بہت سی شکایات آتی ہیں۔ یُوکے میں بھی جلسہ بڑے وسیع پیمانے پر ہوتا ہے، وہاں شکایت آتی ہیں مگر کم۔ یہاں زیادہ شکایات ہیں، اور خاص طور پر عورتوں کی طرف سے بہت شکایات ہیں کہ کھانا کھلانے پر جو ڈیوٹی دینے والی لڑکیاں ہیں ان کے رویّے خاص طور پر بڑی عمر کی عورتوں کے ساتھ اور بچوں والی عورتوں کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ جو چاہے مہمان کہے آپ لوگ جو کارکن ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے رضا کارانہ طور پر پیش کیا ہے آپ کا یہ کام ہے کہ ہنستے مسکراتے چہرہ کے ساتھ یہ کام کریں چاہے جو مرضی بُرا بھلا آپ کو کہتا ہے۔ اگر اب یہ شکایات آئیں، صدر صاحبہ لجنہ بھی نوٹ کرلیں اور ان کی ناظمات بھی نوٹ کرلیں، کہ نہ ناظمات کی طرف سے نہ کارکنات کی طرف سے اس قسم کی کوئی شکایت آنی چاہئے کہ کسی نے کسی کو بداخلاقی سے جواب دیا، رُوکھے پن سے جواب دیا، مسکراتے چہرہ کے ساتھ جواب نہیں دیا۔ ایسی شکایات جو بھی ہوں گی، جس کے بارہ میں بھی ہوں گی آئندہ سے پھر اس کی ڈیوٹی نہ لگائیں۔ اِسی طرح کارکنان بھی خاص خیال رکھیں کوئی شکایت نہیں آنی چاہیے۔ خاص طور پر جو شعبہ جات ہیں، سکیورٹی میں بہرحال بعض دفعہ سنجیدگی اختیار کرنی پڑتی ہے، چیک کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اخلاق کے دائرہ میں رہ کر چیک کریں نہ کے اپنے آپ کو بھی اخلاق سے گرا لیں۔ اسی طرح کھانا کھلانے کا معاملہ ہے، پارکنگ ہے، traffic-control ہے، ہر جگہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہونے چاہئیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ کام سرانجام دینے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جو عمومی رپورٹیں مجھے آئیں، مختلف مہمانوں کی طرف سے بھی اور یُوکے میں رہنے والوں کی طرف سے بھی، کہ یُوکے کے جلسہ سالانہ میں کارکنان نے اور کارکنات نے مسکراتے چہروں کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ اور یہ طرّۂ امتیاز جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا ہے۔ صرف ایک ملک کے خدام کا یا کارکنان کا نہیں۔ اس لئے آپ لوگ یاد رکھیں کہ یہ جو الزام جرمنی کے رضا کاروں پر کچھ سالوں سے لگ رہا ہے اور مجھے مستقل شکایات آرہی ہیں، یہ اس سال نہ لگے کہ کسی بھی کارکن لڑکی نے یا عورت نے یا مرد نے یا لڑکے نے کسی بھی قسم کی بداخلاقی کی یا صحیح طرح سے جواب نہیں دیا، یا صحیح رہنمائی نہیں کی یا روکھے پن کا مظاہرہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے تو مسکراتے چہروں کے ساتھ کریں۔ اور اگر طبیعت کے لحاظ سے یہ نہیں کر سکتے تو ڈیوٹی سے معذرت کرلیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور پہلے سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آپ لوگوں کی جو ڈیوٹیاں ہیں وہ ایسی ہوں کہ ہر کوئی آپ کی تعریف کرنے والا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہماری خدمت قبول ہو۔ اب دعا کرلیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور کا خطاب آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائشگاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائش کا معائنہ فرمایا۔

اس تبلیغی نمائش کے ایک حصّہ میں اسلام اور قرآن کریم کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اسلام کے حوالہ سے مختلف عناوین پر مشتمل بارہ بینرز لگائے گئے ہیں۔

☆ اسلام کی تاریخ واقعہ فیل سے لے کر آنحضرت ﷺ کی وفات تک Touch Screen پر ہے۔

☆ نمائش میں قرآن کریم کے 57 تراجم رکھے گئے ہیں۔

☆ علاوہ ازیں جرمن کتب کا ایک سٹینڈ ہے اور ایک سٹینڈ فری جرمن لٹریچر کا بھی ہے۔

☆ بعض تاریخی ڈاکومنٹس بھی اس نمائش میں پیش کئے گئے ہیں۔

☆ ریویو آف ریلیجنز اور 'القلم' پراجیکٹ بھی نمائش کا حصّہ ہے۔

☆ 1923ء سے لے کر 1960ء تک جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ بھی پیش کی گئی ہے۔

اس نمائش کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے آئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصّہ میں ہے۔

(باقی آئندہ).......................

☆...☆...☆

گیمبیا کے بیالیسویں نیشنل جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام۔

مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ وزیر اطلاعات ونشریات اور دیگر کئی معززین کی جلسہ سالانہ میں شرکت اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین

(سید سعید الحسن شاہ۔ مبلغ انچارج دی گیمبیا)

گیمبیا (مغربی افریقہ) ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی اٹھارہ لاکھ کے قریب ہے۔

جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال جلسہ سالانہ مورخہ 27 تا 29 اپریل 2018ء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام پر جاری مسرور سینئر سیکنڈری سکول میں منعقد ہوا۔ ''مسرور سینئر سیکنڈری سکول'' کا سنگ بنیاد ہیومینٹی فرسٹ کے زیر انتظام 2005ء میں رکھا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہوتا ہے۔ سکول کے احاطہ کا رقبہ 58 /ایکڑ سے زائد ہے۔ جلسہ کی تیاری حسب روایت کئی ماہ پہلے سے شروع ہو چکی تھی۔ جلسہ سالانہ کمیٹی نے ہفتہ وار اپنے اجلاسات منعقد کئے۔ وقار عمل جماعت کی امتیازی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے کئی ماہ قبل وقار عمل کا آغاز کیا۔ گزشتہ سال رہائش کے لئے تمام کلاس رومز لجنہ کو دیئے گئے تھے اور مردوں کے لئے مارکیز کا بندوبست کیا گیا۔ امسال خواتین کی رہائش کے لئے سکول کے کلاس رومز کے علاوہ نیا تعمیر کیا گیا کثیر المقاصد ہال استعمال کیا گیا جو اُن کی ضروریات کے لحاظ سے کافی تھا۔ بعض مردوں نے مارکیز کے علاوہ جلسہ گاہ میں ہی رات گزارنے کو ترجیح دی۔

دفاتر کے لئے چھوٹے سائز کے خیمہ جات نصب کئے گئے۔ جلسہ میں شمولیت کے دعوت نامے اخبارات میں چھپوائے گئے۔ اور بعض ریڈیو چینلز پر کئی دن پہلے سے انگریزی، عربی اور مقامی زبانوں میں جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی۔ اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز دیواروں پر آویزاں کئے گئے۔ جماعت کی ایک ٹیم نے بھی ملک کی اہم شخصیات سے رابطے کیے اور جلسے میں شمولیت کی دعوت دی۔ ایریا مشنریز نے گورنرز، چیفس وغیرہ تمام احباب کو بھرپور طریقے سے جلسہ کی دعوت دی۔

جلسہ سالانہ سے دو دن قبل بروز بدھ مکرم امیر صاحب گیمبیا نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ اختتام پر انہوں نے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس کو نصائح کیں اور کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی۔ نیز ڈیوٹی دینے والوں کو نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اختتامی دعا کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔

جلسہ گاہ اور سٹیج کو انتہائی عمدہ رنگ میں سجایا گیا تھا۔ ملک میں نئی گورنمنٹ کے آنے کے بعد یہ دوسرا جلسہ تھا۔ چونکہ گورنمنٹ نے آزادئ رائے کے تحت کہا ہے کہ جو کوئی ٹی وی یا ریڈیو سٹیشن قائم کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ چنانچہ جماعت نے ٹی وی کے لائسنس کے حصول کے لئے درخواست جمع کروادی۔ جب مولویوں کو پتہ چلا تو انہوں نے اسے کفر و اسلام کا مسئلہ بنا دیا اور کہا کہ اگر جماعت کو لائسنس مل گیا اور ٹی وی سٹیشن بن گیا تو اسلام خطرے میں پڑ جائے گا اور چونکہ ملک کی پچانوے فیصد آبادی مسلمان ہے اس لئے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ اس طرح سارے ملک میں جماعت کی طرف جھوٹے عقائد منسوب کئے گئے اور منفی پراپیگنڈہ کیا گیا تا کہ گورنمنٹ پر دباؤ بڑھایا جائے اور عوام میں جماعت کے خلاف نفرت کی فضا قائم کی جاسکے۔ اس لئے اس سال جلسہ کا مرکزی عنوان جماعت احمدیہ کے عقائد تھا اور ساری تقاریر انہی کے مختلف پہلوؤں کو سموئے ہوئے تھیں تا کہ عوام الناس میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔

مہمانوں کی آمد جلسہ سالانہ سے دو دن قبل بدھ سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق وشوق قابل دید تھا۔ نومبایعین کی ایک بہت بڑی تعداد پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی تھی۔ ان کے لئے ہر چیز نئی تھی۔ ہمسایہ ملک گنی بساؤ اور سینیگال کے علاوہ یُوکے، جرمنی، کینیڈا اور امریکہ سے بھی وفود شامل ہوئے۔ اسی طرح مکرم امیر صاحب جماعت بینن، امیر صاحب برکینا فاسو، اور سیرالیون سے بھی جماعتی نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہ راست خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر سنا گیا۔ ایم ٹی اے کا انتظام مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ اس ذریعہ سے بکثرت غیر از جماعت احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک چہرہ دیکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے بعد مقامی طور پر خطبہ جمعہ دیا گیا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت کہ سارے احمدی کشتی نوح کا مطالعہ کریں اور بالخصوص ہماری تعلیم والے حصے کا ذکر کیا اور ہماری تعلیم سے کچھ حصے کو خطبہ جمعہ کا حصہ بنایا تا کہ زیادہ سے زیادہ احباب تک پیغام پہنچ جائے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش بھی لگائی جاتی ہے۔ نمائش کی انتظامیہ نے بڑی محنت سے اس کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ نمائش جماعتی تاریخ، شہدائے احمدیت، کتب سلسلہ کے تعارف، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم نیز مختلف جماعتی اداروں کی تصویر پیش کرتی ہے۔ اس سال نمائش میں جدت تھی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف تقریبات میں شمولیت جن میں دنیا کی مختلف پارلیمنٹ میں خطاب اور دنیا کی مختلف اعلیٰ شخصیات سے ملاقاتیں اور پیس کانفرنسز میں خطابات کی تصاویر آویزاں کی گئی تھیں۔

نمازِ جمعہ کے بعد مکرم بابا ایف تراولے صاحب امیر جماعت دی گیمبیا نے نمائش کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش لارڈ ایو بری لائبریری میں لگائی گئی تھی۔ اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب بنین، سابق گورنر LRR ریجن، مختلف علاقوں کے چیفس بھی موجود تھے۔ مکرم امیر صاحب نے نمائش کا معائنہ کیا اور اسے سراہا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے جماعتی پرچم لہرایا۔ ملکی پرچم وزیر اطلاعات ونشریات نے لہرایا۔ اس موقع پر امیر صاحب سینیگال، امیر صاحب بینن، مشنری انچارج گنی بساؤ اور دیگر اعلیٰ شخصیات موجود تھیں۔

پہلے سیشن کا آغاز تقریباً 5 بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ پہلے سیشن کی خاص بات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام تھا جو آپ نے جلسہ سالانہ کے لئے ازراہ شفقت خاص طور پر بھجوایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسے کے موقع پر احباب جماعت کے لئے خصوصی پیغام عطا فرمایا۔ ذیل میں اس کا اردو میں مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔ حضور انور نے اس بات پر دلی مسرت کا اظہار فرمایا کہ جماعت گیمبیا 27، 28، 29/اپریل کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ حضور انور نے دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بابرکت اور نہایت کامیاب بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس خاص اور منفرد روحانی جلسہ میں شامل ہو کر بے انتہا روحانی فائدے اور برکات عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مسلمان کو جاننا چاہیے کہ جلسہ سالانہ جو کسی بھی ملک میں ہو جیسا کہ آپ گیمبیا میں ایک دفعہ پھر منعقد کر رہے ہیں دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے۔ ہمارا مقصد تو روحانی ماحول میں رہنا اور اخلاق کو بہتر بنانے کے لئے جد و جہد کرنا ہے۔ ہمیں اپنے اعلیٰ بہترین دین اسلام کو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے ایمان کے اعلیٰ نکات کو اہمیت دیں اور نہ صرف حقوق اللہ بلکہ حقوق العباد ادا کر کے اس کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ پورے انہماک اور توجہ سے جماعت کے مختلف علماء کی تقاریر کو سنیں۔ یاد رکھیں کہ علماء نے تقاریر کی تیاری کے لئے بہت زیادہ محنت کی ہوتی ہے اس لئے یہ بہت اہم ہے کہ ان کی تقاریر کو توجہ سے سنا جائے۔ یہ اللہ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کے علماء بڑی محنت کے ساتھ اپنی تحقیق کو جو نہ صرف قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت وحدیث پر مبنی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو بھی اجاگر کرنے والی ہوتی ہے اور علم ومعرفت عطا کرتی ہے اپنی تقاریر میں پیش کرتے ہیں۔ آپ کا جلسہ سالانہ میں آنے کا مقصد اچھا احمدی بننا اور اپنے اندر غیر معمولی روحانی انقلاب پیدا کرنا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی اسلام کا احیاء نو ہے اور حقیقت میں دنیا کے امن کی ضمانت ہے اور یہ سب خلافت احمدیہ سے وابستہ ہیں اس لئے میں جماعت احمدیہ گیمبیا سے کہتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت احمدیہ سے بے لوث تعلق رکھیں اور وفادار رہیں۔ مَیں آپ کو اس عہد کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں رہنے کا اور تمام شرائط بیعت کو پورا کرنے کے لئے جد وجہد کرتے رہنے کا کیا ہے۔ بحیثیت ایک مخلص احمدی اپنے ہر قول وفعل میں مثالی بنیں اور بالخصوص دوسروں سے شفقت کرنے والا بنیں۔ جو ہر کسی کا خیال رکھنے والا اور دلجوئی کرنے والا ہو۔ مزید برآں جس ملک میں آپ رہتے ہیں آپ اس کے وفادار اور سب سے زیادہ مثالی شہری ہونے چاہئیں۔ اپنی قوم کے لئے محبت دکھائیں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ آپ باقاعدگی سے میرے لائیو خطبات ترجیحاً سنا کریں اور تقاریر اور خطابات جو مختلف اہم تقریبات میں کئے گئے ہیں وہ بھی سنا کریں۔ اب اللہ کے فضل سے ہمارے پاس ایم ٹی اے افریقہ ہے اس لئے اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اسے دیکھیں اور اپنے افراد خانہ کو بھی اس طرف توجہ دلائیں بالخصوص بچوں کو۔ ایم ٹی اے کے مختلف پروگرام دیکھنے کے بعد اسلام کی خوبصورتی اور احمدیت کی حقانیت کے متعلق آپ کا علم گہرا اور پختہ ہو جائے گا اور اس میں اضافہ بھی ہوگا۔ یہ علم آپ کو اس قابل بنائے گا کہ آپ خلافت سے پختہ تعلق قائم کر سکیں۔ ایمان کو مضبوط بنا سکیں۔ اس سے خیالات میں یکسوئی پیدا ہوگی اور جماعت احمدیہ عالمگیر کا مقصد واضح ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: تبلیغ کرنا ہر احمدی کے لئے بہت اہم ہے اور آپ ہمیشہ تبلیغ میں لگے رہیں اور گیمبیا اور براعظم افریقہ بلکہ حقیقتاً ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کے لئے نئی نئی راہیں بھی تلاش کرتے رہیں۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خلافت احمدیہ کے زیر ہدایت ونگرانی گھانا (مغربی افریقہ) میں

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نفوذ اور اس کی روز افزوں ترقی کی روشن و درخشندہ اور ایمان افروز تاریخ کی چند جھلکیاں

احمد طاہر مرزا۔ مبلغ سلسلہ گھانا

قسط نمبر 4

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ کے دورِ گولڈ کوسٹ کی چند جھلکیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مغربی افریقہ میں پہلا مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کا انتخاب فرمایا جو اُن دنوں انگلستان میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے تھے۔ دوسری طرف گولڈ کوسٹ سے گزشتہ دو سال سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا کہ ہمیں سفید مبلغ کی ضرورت ہے جو چیف مہدی آپا مرحوم اور ان کے رفقاء کر رہے تھے۔ جس کی تفصیل گزشتہ اقساط میں گزر چکی ہے۔ اس قسط میں حضرت مولانا نیر مرحوم کے قیام گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا کی بعض تبلیغی و تربیتی کاوشوں کی مزید جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں۔

جب 18 مارچ 1921ء کو حضرت مولانا نیّر صاحب نے ایکرافوا میں دوسرے جلسہ کا انعقاد کیا تو اس میں آپ نے دو گھنٹہ تقریر کی اور فینٹی قوم اور ان کے چیف کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے اور گزشتہ رسوم و رواج کو ترک کر کے سچے اور مخلص مسلمان بننے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن ان کی مجلس اکابر نے فیصلہ کیا کہ ہم سب لوگ اپنی جماعتوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے اور یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور مولانا نیر صاحب کی تمام تربیتی اصلاحات کو انہوں نے مشاورت کے بعد قبول کرلیا اور اس پر عمل کرنے کی یقین دہانی کروائی اور پھر تاریخ نے ثابت کیا کہ فینٹی قوم نے اس عہد کو خوب اخلاص و وفا کے ساتھ نبھایا۔ (الفضل قادیان 19 مئی 1921ء)

خواجہ حسن نظامی صاحب کا خراج تحسین

حضرت مولانا نیّر صاحب کی مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کو عیسائیت کے مقابل شاندار فتوحات کی رپورٹیں اور حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات اور ایک مطبوعہ اشتہار پڑھ کر جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے حضورؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ:

”لائق احترام جناب میرزا محمود احمد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک مطبوعہ اشتہار میرے نام پہنچا جس کے نیچے آپ کے دستخط ہیں۔ اس کے مُرسِل کا نام معلوم نہیں۔ لیکن چونکہ نیچے دستخط آپ ہی کے ہیں اس لئے آپ ہی کے نام اس کی رسید بھجتا ہوں۔

مجھ کو اشتہار کی عبارت پڑھ کر کمال درجہ مسرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے الحمدللہ نکلا۔ افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح یقیناً ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوگی بشرطیکہ وہ اصل مقصد کو سمجھتا ہو۔ میں آپ کے عقیدہ کا اب تک دل سے مخالف ہوں مگر امریکہ، یورپ اور افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعہ جو کچھ کام ہو رہا ہے اس کا اعتراف کرنا اور اس کے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے۔“

نیاز مند قدیمی حسن نظامی

13 رجب 1138 ہجری (1921ء)

(الفضل قادیان 21؍اپریل 1921ء صفحہ 9)

نائیجیریا میں احمدیت کا آغاز

اس دور میں چونکہ حضرت مولانا نیر صاحبؓ گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا دونوں ممالک کے لئے اکیلے مبلغ تھے اس لئے اسی دوران فینٹی قوم کے احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نائیجیریا کی طرف متوجہ ہوئے۔ چنانچہ پہلی بار آپ بذریعہ بحری جہاز 8؍اپریل 1921ء کو نائیجیریا کے صدر مقام لیگوس میں پہنچے۔ یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نائیجیریا میں سلسلہ احمدیہ کے قیام کا بھی مختصر ذکر کر دیا جائے۔

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کا تعارف لٹریچر کے ذریعہ ہوا جس میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا بہت بڑا دخل ہے۔ بعض روایات کے مطابق خلافت اولیٰ کے زمانے میں 1912ء میں یہ لٹریچر نائیجیریا پہنچ چکا تھا۔ (رسالہ تحریک جدید 1973ء) اس لٹریچر کے نتیجہ میں وہاں کے بعض تعلیم یافتہ مسلمانوں کا مرکز سلسلہ کے ساتھ رابطہ قائم ہوگیا۔ اور اس بات کا یقینی ثبوت موجود ہے کہ 1914ء میں نائیجیریا کے بعض احباب کی مرکز سے خط و کتابت قائم تھی اور خصوصاً ایک تعلیم یافتہ نائیجرین دوست کے خطوط کا تذکرہ ملتا ہے۔ (الفضل قادیان 12 نومبر 1914ء)

1915ء میں نائیجیریا میں احمدیت کا بیج بویا جاچکا تھا۔ اس سلسلہ میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان نے تحریر کیا:

”نائیجیریا اور امریکہ سے بھی سلسلۂ خط وکتابت کے ذریعہ کئی احباب سلسلہ احمدیہ کے قریب آرہے ہیں اور اپنے خطوں میں حضرت اقدس کی نسبت مسیح موعودؑ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔“

اسی طرح مزید لکھا:

”ماہ رواں کے اندر مسٹر جنید یوسف ایک نوجوان نائیجرین ساکن لیگوس مغربی افریقہ نے بیعت فارم اپنے ہاتھ سے پر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھیج دیا ہے۔ اُسی ملک میں ایک اور صاحب مسٹر لاول۔ ایم۔ اگسٹو ہیڈ ماسٹر و منیجر اسلامیہ سکول لیگوس خاص طور پر سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔“ (ریویو آف ریلیجنز دسمبر 1915ء صفحہ 467)

اس میں شک نہیں کہ افریقہ میں احمدیت کا پیغام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں مختلف ذرائع سے پہنچ چکا تھا۔ ان میں سے ایک ذریعہ سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر تھا اور یقیناً نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کا تعارف سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر سے بھی ہوا۔ اس سلسلہ میں کئی روایات ہیں۔ ایک روایت یہ ہے کہ نائیجیریا کے ایک سکول ماسٹر صاحب جن کا نام حامد Hamid تھا کو اتفاقاً کہیں سے جماعت احمدیہ قادیان کا ایڈریس حاصل ہوگیا۔ اس کی بنا پر انہوں نے 1913ء میں مرکز سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز منگوایا جو انہوں نے بعض دیگر روشن خیال مسلمانوں کو دیا اور انہوں نے ایک تنظیم قائم کر کے قادیان خط و کتابت کا رابطہ قائم کرلیا۔

ایک اور روایت یہ ہے کہ الحاج علی فاہم (Ali Fahm) نامی ایک نائیجیرین تاجر کو قاہرہ میں جماعت احمدیہ کا کچھ لٹریچر ملا۔ جسے وہ نائیجیریا لے کر آئے اور یہاں سے بعد میں کچھ اور لوگوں نے مرکز سلسلہ کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ شروع کیا۔

الحاج عمران آڈے وولی (Imran Adewuyi) بیان کرتے ہیں کہ 1914ء میں جب کہ ان کی عمر 15 سال کے لگ بھگ ہوگی انہوں نے بیعت کی اور اُس سال نائیجیریا میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ انہوں نے 1914ء میں ریویو آف ریلیجنز کی ایک کاپی الحاج جنید یوسف انل یوبا (Junaid Yusuf Onil Eubba) کے پاس دیکھی تھی جس سے جماعت کے دعاوی کا علم ہوا اور انہوں نے بیعت کی۔

یہ بھی ایک دلچسپ تاریخ ہے جس سے اصل مضمون میں طوالت کا احتمال ہے اس لئے سردست اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ بہرحال نائیجیریا میں 1916ء تک 21 افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوچکے تھے۔ (فائل تاریخ نائیجیریا مشن انگریزی صفحہ 31-33 سے ماخوذ)

مذکورہ بالا روایات میں بظاہر ناموافقت کا عنصر پایا جاتا ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ مختلف احباب تک جماعت کا تعارف مختلف طریقوں سے پہنچا ہو۔ البتہ نائیجیریا میں انفرادی بیعتوں کا سلسلہ 1915ء سے قبل شروع ہوچکا تھا۔ مگر جہاں تک منظم جماعت کے قیام کا سوال ہے تو واقعات سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ نائیجیریا میں منظم طور پر جماعت کا قیام 1916ء میں مکرم محمدؐ لاول باسل آگسٹو (Muhammad Lawal Basil Agusto) صاحب کے ذریعہ ہی عمل میں آیا۔ چنانچہ یہی وہ دوست ہیں جن کے متعلق رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جولائی 1916ء میں درج ہے کہ 1916ء میں نائیجیریا میں اسلام کا درد رکھنے والے بعض مسلمانوں نے نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے قیام کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ جون 1916ء میں وہاں سے ایک صاحب نے مرکز کو لکھا:

”خاکسار اور خاکسار کے جملہ دوست آپ کے خط سے بہت محظوظ ہوئے۔ یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ جس قدر مسرت مجھے اس خط سے حاصل ہوئی ہے۔ اتنی مسرت پہلے کبھی میرے حصہ میں نہیں آئی۔ ہم سب مل جل کر مخلصانہ طور پر یہ دعائیں کررہے ہیں کہ خدا کرے کہ وہ دن قریب سے قریب تر آجائے جب نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے قیام کی امید برآئے۔“ (ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز قادیان جولائی 1916ء)

اس خواہش کو ایک رنگ میں عملی جامہ پہناتے ہوئے مقامی احمدیوں نے 1916ء میں باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ قائم کرلی۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت کا اجتماع 62 بامیگ بوسے سٹریٹ (Bamgbose Street) لیگوس میں ہوا۔

مکرم الفا آدم ایڈوویعقوب صاحب (Alfa Adam Idowu Yakub) صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور مکرم محمد لاول باسل آگسٹو صاحب چیف مشنری اور مکرم بادا موسی فانی موکن (Bada Mosi Fani Moken) جماعت کے جنرل سیکریٹری مقرر ہوئے۔ 1919ء میں الفا یعقوب کی وفات پر مکرم آگسٹو صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا کے صدر مقرر ہوئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد جب وہ قانون کی تعلیم حاصل کرنے انگلستان چلے گئے تو مکرم جبریل مارٹن صاحب جماعت کے صدر مقرر ہوئے۔ (رسالہ ماہنامہ ربوہ تحریک جدید ستمبر 1979ء)

اس دوران مقامی احباب کی کوششوں سے وہاں پر بیعتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کے نتیجہ میں مارچ 1917ء تک نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں احباب جماعت کی تعداد 100 تک پہنچ چکی تھی۔ (الفضل قادیان 24 مارچ 1917)

وہاں پر جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر لندن سے اوائل 1917ء میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب یکے از صحابہ تین صد تیرہ جو اس وقت انگلستان میں بطور مبلغ سلسلہ خدمات بجا لارہے تھے نے بذریعہ تار درخواست بھجوائی کہ نائیجیریا میں احباب جماعت کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی ہے اس لئے وہاں پر مرکز سے کوئی واعظ بھیجا جائے۔ (الفضل قادیان 3 فروری 1917ء)

جب نائیجیریا میں احباب جماعت نے اپنے آپ کو جماعتی رنگ میں منظم کرلیا تو انہوں نے لیگوس میں تبلیغ شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں لیگوس کے غیر احمدی مسلمان کچھ مضطرب ہوگئے اور ان حالات میں انہوں نے احمدیوں کو مناظرے کا چیلنج دے دیا۔ مقامی احمدی احباب اگرچہ اپنی کم علمی کے باعث احمدیہ طریق استدلال سے کلی طور پر واقف نہ تھے پھر بھی نہ صرف یہ کہ انہوں نے چیلنج کو قبول کرلیا بلکہ مناظرہ میں اپنے مدّ مقابل غیر احمدی علماء کو لاجواب کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں جہاں جماعت احمدیہ دن بدن مضبوط ہونا شروع ہوگئی وہاں پر غیر احمدی مسلمان اپنے اندرونی مذہبی اور نیم سیاسی اختلافات کی بناء پر کمزور ہوتے گئے۔ یہ وقت دیگر مسلمانوں کے لئے ایک انتہائی اضطراب اور بے چینی کا زمانہ تھا۔ (ماہنامہ تحریک جدید ربوہ، جولائی 1973ء)

احباب جماعت میں بھی جماعت کے قیام کے کچھ عرصہ بعد یہ محسوس کیا جانے لگا کہ نائیجیریا میں جماعت کی ترقی کی رفتار کو مزید تیز کرنے کے لئے مرکزی مبلغ کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ انہوں نے مرکز میں ایک انگریزی تعلیم یافتہ مبلغ کے لئے درخواست بھجوادی۔ (ماہنامہ تحریک جدید، ربوہ جولائی 1979ء)

حضرت قاضی محمدؐ عبداللہ صاحبؓ یکے از صحابہ مسیح موعودؑ تین صد تیرہ کی مذکورہ تار اور مقامی احباب کی خواہش کے مطابق مرکز میں 1918ء سے نائیجیریا میں کسی مبلغ کے بھجوانے کا معاملہ زیر غور تھا۔ چنانچہ 1918ء کی ایک

رپورٹ میں درج ہے کہ ”نائیجیریا کے تازہ خطوط سے واضح ہوتا ہے کہ انشاءاللہ مبلغ کے جانے پر وہاں احمدیت کے لئے بڑا میدان ہوگا۔ وہاں کی جماعت خدا کے فضل سے اخلاص میں ترقی کر رہی ہے۔“ (ریویو آف ریلیجنز فروری 1918ء صفحہ 115)

مغربی افریقہ کیلئے مبلغ احمدیت

1920ء میں مکرم مولوی مبارک علی صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر چٹا گانگ جنہوں نے اسلام کی خاطر زندگی وقف کر رکھی تھی کا تقرر بطور مبلغ نائیجیریا ہوا۔ اور اس سلسلہ میں ان کی روانگی کے انتظامات شروع کر دیئے گئے۔ (ریویو آف ریلیجنز جولائی 1920ء صفحہ 255)

چنانچہ آپ 19؍اگست 1920ء کو قادیان سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے جہاں سے ان کا نائیجیریا جانے کا پروگرام تھا۔ (الفضل قادیان 23؍ اگست 1920ء) اگرچہ مولانا مبارک علی صاحب بنگالی قادیان سے نائیجیریا جانے کے لئے انگلستان پہنچے تھے مگر یہ اعزاز دراصل کسی اور کے لئے مقدر تھا۔ مولانا مبارک علی صاحب کو جرمنی کے لئے مبلغ مقرر کر دیا گیا۔ اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ جو ان دنوں انگلستان میں فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے تھے کو مرکز کی طرف سے مغربی افریقہ جانے کا ارشاد موصول ہوا۔ جس کی تعمیل میں آپ 9 فروری 1921ء کو لندن سے بذریعہ بحری جہاز مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہوکر 19 فروری کو مغربی افریقہ کے ساحل پر فری ٹاؤن پہنچے۔ یہاں آپ نے دو روز قیام کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ 21 فروری 1921ء کو منرویا کے رستے آپ گولڈ کوسٹ (غانا) کے لے روانہ ہوگئے۔ آپ 28 فروری 1921ء کو سالٹ پانڈ پہنچے۔ تقریباً ایک ماہ تک گولڈ کوسٹ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آپ نائیجیریا کے لئے روانہ ہوگئے اور 8؍اپریل 1921ء نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس پہنچ گئے۔ (The Sunrise 21 Dec. 1939)

اس طرح آپ کو سیرالیون اور گولڈ کوسٹ کے علاوہ نائیجیریا میں بھی پہلا مبلغ احمدیت ہونے کی تاریخی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے سامنے تبلیغ کا ایک بہت وسیع میدان تھا۔ اور آپ کو اپنے کام کی وسعت کا بخوبی اندازہ تھا۔ چنانچہ مغربی افریقہ روانگی سے قبل آپ نے ایک مضمون میں لکھا:

”میرے سامنے بہت بڑا کام ہے اور میں ضعیف اور چھوٹا سا آدمی ہوں۔ غیر مبایعین نے اپنا لٹریچر وہاں بھیجا ہوا ہے۔ غیر احمدیوں کے خطوط جا چکے ہیں۔ مسیحی ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس قدر دشمنوں کے مقابلہ میں جہاں تک اسباب کا تعلق ہے۔ لکڑی کی تلوار کے ساتھ جاتا ہوں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ مسیح موعودؑ کی غلامی کے باعث اس سے دشمنوں کا سر کاٹ سکوں گا۔“ (الفضل قادیان 27 جنوری 1921ء)

آپ گولڈ کوسٹ سے جس جہاز پر لیگوس پہنچے اس کا نام اکابو (Akabo) تھا۔ نائیجیریا کی یوروبا (Yuroba) زبان میں اس کے معنی خوش آمدید کے ہیں۔ (جبکہ فینٹی زبان میں Akwaba (اکوابا) کے معنی خوش آمدید کے ہیں) چنانچہ احباب جماعت کے علاوہ شہر کے معززین اور رؤوسا آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے ساحل سمندر پر موجود تھے۔ (الفضل قادیان 23 جون 1921ء)

لیکن ان معززین کے علاوہ گورنمنٹ کے بعض افسران بھی بندرگاہ پر موجود تھے۔ جو ان کو احباب جماعت کے ساتھ بھجوانے کی بجائے وہاں سے سیدھے سنٹرل ہیڈ کوارٹر لے گئے۔ وہاں پر آپ کی آمد کی غرض و غایت معلوم کرنے کے علاوہ آپ سے تفصیلی پوچھ گچھ کی۔ نیز انہوں نے آپ کو لیگوس کے مقامی حالات سے بھی باخبر کیا اور اس طرح جب ان افسران کو اطمینان ہو گیا تو آپ کو شہر میں داخلے کی اجازت دے دی۔ آپ کو اس موقع پر لیگوس کے سب سے معروف اور عالم مسلمان جناب شیٹا بے (Shitta Bey) کے احاطہ میں رہائش کی پیشکش ہوئی۔ مگر آپ نے اپنے احمدی بھائیوں کے درمیان قیام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ آپ نے 255 اگبوسے رے روڈ (Igbosere Road) پر جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم جبریل مارٹن کے گھر میں رہائش اختیار کی۔ تاہم جائے رہائش پر جانے سے قبل آپ نے 62 بامگبوسے سٹریٹ (62 Bamgbose Street) میں تشریف لے جا کر شکرانے کے نفل ادا کئے۔ (رسالہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ، جولائی 1973ء)

گولڈ کوسٹ گھانا میں آپ نے پہلا خطبہ جمعہ عربی زبان میں دیا تھا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے تاہم جس روز آپ لیگوس پہنچے یہ جمعہ کا روز تھا۔ آپ نے مسجد احمدیہ میں انگریزی زبان میں خطبہ دیا۔ جسکو امام قاسم آر۔ اجوسے (Imam Kasim. R. Ajose) صاحب نے یوروبا زبان میں ترجمہ کیا۔ (الفضل قادیان 23 جون 1921ء)

حضرت مولانا نیرؓ مرحوم نے نائیجیریا پہنچتے ہی اپنا کام شروع کر دیا۔ احمدی احباب کی تربیت کے لئے آپ نے ایک قرآن کلاس جاری کی۔ اس کے علاوہ ایک عربی اور دینیات کی کلاس کا اجراء کیا۔ جہاں تک غیر احمدی مسلمانوں کا تعلق ہے پہلے آپ نے ان کے مسائل سے آگاہی حاصل کی اور حیران کن طور پر بہت ہی تھوڑے عرصے میں صورت حال سے پوری طرح واقف ہوگئے۔ چونکہ مسلمانوں کے مختلف گروہوں میں باہمی اختلافات موجود تھے۔ اس لئے آپ نے لیگوس کی تین مساجد یعنی وکٹوریہ، شیٹا، اور اہل قرآن مسجد میں لیکچر دے کر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا پیغام پہنچایا۔ اور اس دوران سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ علاوہ ازیں آپ نے کھلی فضا میں بھی پبلک لیکچرز دینے کا سلسلہ شروع کیا جو بے حد مقبول ہوا۔ (الفضل قادیان 23 جون 1921ء)

امام مہدی کا مرید یہاں مسلمانوں کی ہدایت کا موجب ہوگا

آپ کو اہل قرآن کی مرکزی مسجد واقع 37 ایرولویا سٹریٹ میں ایک بہت ایمان افروز واقعہ پیش آیا۔ مجمع میں بیٹھے ہوئے ممبروں میں سے ایک نے اُٹھ کر کہا۔ الفا ایانمو (Alpha Ayanmo) جو اہل قرآن کے سابق امام تھے نے اپنی وفات سے قبل اپنا یہ خواب سنایا تھا کہ: ”امام مہدی نے انہیں بتایا تھا کہ وہ خود تو اس ملک میں نہ آسکیں گے۔ مگر آپ کا ایک مرید یہاں پہنچ کر مسلمانوں کی ہدایت کا موجب بنے گا اور انہیں مضبوط کرے گا پھر جو کوئی اس کو قبول کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو کوئی اُسے قبول کرنے سے انکار کرے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔“

اس پر مسجد میں موجود سب حاضرین نے یک زبان ہوکر اس کی تصدیق کی۔ اس پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو رواں ہوگئے اور آپ اُس وقت دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے واپس چلے گئے۔ یہ واقعہ 4 جون 1921ء کا ہے۔ اگلے روز 5 جون 1921ء کو ان کے دو نمائندے آپ کے پاس آئے اور یہ پیغام دیا کہ ان کی ساری جماعت احمدیت میں داخل ہونا چاہتی ہے۔ آپ نے اس فرقہ کے چیف امام اور چالیس نمائندگان کو بلوا بھیجا تا کہ وہ تمام احباب کی طرف سے آ کر بطور نمائندہ بیعت کریں۔

(ماہنامہ تحریک جدید ربوہ، جولائی 1973ء)

دس ہزار افراد کی بیعت

چنانچہ چیف امام محمد باعث ڈابیری (Mohammad Baith Dabiri) صاحب اور اس جماعت کے چالیس نمائندگان نے اس فرقہ کے دس ہزار افراد کی طرف سے بیعت کی اس کے بعد امام ڈابیری صاحب لیگوس میں جماعت احمدیہ کے امام مقرر ہوئے اور اس موقع پر جماعت کی ایک مجلس عاملہ تشکیل دی گئی۔

(ماہنامہ تحریک جدید ربوہ، ستمبر 1979ء)

چنانچہ نائیجیریا کے ایک عیسائی اخبار ”Pioneer of Nigeria“ نے لکھا:

"The Ahmadiyya Movement has at last by absorbing Shakitis or Koranic section of Mohamedan Community of Lagos firmly established itself in town."

یعنی تحریک احمدیت نے بالآخر لیگوس میں مسلمانوں کے شاکیتی یعنی فرقہ اہل قرآن کو اپنے اندر جذب کر کے لیگوس شہر میں نہایت مضبوطی سے اپنے قدم جما لئے ہیں۔ (الفضل قادیان 25؍اگست 1921ء)

آپ کی اس شہر میں آمد سے تمام شہر میں ایک قسم کی حرکت پیدا ہوگئی۔ مسلمان خوش تھے کہ ایک مسلمان مبلغ ان کے شہر میں آیا ہے اور عیسائی حیران تھے کہ مسلمان بھی مبلغ ہوتے ہیں۔ آپ کی شہرت کی بناء پر پبلک لیکچرز بیحد کامیاب ہوئے۔ انکی کامیابی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ لیکچروں میں حاضرین کی تعداد تھوڑے ہی عرصہ میں 500 سے تجاوز کر کے 5000 تک پہنچ گئی۔

اخبارات میں بھی آپ کی کامیابیوں کا چرچا ہونے لگا۔ یوں تو آپ کی آمد پر اخبار افریقن میسنجر (African Messenger) کے نامہ نگار نے آپ کا انٹرویو لیا جسے 5 مئی 1921ء کی اشاعت میں شائع کیا اور اس طرح آپ کی آمد کی خبر مشہور ہوگئی۔ (الفضل قادیان 11 و 18 جولائی 1921ء)

پھر ٹائمز آف نائیجیریا (Times of Nigeria) نے اپنی 13 جون 1921ء کی اشاعت میں مولانا نیر صاحب کے بارہ میں لکھا:

”پروفیسر عبدالرحیم ہندوستانی مسلمان مبلغ کا جسم اگرچہ چھوٹا ہے لیکن ان کی بڑی عقل ایک قابل انسان کی سی ہے۔ ان کا نیرؔ نام تمام ملک میں خانگی نام بن گیا ہے اور سڑکوں پر ان کی شکل شہرت پا گئی ہے۔ ان کا مشن مسلمانوں کی اصلاح کرنا اور اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کرنا ہے۔ یہ لندن سے سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یہاں بھیجے گئے ہیں اور اپنے آنے کے وقت سے اس وقت تک لیکچر دینے میں مصروف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ خدا انہیں برکت دے اور امید رکھتے ہیں کہ ہمارے درمیان ان کا ظہور ہمارے ملک کی مسلمان دنیا کی اصلاح کے پوچھنے کا نشان ہوگا۔“ (الفضل قادیان 15؍اگست 1921ء)

اخبار (African Messenger) نے اپنی 16 جون کی اشاعت میں لکھا:

"For the first time in the history of the Ahmadiyya Movement in Lagos, the Lagos Hall became too small to contain the rapidly growing number of converts. Maulvi A. R. Nayyer. B. Phil. F.S.P. whose arrival at Lagos was mentioned in this journal some time ago has been most sternuous in his mission work with the result that over 10000 Muslims have been converted to the Ahmadiyya Movement since his arrival. The Quran Division of Muslims usually known as Shakitis completely declared their faith in the Ahmadiyya Movement on the 7th instant"

(Review of Religions Aug.1921)

(ترجمہ) نہایت سرعت سے بڑھتی ہوئی جماعت احمدیہ کی تعداد کے لئے تحریک احمدیت لیگوس کی تاریخ میں پہلی بار لیگوس ہال بہت چھوٹا محسوس ہونے لگا۔ مولوی عبدالرحیم نیرؔ۔ بی۔ فل۔ ایف۔ ایس۔ پی۔ جن کی آمد کی خبر اس اخبار میں شائع ہو چکی ہے نہایت جانفشانی سے اپنے مشن کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آپ کی آمد سے لیکر اب تک دس ہزار سے زائد مسلمان جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ فرقہ اہل قرآن جن کو عام طور پر شاکیتی کہا جاتا ہے نے 7 جون کو مکمل طور پر جماعت احمدیہ کے عقائد پر ایمان لانے کا اعلان کر دیا ہے۔“

پھر African Messenger نے 13 جون 1921ء کی اشاعت میں لیگوس میں جماعت احمدیہ کی نماز عید کے متعلق جو 8 جون کو پڑھی گئی مزید لکھا:

"Led by Imam Dabiri the Ahmadiyya people started their prayer at 10:30 a.m at a field which lies within few yards of military barracks on the Ikoyo plain. After prayer an interesting address in English interpreted into Yuruba by Mr. K. A. Ajose was delivered by Maulvi. This great teacher is to be wished every success in his work. Among local Muslims as it is to be hoped he would succeed some day to bring about a settelement of the difference between the two opposing factions of Mohammadous."

(Review of Religions Aug.1921)

(ترجمہ) امام ڈابیری کی اقتدا میں احمدیوں نے صبح دس بجکر تیس منٹ پر ملٹری بیرکس سے چند گز کے فاصلے پر اکویو پلین کے ایک میدان میں نماز عید شروع کی نماز کے بعد مولوی صاحب نے انگریزی زبان میں ایک نہایت دلچسپ خطبہ دیا۔ اس کا یوروبا زبان میں ترجمہ مسٹر قاسم آر۔ اجوسے صاحب نے کیا۔ ہم اس عظیم معلم کے لئے ہر قسم کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ ہمیں یہ بھی امید ہے کہ ایک روز آپ مسلمانوں کے دو گروہوں کے باہمی اختلاف کو ختم

کرنے میں بھی کامیاب ہوں گے۔“

شاہ لیگوس پرنس الیکو کو تبلیغ

عوام الناس کو پیغام حق پہنچانے کے ساتھ ساتھ مولانا عبدالرحیم نیر صاحب نے رؤوسا تک بھی پیغام حق پہنچایا۔ اس سلسلہ میں پرنس الیکو شاہ لیگوس نے جو بت پرست خاندان ڈاسی مو (Docimo) سے تعلق رکھتا تھا اور سابق فرمانروایان لیگوس کا اُس وقت جانشین حکمران تھا آپ کے وعظوں میں دلچسپی لینی شروع کی اور آپ کو درخواست کے ذریعہ شاہی محل میں مدعو کیا اور وعظ کی غرض سے ایک بلند سٹیج تیار کروایا جس پر سے مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے مجمع کو تبلیغ حق کی اور حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچایا جس سے پرنس الیکو اور دیگر حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

لیگوس کے مسلمانوں میں آپس میں اختلافات پائے جاتے تھے۔ اور خاص کر شہر کی وکٹوریہ مسجد میں امامت اور انتظام کا ایک طویل تنازع گزشتہ پانچ سال سے چلا آرہا تھا۔ آبادی کا اکثر حصہ امام کے خلاف تھا۔ اس کے نتیجہ میں گورنمنٹ اور مسلمانوں کی اکثر آبادی میں غلط فہمی تھی۔ مکرم عبدالرحیم نیر صاحب کی کوششوں سے یہ غلط فہمی دور ہوگئی اور مسجد کے تنازعہ کے حل کی صورت نکل آئی۔ (الفضل قادیان 8/اگست 1921ء)

حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب کی صحت ویسے کمزور تھی۔ علاقے کی آب وہوا بھی اچھی نہ تھی۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ کام کی کثرت تھی۔ اور آپ کے پاس آرام کرنے کے لئے ہرگز کوئی وقت نہ بچتا تھا۔ لیگوس پہنچنے کے قریباً ڈیڑھ ماہ بعد رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آپ شدید بیمار پڑ گئے۔ اگرچہ بیماری کا حملہ شدید تھا مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور عید سے قبل رُوبصحت ہوگئے۔ (الفضل قادیان 25 جولائی 1921ء)

احباب جماعت کی تربیت

7 جون 1921ء کو دس ہزار کی بیعت نے جہاں آپ کی عید کی خوشی دوبالا کر دی وہاں ساتھ ہی آپ کے کام میں مزید اضافہ ہوگیا اور نئے احمدیوں کی تربیت کی عظیم ذمہ داری کا بوجھ بھی آپ کے کندھوں پر آپڑا جسے آپ نے نہایت احسن طور پر نبھایا آپ نے مسجد میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور سابقہ مسجد احمدیہ میں مردوں اور عورتوں کے لئے یوروبا کلاس جاری کی جس میں نماز اور دعاؤں کا ترجمہ سکھایا جاتا۔ نیز مقامی احمدیوں کو تبلیغ کرنے کی تربیت کی غرض سے انہیں شہر میں مسیح و مہدیؑ کے پیغامات پہنچانے پر مقرر کیا۔ جس کا دوسرے مسلمانوں پر بہت اچھا اثر ہے۔

لیگوس شہر کی عیسائی آبادی کے لئے آپ نے جولائی کے مہینہ میں ہفتہ وار لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ دوسرے لیکچرز اس کے علاوہ تھے۔ تمام لیکچرز اور درس ملا کر آپ ہفتہ میں آٹھ لیکچرز دیتے رہے۔ آپ کے تبلیغی لیکچرز کے نتیجہ میں عیسائی پادریوں پر جماعت احمدیہ کا رعب اس قدر طاری ہوگیا کہ وہ کسی مسلمان سے بات کرنے سے پہلے پوچھ لیتے کہ کیا تم احمدی ہو؟ اور اگر ان کو اپنے مخاطب کے احمدی ہوجانے کا علم ہوجاتا تو اُس سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیتے۔ (الفضل قادیان 25/اگست 1921ء و22 ستمبر 1921ء)

لیگوس سے باہر تبلیغ

حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحبؓ لیگوس میں ہی اس قدر مصروف وقت گزار رہے تھے کہ آپ کے پاس لیگوس سے باہر جانے کا کوئی وقت نہ تھا۔ مگر آپ اس جانب سے ہرگز غافل بھی نہ تھے۔ چنانچہ آپ کی زیر نگرانی پورٹ ہار کورٹ میں مکرم مسٹر ایڈ سے صاحب اور ایبوکوٹا (Abeokuta) میں مسٹر حامد صاحب تبلیغی فریضہ سرانجام دے رہے تھے بلکہ نائیجیریا سے باہر فرنچ علاقہ ٹوگولینڈ میں مکرم اسماعیل شیٹال کو مقرر کیا۔

آپ شائد نائیجیریا میں اپنے پہلے چار ماہ کے قیام کے دوران لیگوس سے باہر نہ جاسکتے مگر جب آپ نائیجیریا سے واپس گولڈ کوسٹ جانے کا پروگرام بنا چکے تھے تو آپ کی روانگی سے چار روز قبل اندرون ملک کے ایک مشہور شہر ابے کوتا (Abeokuta) سے انصارالدین سوسائٹی کی طرف سے آپ کو بذریعہ تار ابی کوٹہ جا کر تبلیغ کرنے کی دعوت ملی۔ یہ تار مکرم سراقہ اگبرونگبی کی طرف سے تھی جو 15 ہزار مسلمانوں کے رہنما اور ابے کوتا کے رئیس حکمران (His Royel Highness King Alake Ademala II) شاہ الیکے اایڈیمالہ ثانی کے چچازاد بھائی تھے۔ چنانچہ آپ اس تار کے ملنے کے ایک روز بعد ایبوکوٹہ تشریف لے گئے اور آپ کی وعظ کے نتیجہ میں 15 ہزار مسلمانوں کے لیڈر مکرم اگبرونگبی صاحب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ (الفضل قادیان 3/اکتوبر 1921ء)

اور پرنس الاکے ایڈیمالہ صاحب نے جب حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔“ سنا تو فوراً درخواست کی۔ "I seek blessings from his cloths get me one" یعنی میں ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈتا ہوں مجھے کوئی کپڑا منگوادو۔

نائیجیرین حجاج کی خوابیں
اور صداقت احمدیت

ایبوکوٹہ میں مخالفین نے احمدیت کے متعلق مختلف قسم کی افواہیں پھیلا رکھی تھیں اور عوام کو بدظن کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر الٰہی نشانات نے جماعت کی صداقت کو روزروشن کی طرح ثابت کر دیا۔ اول تو حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کی دو تقریریں سننے کے بعد شہر میں عمومی طور پر جماعت احمدیہ کے متعلق محبت آمیز جوش پھیل گیا۔ اور پھر چند وہ دوست آئے جن کو الٰہی بشارات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی صداقت کی طرف رہنمائی کی جا چکی تھی۔

ایک شخص حاجی حسن صاحب نے بیان کیا کہ ”چار روز ہوئے میں نے خواب میں آپ کو یہاں وعظ کرتے دیکھا تھا“

ایک اور دوست حاجی محمد باوا ماس نے بیان کیا :
”حج بیت اللہ سے واپسی پر میں نے خواب میں ایک جماعت کو درس قرآن میں مصروف دیکھا اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ مہدی کی جماعت ہے۔“

چیف کے خاندان کے ایک مسلمان ممبر نے کہا:
”میں نے خواب میں آپ کو ہمیں پڑھاتے دیکھا“

ایک اور معزز الفا (الفا کا لفظ مغربی نائیجیریا میں مذہبی عالم کے لئے استعمال ہوتا ہے) نے رؤیا سنائی کہ ”میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک وائٹ مَین (White man) آیا ہے اور کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں“ ان رؤیا کی بناء پر ایبوکوٹہ میں لوگوں کی ایک بڑی جماعت قبول حق کے لئے تیار ہوگئی۔ (الفضل قادیان 20/اکتوبر 1921ء)

نائیجیریا سے گولڈ کوسٹ روانگی

نائیجیریا میں چار ماہ قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے مولانا نیر صاحبؓ کی محنت کو بارآور فرمایا۔ اگست کے پہلے ہفتہ میں آپ نائیجیریا سے واپس گھانا تشریف لے گئے۔ جہاں آپ 8/اگست 1921ء کو پہنچے۔ نائیجیریا کی جماعت کو ایک نظام میں منسلک کیا تاکہ ان کی غیر حاضری میں جماعت کا کام باحسن سرانجام پاتا رہے۔ اس مقصد کے لئے تین مجالس قائم کیں۔ 1۔ مجلس ناظم: اس کے 25 ممبر مقرر کئے۔ 2۔ مجلس اکابر: اس کے 21 ممبر مقرر کئے۔ 3۔ مجلس علماء: اس کے 12 ممبر مقرر کئے۔ (الفضل قادیان 10/اکتوبر 1921ء)

تین ماہ کی کوشش سے
10 ہزار کی جماعت

نائیجیریا میں چار ماہ قیام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی کامیابیوں سے نوازا۔ چنانچہ مولانا نیر صاحب تحریر کرتے ہیں:

”جس شہر کو میں نے آتے وقت حالت بے چینی میں پایا اور حاکم ومحکوم کے تعلقات کو ناخوشگوار دیکھا اسے چار ماہ میں جاتے وقت حالت امن میں ملاحظہ کرتا ہوں اور جس جگہ کو پہلے قریباً 100 احمدی تھے مگر میری آمد کے وقت صرف 30 آدمی باقاعدہ ممبر رہ گئے تھے وہاں تین ماہ کی ناچیز کوشش کے بعد محض فضل الٰہی سے 10 ہزار کی جماعت چھوڑتا ہوں۔ جہاں صرف ایک اور وہ بھی کرایہ کی جگہ مسجد یا نمازگاہ احمدیہ تھی وہاں اب 10 عمدہ شاندار خوب آراستہ مساجد ہیں۔ جہاں اب... احمدی مسلم معزز نام ہے۔ اور جہاں لوگ احمدیت سے متنفر تھے اب نہ صرف قریب بلکہ عجب نہیں کہ 39 ہزار کی اور جماعت داخل سلسلہ احمدیہ ہوجائے۔ یہ تو لیگوس کی کیفیت ہے مگر اللہ کے فضل سے ایبوکوٹہ اور پورٹ ہارکورٹ میں بھی باقاعدہ جماعتیں قائم ہوگئی ہیں۔“ (الفضل قادیان 20/اکتوبر 1921ء صفحہ 3)

آپ لیگوس شہر کی رونق کا ایک جزو بن چکے تھے۔ آپ کو ایک دفعہ ایک انگریز خاتون نے جو ایک بڑے افسر کی بیوی تھی کہا Mr. Nayyar is on the tongue of every one in Lagos یعنی لیگوس میں ہر شخص کی زبان پر جناب نیّر کا نام ہے۔

ظاہر ہے ایسے ہردلعزیز شخص کی نائیجیریا سے روانگی نہ صرف احباب جماعت بلکہ اہالیان لیگوس کے لئے کوئی معمولی بات نہ تھی۔ چنانچہ نائیجیریا کے مشہور ومعروف اخبار African Messenger نے اپنی 4/اگست 1921ء کی اشاعت میں بعنوان ”جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس لیگوس میں آئندہ دسمبر میں ہوگی“ لکھا:

”مسلمانوں کے لئے یہ ایک قابل افسوس امر ہے کہ مولوی اے۔ آر نیر لیگوس سے عنقریب گولڈ کوسٹ جانے والے ہیں تا وہاں کے احمدی مسلمانوں کے ساتھ اپنے وعدہ واپسی کا ایفا کرسکیں۔ چونکہ لیگوس میں کوئی اور مبلغ نہیں اس لئے ان کی عدم موجودگی کا ان ایام میں بہت احساس ہوگا۔ مولوی صاحب اسلامی سادگی کا ایک عمدہ نمونہ ہیں اور اپنے مختصر قیام کے زمانہ میں انہوں نے مقامی مسلمانوں کے مختلف طبقوں سے خراج عقیدت حاصل کرلیا ہے۔ قیام لیگوس کے زمانہ میں مولوی صاحب نہایت مصروف رہے۔ وہ کبھی شہر کے مسلمان اکابر کے ساتھ چٹائی پر بیٹھے دکھائی دیتے تھے اور کبھی اونچے منبر پر سے مسلمانوں اور عیسائیوں کو انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ہم مولوی صاحب کو ان کے مشن کی کامیابی پر مبارکباد دیتے اور خدا حافظ کہتے ہیں“ (الفضل قادیان 20/اکتوبر 1921ء صفحہ 4)

گولڈ کوسٹ میں اس موقعہ پر مولانا نیر صاحب نے چار ماہ سے کچھ زائد عرصہ تک قیام کیا جس کے بعد آپ 15 دسمبر 1921ء کو دوسری بار لیگوس پہنچے۔ نائیجیریا سے آپ کی غیر حاضری کے دوران جماعت کی مجالس منتظمہ جملہ جماعتی امور سرانجام دیتی رہیں۔ (الفضل قادیان 20 مارچ 1922ء)

.....................(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ : تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs &
Diagnostics, Servicing, Tyres,
Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ گیمبیا از صفحہ نمبر 13

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ گیمبیا از صفحہ نمبر 13

اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اس کے مقاصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں میں مزید نیکیوں، اچھے اخلاق اور اسلام اور انسانیت کی خدمت میں بڑھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو برکات عطا فرمائے۔

....

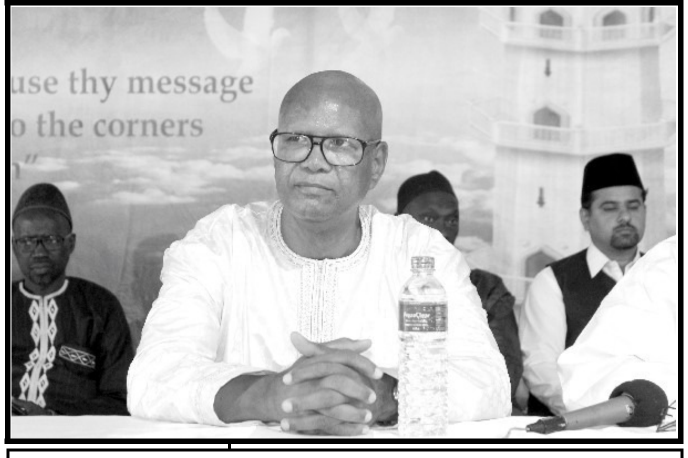

وزیر اطلاعات ونشریات جناب ڈمبا جالو صاحب

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس پیغام کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں تمام حاضرین جلسہ کو جلسہ میں شمولیت پر مبارک دی۔ مکرم امیر صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمت ہونے اور آپ کے پر امن کردار کو اجاگر کیا اور کہا کہ آپ نے سوسائٹی میں امن قائم کیا۔ اس کے لئے آپ نے عفو و درگزر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک امن کا پیغام اپنے ماننے والوں کو بطور اسوہ حسنہ دے کر گئے۔ اگر آپ اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر سکتے ہیں تو آج اُمّہ اپنے اختلاف کیوں نہیں مٹا سکتی۔ اس لئے اس دنیا کے امن کی ضامن محمد ﷺ کی تعلیم ہی ہے اور ہم آپ کا قرب بھی اس تعلیم پر عمل کرنے سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے تمام دنیا کے مسائل کا حل اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرار دیا۔

وزیر اطلاعات ونشریات ڈمبا جالو صاحب نے کہا کہ احمدی جماعت کے جلسے میں آ کر وہ بہت خوش ہیں۔ وہ بتانا چاہتے ہیں کہ گیمبیا ایک آزاد اور سیکولر ملک ہے۔ اس ملک میں ہر کسی کو اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہے۔ احمدیہ جماعت اس ملک کا فعال حصہ ہے۔ اس لئے اسے مکمل آزادی ہے کہ اپنے پروگرام کرے۔ ہم جماعت احمدیہ کی خدمات سے جو اس ملک کے لئے وہ سالہا سال سے کر رہی ہے اچھی طرح واقف ہیں۔ ان کے سکول، ہسپتال اور گاہے بگاہے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعے سے لوگوں کی مدد سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ایک گروہ مذہب کے نام پر کہہ رہا ہے کہ چونکہ وہ اکثریت میں ہیں اس لئے احمدیہ جماعت کو ٹی وی یا ریڈیو سٹیشن قائم کرنے کا حق نہیں۔ وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہاں ہر کسی کو آزادی رائے کا حق ہے اس لئے گورنمنٹ آپ کے ساتھ ہے۔ انہوں نے جماعت کو یقین دلایا کہ نئی گورنمنٹ سب کے ساتھ یکساں سلوک کرے گی۔

سابق گورنر **LRR Honourable Salif Pouya** نے جماعت احمدیہ کو خدمت انسانیت کا نشان قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر خدمت انسانیت کی کسی نے مثال دیکھنی ہو تو احمدیت کو دیکھے۔

مختلف علاقوں کے الکالی گاؤں کے سربراہوں یا نمبرداروں نے تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ دین سکھانے کے سلسلہ میں جماعت کے کردار کو اجاگر کیا اور کہا کہ احمدیت نے پورے ملک کو دین سکھایا ہے اس لئے جماعت کی ان خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

old yundum علاقے کے الکالی نے بتایا (اولڈ یونڈیم وہ علاقہ ہے جہاں ہمارا ہائی سکول مسرور سینئر سیکنڈری سکول واقع ہے) کہ یہ دوسرا موقع ہے کہ وہ جماعت کے پروگرام میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ احمدیت ایک روشنی لے کر آئی ہے اور یہ روشنی قرآن کی تعلیم کی ہے۔ جماعت نے ہمیں دین سکھایا اور پھر سکول وہسپتالوں کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کی۔

پہلے سیشن میں بعض وزراء، امیر صاحب سینیگال مع وفد، امیر صاحب بنین، مشنری انچارج گنی بساؤ مع وفد، سیرالیون، امریکہ، کینیڈا اور جرمنی سے آنے والے وفود، مختلف علاقوں کے ڈسٹرکٹ چیفس، کئی الکالیز، مختلف علاقوں کے امام نیز سرکاری افسران وغیرہ بھی شامل ہوئے۔

پہلے سیشن میں مڈل، ہائی سکولز، بی اے اور ایم اے میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ انعامات میڈلز، تعلیمی سرٹیفکیٹ، قرآن کریم کا نسخہ اور انعامی رقم پر مشتمل تھے۔ مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب تربیت نے طلباء وطالبات کے اسماء کا اعلان کیا اور مکرم وزیر اطلاعات ونشریات نے انعامات تقسیم کئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد سوال وجواب کا پروگرام منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن مختلف تربیتی موضوعات پر مشتمل تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ تقریر کا عنوان 'حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور کردار' تھا۔ خاکسار نے آپؐ کی زندگی کے چند واقعات کو بنیاد بنا کر موجودہ حالات اور چیلنجز کا موازنہ کیا اور بتایا کہ صرف اسوہ حسنہ کے ذریعے موجودہ زندگی کو کامیاب بنایا جا سکتا ہے اور ہر ایک ابتلا کے وقت رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے ہی راہنمائی مل سکتی ہے۔ اور اس وقت ساری دنیا میں ہمارے پیارے امام اتباع محمدی میں محبت وامن کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ یورپی یونین کی پارلیمنٹ ہو یا کیپٹل ہل ہو یا یُوکے کے ایوان ہر طرف امن کی آواز حضرت خلیفۃ المسیح پہنچا رہے ہیں۔

جلسہ کی دوسری تقریر مکرم کیموسونکو صاحب سابق صدر خدام الاحمدیہ نے کی۔ ان کی تقریر کا عنوان 'خدا کا حقیقی تصوّر' تھا۔ انہوں نے بتایا کہ غیر احمدیوں کا کہنا کہ احمدی خدا کو نہیں مانتے انتہائی ظلم ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس خدا کو پیش کیا ہے جو سب طاقتوں کا مالک اور حی وقیوم خدا ہے جو دعائیں سنتا اور جواب بھی دیتا ہے اور جس کی کوئی صفت معطل نہیں۔

مکرم ابراہیم مبو صاحب نائب امیر ثالث نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انفاق فی سبیل اللہ اسلام کا خاصہ ہے۔ انہوں نے بہت ساری مثالیں تاریخ سے دیں کہ زمانہ اولیٰ اور مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں کیسی کیسی عظیم الشان مالی قربانیاں دی گئیں۔

مکرم محمد مبائی مبلغ سلسلہ نے ''حضرت محمد ﷺ بطور خاتم النبیین'' پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں انہیں کوئی فضیلت نہیں دیتا۔ قرآن نے تو خاتم النبیین کا لفظ استعمال کر کے بتایا کہ آپ کا مرتبہ زمان ومکان کی حدود سے بالا ہے۔ آپ تو وجہ تخلیق کائنات ہیں اور سارے نبی آپ کے خوشہ چیں ہیں۔ آپ نبیوں کے سردار ہیں اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں۔

مکرم سکھو عمر ڈبا صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کیں اور بتایا کہ کئی آپ کے وقت میں پوری ہوگئیں اور کئی بعد میں ہوئیں اور کئی اپنے وقت پر ہوں گی۔ انہوں نے گیمبیا سے منسلک آپ کی پیشگوئی کا بالخصوص ذکر کیا کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کس طرح پہلی دفعہ سر ایف ایم سنگھاٹے جو سربراہ مملکت تھے کے ذریعے پوری ہوئی۔ آپ کو عارضی گورنر جنرل بنایا گیا لیکن آپ کی درخواست پر جس دن حضرت مسیح موعودؑ کا بابرکت کپڑا بذریعہ ڈاک گیمبیا پہنچا اسی دن آپ کو مستقل گورنر جنرل بنا دیا گیا۔

مکرم فابکری قلع نے 'خلافت کی اہمیت و برکات' پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور قرآن و حدیث کے علاوہ خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں اپنے مضمون کو واضح کیا اور بتایا کہ قدرت ثانیہ کی برکات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت کریں اور ہر حکم پہ لبیک کہیں۔ اور یہ درس اپنی آنے والی نسلوں کو بھی دیتے چلے جائیں۔

مکرم محمود احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے نماز اور دعاؤں کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات و واقعات کی روشنی میں اپنے مضمون کو اجاگر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے موجودہ امام بار بار جماعت کو اس طرف بلا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ عملی نمونہ بنو نمازیں قائم کرو اور ساری دنیا کے لئے مثال قائم کرو۔ اسی طرح دعا وہ ہتھیار ہے جو حضرت امام المہدی علیہ السلام کو عطا ہوا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات میں متعدد بار جماعت کو موجودہ حالات کے مطابق دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

نائیجیریا کی ہاؤسا کمیونٹی کے **پیراماؤنٹ چیف** جو گیمبیا میں تعینات ہیں جلسہ کے دوسرے دن جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ آپ نے جماعت کو جلسہ کی مبارکباد دی اور بتایا کہ جماعت کا کردار انتہائی اعلیٰ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا جماعت سے قریبی تعلق ہے اور یہ اسے بڑا اچھا سمجھتے ہیں۔

دوسرے دن لجنہ نے اپنا الگ اجلاس کیا۔ لجنہ کے اجلاس میں اسلام امن کا راستہ، معاشرے میں عورت کی ذمہ داریاں، اسلام کی صحیح تعلیم، مالی قربانیاں اور اللہ کی راہ میں قربانیاں کوئی بوجھ نہیں، کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

جلسہ میں نو مبایعین اور غیر از جماعت کی ایک بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ خاص طور پر ان کی تعلیم وتربیت کے پیش نظر یہ عناوین رکھے گئے۔

لجنہ کے سیشن سے قبل مکرم امیر صاحب نے لجنہ کو نصائح کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے عورت کو عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو عزت دی ہے اس لئے ان اقدار کی حفاظت کریں۔ بچوں کی تربیت میں سب سے اہم کردار ماں کا ہے اس لئے آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

اسی سیشن میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والی طالبات میں میڈلز اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کا اختتامی سیشن

اختتامی سیشن میں مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جلسہ کے دوران سیکھی ہوئی باتوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں اور ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں۔ ہمیشہ خلافت کے وفادار رہیں۔

مکرم امیر صاحب نے احمدیوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ احمدی اس ملک کے وفادار ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: اللہ، اس کے رسول اور اولوا الامر کی اطاعت کر۔ اولی الامر میں حکومت وقت بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی پیغام میں بتایا ہے کہ احمدی سب سے زیادہ وطن کے وفادار ہیں اور ہونے چاہئیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے اس لئے ساری دنیا میں جہاں بھی احمدی ہیں وہ اپنی گورنمنٹ سے مخلص ہیں۔ اس لئے ہر احمدی حکومت کا سب سے زیادہ وفادار ہے اور ملک کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

اختتامی اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ نیز درس القرآن اور درس الحدیث کا بھی انتظام تھا۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ دو ریڈیو سٹیشنز نے جلسہ کی کارروائی براہِ راست نشر کی۔ دیگر پرائیویٹ ریڈیو سٹیشنز نے بھی جلسہ کی خبر نشر کی۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ سے متعلق خبریں مع تصاویر شائع کیں۔ بعض اخبارات نے سرورق پر جلسہ کی خبر شائع کی۔

ایک غیر از جماعت دوست کہنے لگے کہ یہ جلسہ دوسرے لوگوں کے جلسوں سے مختلف ہے۔ یہاں عورتیں اور مرد علیحدہ علیحدہ اپنے پروگرام کر رہے ہیں۔ اور پردے کی وجہ سے اکٹھے ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب سے وہ جلسے میں آئے ہیں یہ بات نوٹ کی ہے کہ عورتیں کہیں بھی مردوں میں mix نہیں ہو رہیں۔ اور گیمبیا کے ماحول کے لحاظ سے یہ غیر معمولی بات ہے۔

بہت سے نو مبایعین کے تأثرات ایمان سے پُر اور اثر انگیز تھے۔ انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ اٹینڈ کر کے ہی انہیں صحیح رنگ میں معلوم ہوا ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے کیونکہ آپ لوگوں کے قول وفعل میں تضاد نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ میں 6500 سے زائد مرد وزن نے شرکت کی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت قاری غلام احمؐ صاحبؓ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے صحابہ میں رسول پور ضلع گجرات سے تعلق رکھنے والے تین ایسے بھائی بھی شامل ہیں جو اپنے تقویٰ وطہارت، بلند اخلاق اور دینی خدمات کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے یعنی حضرت قاری غلام احمؐ صاحب (جن کے بارہ میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کا تحقیقی مضمون روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13 ستمبر 2012ء میں شامل اشاعت ہے۔ دوسرے بھائی حضرت قاری غلام یٰسین صاحبؓ (وفات 22 جولائی 1940ء قادیان) تھے اور تیسرے حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحبؓ (وفات 24/اکتوبر 1962ء ربوہ، جن کے حالات الفضل انٹرنیشنل 30 اپریل 2010ء کے اسی کالم میں شائع ہوچکے ہیں۔)

حضرت قاری غلام احمؐ صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے بیعت کی توفیق آپ کے چھوٹے بھائی حضرت قاری غلام یٰسین صاحبؓ نے 1897ء میں پائی۔ اس کے بعد آپؓ نے 1903ء میں تحریری اور بعدازاں 1905ء میں قادیان حاضر ہوکر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ اپنے قبولِ احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے (فروری 1938ء میں) فرماتے ہیں کہ خاکسار 1903ء میں بسلسلہ ملازمت پولیس تھانہ منالوان ضلع لاہور میں تعینات تھا کہ علاقہ کا ایک نمبردار مجھے ملا اور حضرت مسیح موعودؑ کا ''لیکچر اعظم'' مجھے دیا جو وہ لاہور سے لایا تھا۔ مَیں نے لیکچر بار بار پڑھا جس سے طبیعت میں ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا ہوگئی اور خاکسار متلاشئ حق ہوگیا۔ پھر سرکاری کام سے لاہور جاتا تو وہاں پر احمدیوں سے بات چیت بھی کرتا حتیٰ کہ مجھے یقین ہوگیا کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے دعویٰ میں واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ چونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا اور ملازمت کا معاملہ تھا اس لئے میں نے بذریعہ خط بیعت کا شرف حاصل کرلیا۔ 1905ء میں جب تبدیل ہوکر لاہور آ گیا تو اسی سال موسم بہار میں ایک عظیم زلزلہ آیا تھا جس کی وجہ سے لاہور شہر میں پچیس اموات وقوعہ میں آئیں جن کے نقشے مرگ اتفاقیہ مَیں نے مرتب کئے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ تو بچالیا ہے اس لئے حضرتِ اقدسؑ کی زیارت ضرور کرنی چاہئے۔ چنانچہ مَیں رخصت لے کر مع اپنے فرزند عزیزم شیخ احمد صاحب (عمر قریباً 20/21 سال) اور دیگر دو اصحاب (شیخ نورالدین صاحب چٹھی رساں محکمہ ڈاکخانہ اور غلام محمد خان صاحب کپورتھلوی) کے ہمراہ بذریعہ ریل بٹالہ سٹیشن پہنچا۔

بٹالہ کے اڈّہ پر ہمارے قادیان جانے کا معلوم ہونے پر بعض غنڈے قادیان جانے سے روکنے کے لئے ملے لیکن ہم کو چونکہ دل میں ایک عشق حضرت صاحب کے متعلق موجزن تھا اس لئے کسی کی بکواس کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے یکّہ میں سوار ہوکر قادیان کو روانہ ہوئے۔

قادیان میں مہمان خانہ پہنچے جہاں چارپائیاں ہم کو مل گئیں اور پھر مسجد مبارک میں حضرت اقدسؑ کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ اس وقت مسجد مبارک ایک لمبا سا کمرہ تھا جس میں ایک صف میں صرف پانچ چھ کس کھڑے ہوتے تھے۔ آگے ایک کوٹھڑی تھی جس میں اگلے دن صبح حضرت اقدسؑ رونق افروز تھے اور حضورؑ کے پاس حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ موجود تھے۔ ہم چاروں نے دستی بیعت کی اور حضورؑ نے مفتی صاحب کو فرمایا کہ ان کے نام لکھ لئے جاویں۔ پھر جب تک حضورؑ کوٹھڑی میں رونق افروز رہے ہم بھی وہاں موجود رہے۔ حضرت اقدسؑ اس وقت زلزلوں کے متعلق ذکر کرتے رہے کہ فلاں جگہ بہت نقصان ہوا ہے اور فلاں جگہ کم۔ مَیں نے لاہور کے متعلق بھی عرض کیا۔ پھر حضورؑ اپنے گھر تشریف لے گئے تھے۔

تقریباً چھ یوم ہم چاروں حضورؑ کے قدموں میں ٹھہرے اور نماز حضورؑ کے ساتھ پڑھتے رہے۔ ایک دن حضورؑ مسجد مبارک میں صبح تقریباً نو دس بجے تشریف لائے۔ ہم چاروں اور دیگر مہمان بھی حضورؑ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بھی کچھ ہٹ کر تشریف رکھتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب منی آرڈروں کا تھبہ لائے اور حضورؑ کے آگے رکھ دیئے، حضورؑ نے اُن منی آرڈروں پر دستخط کر دیئے۔ مولوی صاحب نے روپیہ حضورؑ کے آگے رکھ دیا۔ حضورؑ نے اُس وقت نہیں پوچھا تھا کہ کتنے روپے ہیں اور کس نے بھیجے ہیں۔ گفتگو کے دوران کوئی علمی بات آنے پر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو حضورؑ نے یاد فرمایا تو وہ حاضر ہوئے اور حضورؑ کے سوال کا جواب دیا۔ ساتویں دن صبح کی نماز سے فارغ ہوکر جبکہ حضورؑ اندر تشریف لے جاچکے تھے، ہم چاروں نے واپسی کی اجازت چاہی تو حضورؑ اندر سے اٹھ کر دروازہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اَور یہاں ٹھہرو، ہم نے عذرِ ملازمت پیش کیا تو حضورؑ نے ہم کو مصافحہ کے بعد اجازت دیدی۔

1906ء میں میرے برادر اصغر غلام مجتبیٰ صاحب ہانگ کانگ سے رخصت لے کر میرے پاس لاہور آئے تو برادرم قاری غلام یٰسین صاحب بھی میرے پاس موجود تھے۔ یہ دونوں بھائی دو روز بعد اپنے وطن ضلع گجرات چلے گئے۔ پھر کچھ دن بعد واپس آئے تو غلام مجتبیٰ صاحب نے بیعت کے لیے آمادگی کا اظہار کیا۔ چنانچہ مَیں نے بھی ہفتہ کی رخصت حاصل کی اور دونوں بھائیوں کے ہمراہ قادیان پہنچا جہاں غلام مجتبیٰ صاحب نے حضرت اقدسؑ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کرلیا۔ تین چار یوم کے بعد ہم نے واپسی کی اجازت مانگی تو اُس وقت بھی حضورؑ نے یہی فرمایا کہ اَور ٹھہرو لیکن ملازمت کے عذر کے باعث، بعد مصافحہ، اجازت عطا فرمادی۔

1908ء میں حضورؑ کی وفات ہوئی تو اُس وقت مَیں تھانہ قصور میں تعینات تھا۔ سخت صدمہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت بذریعہ خط کرلی۔ اور 1914ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے وفات پائی تو اس روز مَیں قادیان میں موجود تھا۔ جنازہ پڑھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت میں داخل ہوگیا۔ 1920ء میں بعہدہ سب انسپکٹری سے پنشن لے کر ہجرت کرکے قادیان آکر مقیم ہوگیا اور خدماتِ سلسلہ سرانجام دیتا رہا۔

حضرت قاری غلام احمؐ صاحبؓ 1923ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ آپؓ نے 6 ستمبر 1941ء کو بعمر 77 سال قادیان میں وفات پائی اور مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کی اہلیہ حضرت حسن بی بی صاحبہ بھی 1929ء میں نظام وصیت کے ساتھ وابستہ ہوئیں۔

آپؓ کے بیٹے حضرت بابا شیخ احمد صاحبؓ 1906ء میں ہانگ کانگ چلے گئے تھے اور واپسی پر قادیان ہی میں مقیم ہوئے اور معمولی دکانداری کا کام کرتے رہے۔ تقسیم ملک کے بعد درویشان قادیان میں شامل ہوگئے۔ کم گو بھی تھے اور کم آمیز بھی تھے، تنہائی پسندی کی وجہ سے مجالس میں جانا پسند نہ کرتے تھے چنانچہ اپنی ساری درویشی کا زمانہ اسی طرح تنہائی میں گزار دیا۔ سفید ریش اور کوتاہ قامت تھے۔ درویشی کے گیارہ سال عزلت نشینی میں گزار کر 10 فروری 1958ء کو وفات پائی اور قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

حضرت قاری غلام احمؐ صاحب کی ایک بیٹی محترمہ مبارکہ احمؐ صاحبہ کی شادی حضرت قاضی ظہورالدین اکمل صاحبؓ کے فرزند مکرم جنید ہاشمی صاحب بی اے کے ساتھ ہوئی۔ وہ جولائی 1917ء میں پیدا ہوئیں اور 3/اپریل 1953ء کو 36 سال کی عمر میں لاہور میں فوت ہوئیں اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

...❁...❁...❁...

مکرم محمد نواز صاحب کی کراچی میں شہادت

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14 ستمبر 2012ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق 11/ستمبر 2012ء کو مکرم محمد نواز صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ وہ محکمہ پولیس میں بحیثیت کانسٹیبل تھانہ پیر آباد (بنارس) میں تعینات تھے۔ وقوعہ کے روز رات 8 بجے موٹرسائیکل پر ڈیوٹی پر جارہے تھے کہ نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے فائرنگ کردی۔ ان کے سر پر دو گولیاں لگیں جس سے موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ آپ کی عمر 44 سال تھی۔ تدفین ربوہ میں کی گئی۔

مکرم محمد نواز صاحب کے والد مکرم احمد علی صاحب کا تعلق ضلع سرگودھا کے ایک گاؤں سے تھا۔ انہوں نے 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان پڑھ تھے لیکن بڑے فدائی اور مخلص تھے۔

مکرم محمد نواز صاحب 1968ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے گاؤں سے 1984ء میں میٹرک تک تعلیم پائی اور پھر فیصل آباد میں کپڑے کی ایک فیکٹری میں کام کیا۔ 1988ء میں پولیس لائن میں بحیثیت کانسٹیبل بھرتی ہوگئے۔ مرحوم سادہ طبیعت کے مالک اور خوش اخلاق و نیک دل انسان تھے۔ دینی کاموں کے لئے بھرپور تعاون کرتے اور جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ اہم تقریبات کے مواقع پر مسجد کی حفاظت کی ڈیوٹی سرانجام دیا کرتے تھے۔ خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتے اور کبھی ڈِش انٹینا خراب ہوجاتا تو فکرمندی سے اُسے جلدی ٹھیک کروایا کرتے تھے۔ بطور کانسٹیبل بھی اپنے فرائض پوری تندہی، محنت اور لگن سے سرانجام دیتے۔ محکمہ کے ساتھی بھی ان کے کام کی تعریف کیا کرتے تھے۔ مرحوم کو اپنے بچوں کی تعلیم کی بہت فکر رہتی اور اپنے محدود اثاثوں کے باوجود بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ دیگر لواحقین میں ضعیف العمر والدہ، تین بھائی اور ایک بہن بھی شامل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 14 ستمبر 2012ء کو خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا مختصر ذکرخیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

...❁...❁...❁...

اکاشی کیکیو برِج۔جاپان

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 ستمبر 2012ء میں جاپان میں واقع دنیا کے طویل ترین سسپنشن پُل کا تعارف پیش کیا گیا ہے جو 'کوبے' شہر کو 'اواجی شیما' جزیرے سے ملاتا ہے۔ اس پُل کی تعمیر مکمل ہونے سے قبل یہ اعزاز ڈنمارک کے گریٹ بیلٹ ایسٹ برج کو حاصل تھا جس سے یہ پُل 366 میٹر لمبا ہے۔ اس پُل کا افتتاح 5/اپریل 1998ء کو جاپان کے ولی عہد اور شہزادی سیاکو نے کیا۔

اکاشی کیکیو پُل صرف طویل ہی نہیں بلکہ سب سے اونچا بھی ہے۔ اس کے دو ٹاوروں کی اونچائی 928 فٹ ہے جو ایفل ٹاور کے برابر ہے۔ جاپانی انجینئروں نے اس پُل کو ایک خاص تکنیک کے ذریعے مضبوط بنایا جسے Truss کہتے ہیں۔ اس تکنیک میں پُل میں مختلف آہنی تکونوں کا ایک نیٹ ورک بنایا گیا ہے جس میں سے ہوا آر پار گزر سکتی ہے۔ اس ڈیزائن کی وجہ سے یہ پُل 180 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

اس پُل کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ یہ شدید زلزلے کو برداشت کرسکتا ہے۔ پُل سے 150 کلومیٹر دُور اگر ریکٹر سکیل پر 8.5 درجے کا زلزلہ آجائے تو اسے بھی یہ پُل برداشت کرسکتا ہے۔

اس پُل میں 3 لاکھ کلومیٹر لمبی کیبل استعمال کی گئی ہے جسے زمین کے گرد سات دفعہ لپیٹا جاسکتا ہے۔ لمبائی اور اونچائی کے علاوہ اس پُل کا ایک اَور عالمی ریکارڈ بھی ہے یعنی دنیا کا سب سے مہنگا پل۔ اس کی تعمیر پر 4.3 بلین ڈالر کی لاگت آئی جو اب تک دنیا میں کسی بھی پُل پر آنے والی سب سے بڑی لاگت ہے۔

اپریل 2006ء میں اس طویل ترین سسپنشن پُل کو دنیا کے سات نئے عجائبات میں شامل کرلیا گیا تھا۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/اگست 2012ء میں مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

اللہ کے فضلوں کا مورد جو بنی ہوگی
پھر عجز و نیازی میں وہ ذات جھکی ہوگی
مقبول ہوئی شب جو دربارِ الٰہی میں
آہوں سے سجی ہوگی اشکوں میں ڈھلی ہوگی
ہے راہ کٹھن لیکن رُکنے نہ قدم پائیں
مٹ جائے گی رستے کی جو روک کھڑی ہوگی
گر جذبۂ طارقؔ ہو اللہ پہ بھروسہ بھی
پھر دُور بھی ہو منزل قدموں میں پڑی ہوگی
بجھنے نہیں پائے گی، ہوگی وہ سدا روشن
وہ خونِ شہیداں سے جو شمع جلی ہوگی
اے روح کے بیمارو! گر مانو مسیحا کو
چل جائے گی بالآخر گر نبض رُکی ہوگی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

September 28, 2018 – October 04, 2018

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday September 28, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque
02:35	In His Own Words
03:10	Spanish Service
03:30	Ashab-e-Ahmad
04:00	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on March 25, 2018.
07:50	Husn-e-Biyan
08:20	Attractions Of Australia
08:50	Huzoor's Jalsa Salana Address USA 2012
10:00	In His Own Words
10:35	The Prophecy Of Khilafat
10:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Husn-e-Biyan [R]
14:30	Live Shotter Shondhane
16:40	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:20	Huzoor's Jalsa Salana Address USA 2012 [R]
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:40	Attractions Of Australia [R]
23:30	Husn-e-Biyan [R]

Saturday September 29, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Rishta Nata Ke Masa'il
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Jalsa Salana Address USA 2012
02:30	Tasheez-ul-Azhan
02:50	Friday Sermon
04:00	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:05	Aao Urdu Seekhain
07:25	Open Forum
08:00	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab
11:10	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
13:35	MTA Travel
14:00	Live Shotter Shondhane
16:05	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:10	World News
18:30	Tilawat
18:45	Aao Urdu Seekhain [R]
19:05	Open Forum [R]
19:35	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05	Huzoor's Jalsa Salana Address Canada 2008
21:00	International Jama'at News
21:50	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Khazain-ul-Mahdi [R]

Sunday September 30, 2018

00:15	World News
00:35	Tilawat
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address Canada 2008
02:30	In His Own Words
03:00	Aao Urdu Seekhain
03:20	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:05	MTA Travel
05:30	Khazain-ul-Mahdi
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
07:00	Rah-e-Huda
08:30	Roots To Branches
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on December 19, 2015.
10:10	In His Own Words
10:40	Khazain-ul-Mahdi
11:05	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Dars-e-Hadith [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
12:55	Friday Sermon
14:00	Live Shotter Shondhane
16:10	In His Own Words [R]
16:40	Persecution Of Ahmadies
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
17:50	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Story Time
18:55	Islamic Jurisprudence
19:30	Jalsa Salana Speeches
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:40	Persecution Of Ahmadies
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Roots To Branches

Monday October 01, 2018

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:25	In His Own Words
02:55	Friday Sermon
04:00	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:20	Jalsa Salana Speeches
08:30	MTA Travel
09:00	Huzoor's Address To Members Of The US Congress: Recorded on July 1, 2012.
09:30	In His Own Words
10:00	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
10:30	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on April 20, 2018.
12:00	Tilawat
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on October 26, 2012.
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Address To Members Of The US Congress [R]
15:35	In His Own Words [R]
16:00	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham [R]
16:30	International Jama'at News
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service - Stoppa Krisen
19:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]
19:25	Jalsa Salana Speeches [R]
19:35	MTA Travel [R]
20:05	Huzoor's Address To Members Of The US Congress [R]
20:35	In His Own Words [R]
21:00	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham [R]
21:30	Pakistan National Assembly 1974
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as) [R]

Tuesday October 02, 2018

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Address To Members Of The US Congress
02:00	In His Own Words
02:30	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:00	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:00	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as)
05:20	Jalsa Salana Speeches
05:30	MTA Travel
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on April 4, 1996.
08:05	Story Time
08:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
09:55	In His Own Words
10:25	Attractions Of Australia
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:25	Maidane Amal Ki Kahani
17:00	Islamic Jurisprudence
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda
20:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:25	In His Own Words [R]
22:00	Pakistan In Perspective
22:35	Liqa Ma'al Arab [R]
23:40	The Concept Of Bai'at

Wednesday October 03, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Malfoozat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:30	Maidane Amal Ki Kahani
03:10	Islamic Jurisprudence
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:15	Sahibzadi Amtul Naseer Begum
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel
07:00	Question And Answer Session
07:55	Inside Story Of 1953
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK: Recorded on July 25, 2008.
10:00	The True Concept Of Khilafat
10:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon
14:05	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2008 [R]
16:10	In His Own Words
16:45	Rohaani Khazaa'in
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service – Horizons d'Islam
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2008 [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:35	Mosha'airah
22:30	Question And Answer Session [R]
23:30	Rohaani Khazaa'in [R]

Thursday October 04, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address UK 2008
02:30	In His Own Words
03:05	Rohaani Khazaa'in
03:30	The True Concept Of Khilafat
04:00	Question And Answer Session
05:05	Mosha'airah
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 154, recorded on September 24, 1996.
08:05	Islamic Jurisprudence
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address USA: Recorded on July 1, 2012.
10:25	Qur'an Sab Se Acha
11:00	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 28, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words
15:30	Persian Service
16:00	Friday Sermon [R]
17:05	Prophecies In The Bible
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	Live Arabic Service – Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	World News
20:30	Friday Sermon [R]
21:45	Prophecies In The Bible [R]
22:20	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 28 September 2018 | Issue No. 39

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2018ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ملاقات کرنے والوں کے تأثرات۔ تقاریب آمین۔ نماز ہائے جنازہ حاضر و غائب۔
پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے ہجرت کر کے آنے والی خواتین کی اجتماعی ملاقات۔
پاکستان سے جرمنی ہجرت کرنے والے احباب کی اجتماعی ملاقات۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی اور اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

2؍ستمبر 2018ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق بارہ بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 125 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والے یہ خاندان جرمنی کی درج ذیل مختلف جماعتوں سے آئے تھے۔

Paderborn, Ulm, Rödermark, Koblenz, Gieben, Ratingen, Kaiserslautern, Viersen, Eich-Worms Frankenthal, Aachen, Darmstadt, Wiesbaden, Karlsruhe, Harburg, Eich-Worms, Dietzenbach, Hattersheim Kempten, Osnabrück, Bad Soden, Hamburg, Alzey, Offenbach, Nidda, Bergiscn-Gladbach, Köln

بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ کوبلنز (Koblenz) اور Kaiserslautern سے آنے والے 130 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ Köln اور Bergisch Gladbach سے آنے والی فیملیز دو صد کلومیٹر اور Paderborn سے آنے والی فیملیز 250 کلومیٹر، آخن (Aachen) سے آنے والے 265 کلومیٹر، Ulm سے آنے والے تین صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ اوسنابروک (Osnabrück) سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر اور Kempten شہر کی جماعت سے آنے والی فیملیز 400 کلومیٹر اور ہمبرگ سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جرمنی کی اِن فیملیز کے علاوہ پاکستان اور کینیا سے آنے والے احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طلبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 185 افراد نے ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے۔ اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کے اس سیشن میں ملاقات کرنے والی فیملیز جرمنی کی مختلف جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ جن میں سے بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Köln سے آنے والی فیملیز دو صد کلومیٹر، Bochum سے آنے والی فیملیز 250 کلومیٹر اور Ulm-Donau سے آنے والے 300 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ Hannover سے آنے والے 350، میونخ (München) سے آنے والی فیملیز 500 کلومیٹر اور جماعت ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں بہت سارے خاندان ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

ایک دوست فہیم رحمان صاحب کہنے لگے کہ ہماری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرے لئے اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ میں اس کی سکت نہیں پاتا۔ حضور تو نور ہی نور ہیں۔ ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی یہی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح سے ملے ہیں۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ آج کی ملاقات ہماری زندگی کا پہلا موقع تھا ہم تو برکتیں سمیٹ کر جا رہے ہیں۔

ایک دوست کلیم احمد اعوان صاحب کہنے لگے کہ حضور انور نے ہم سب کو بہت زیادہ پیار دیا۔ ہماری ساری فیملی کے بارہ میں باری باری پوچھا۔ سب کو ہی بہت زیادہ پیار دیا۔ خاص طور پر میرے بیٹے کو بہت پیار دیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اس کے چہرے پر رکھی۔ جو پریشانیاں ہم لے کر آئے تھے آج اس ملاقات سے لگتا ہے کہ وہ سب ختم ہو گئیں۔

ان کی اہلیہ بیان کرنے لگیں کہ ملاقات کی خوشی سے میرا جسم کانپ رہا ہے۔ اپنی زندگی میں کسی بھی خلیفہ سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ جب پہلی دفعہ حضور کو دیکھا تو حضور کے چہرہ مبارک پر ایک ایسی روشنی تھی جو پورے کمرہ کو روشن کر رہی تھی۔

اہلیہ شیراز احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ میری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ ہم حضور انور کے سامنے تھے، بہت قریب تھے، مجھے تو ایک خواب لگ رہا ہے۔ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ بس میں نے حضور انور کے چہرہ پر نور ہی نور دیکھا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے نصیب میں ایسی ملاقات فرمائے اور پیارے آقا کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے اور ہمیں ویسا ہی بنائے جیسا حضور ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایک دوست اویس ملک صاحب بتانے لگے کہ میری بیوی اور بچے پہلی دفعہ مل رہے ہیں۔ اہلیہ کہنے لگی کہ جب ہمیں علم ہوا کہ ہماری حضور انور سے ملاقات ہے تو ہم خوشی میں ساری رات ٹھیک سے سو بھی نہیں سکے۔ آج زندگی میں ہمیں ایسی خوشی نصیب ہوئی ہے جو بیان سے باہر ہے۔

حضور انور کے دفتر سے جو بھی ملاقات کر کے باہر آتا وہ جذبات سے بھرا ہوتا تھا۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے۔ ان لوگوں نے جو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا اور برکتیں حاصل کیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور نے 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

لڑکے

عزیز عفّان لطیف، عزیزم ماہر احمد طاہر، کرشن یوسف، آیان ملک، فاہرس اقبال، منیف نعیم، سایان طاہر، سرمد احمد چیمہ، مونس احمد، عزیزم باسل ریحان چیمہ، عزیزم رحمٰن کھوکھر، منیب احمد، حاتم افضال، خلیق احمد شاد، فراز احمد ساہی، فاران طارق۔

لڑکیاں

عزیزہ دانیہ احمد آرائیں، عزیزہ شافیہ خان، عزیزہ عطیۃ الخالق، عزیزہ سوہا مرزا، زینب مبشر کاہلوں، عاطفہ کرن فیضان، لبیقہ عامر، عزیزہ نادیہ احمد، ثانیہ شفقت، سائرہ احمد، عزیزہ ایشال مدثر بٹ، عزیزہ مناہل الٰہی چیمہ۔

یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی 26 مختلف جماعتوں سے تقریب آمین کے لئے پہنچے تھے۔

آٹھ بجکر بیس منٹ پر تقریب آمین کا اختتام ہوا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی میں ابھی دس منٹ باقی تھے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

یکم ستمبر ہفتہ کے روز سفر کے دوران جرمنی آتے ہوئے راستہ میں جب ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں کچھ دیر کے لئے رُکے تھے تو وہاں کی ایک جرمن

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں